ماشاء الله لا قوة الا بالله
این رساله هدایت مقاله بمسائل عجیبه و فوائد غریبه مملو است مسمی
حیرت افزا
حسب استدعا و اجازت حاجی محمد یعقوب صاحب مہتمم کمیٹی تجارت
در مطبع نظامی واقع کانپور محلہ پٹکاپور مطبوع گردید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لایق حمد وہی خالق کون و مکان ہے کہ جسکی کنہ صفات کے دریافت مین عقل تمام عقلاے
زمان کی حیران و سرگردان ہے اور قابل نعت وہی سرور عالم محمد مصطفے صلی اللہ علیہ و
آلہ واصحابہ وسلم ہین جنکی شریعت غرا مین ہزارہا مسائل نالاینحل سہل و حل ہوتی ہین اور
صدہا مشکلات آسان اور سہل الحمد للہ الذی بالدین المبین والصلوۃ والسلام علی سید النبیین
امّا بعد عاصی سراپا معاصی سید ابراہیم حسینی غفر اللہ لہ ولوالدیہ خدمت دینی بھائیون
کی عرض کرتا ہے کہ اندنون جو سنہ بارہ سو اٹھاسی ہجری مقدسہ ہے بعض احباب ذوالالباب
نے تحریک کی کہ رسالہ حیرۃ الفقہ جو زبان فارسی مین ہے اور جب سے اردو زبان مروج
ہین اگر اردوی عام فہم مین ترجمہ ہو تو ہر ایک کے لیے مفید ہوگا علی الخصوص جو لوگ
فارسی زبان سے محض ناواقف ہین بہرہ مند ہونگے نظر برین مین نے باوجود اپنی
بے استعدادی کے کمر ہمت چست باندھی اور قلیل مدت مین ترجمہ لکھا صاحبان دانش

کی خدمت مین گزارش ہے کہ جہان کہین ترجمہ مین غلطی نظر آوے بفحوای کلام صدق تبیان
اَلْاِنْسَانُ مُرَکَّبٌ مِّنَ الْخَطَاءِ وَالنِّسْیَانِ عاصی کو معاف رکھکر صحت فرمائین اور
دعای خیر سے یاد کرین سوال اگر کوئی مستے پوچھے کہ کسینے صبح صادق کو جنابت کا
غسل کیا اور پانچ وقت کی نمازین اوسی طہارت سے پڑھین تو اوسکی صبح کی نماز فاسد ہوگئی
اور باقی نمازین درست ہین صورت اس مسئلہ کی کسطرح ہے جواب کہو وہ شخص وضو مین
غرغرہ بھول گیا تھا جب آفتاب طلوع ہوا اوسنے پانی پیا بعد اوسکے ظہر کی نماز اور دوسری
نمازین اوسی وضو سے اون اون کے وقت پر ادا کین اوسکی صبح کی نماز فاسد ہے اور باقی
نمازین جائز ہوگئین کیونکہ پانی پینا قائم مقام غرغرہ کے ہوگیا سوال اگر تمسے کوئی پوچھے
کہ کسی نے اپنی بیوی سے مجامعت کی صبح صادق کو جب صبح کی نماز کا وقت ہوا
اوسنے وضو کرکے نماز پڑھ لی صورت اس مسئلہ کی کس طرح سے ہے جواب کہو وہ شخص
کافر تھا رات کو اوسنے اپنی بیوی سے مباشرت کی غسل کرنیکے پہلے مسلمان ہوگیا اور جب
صبح کی نماز کا وقت ہوا تو وضو کرکے نماز پڑھی پس نماز اوسکی درست ہے کیونکہ جنابت کا
غسل اوسپر فرض نہین تھا سوال اگر کوئی تمسے پوچھے کہ ایک شخص جنگل مین نماز پڑھ
رہا تھا اس اثنا مین دوسرا ایک مرد کہین سے آکر اوسکے بازو پر کھڑا رہا - وہ شخص نماز
سے فارغ ہو لیکن جواز و فساد نماز کا اوس مرد کے اختیار مین ہے اگر چاہے نماز اوسکی درست
رکھے یا چاہے باطل کرے صورت اس مسئلہ کی کیونکر ہے جواب کہو وہ شخص جو جنگل مین تھا
اوسکو پانی نہین ملا تھا اوس سے وضو کرسکے آخر تیمم سے نماز پڑھ رہا تھا کہ ایسے مین ایک
مرد آکر اسکے بازو پر کھڑا ہوا جسکے پاس ایک چھاگل پانی سے بھری ہوئی تھی شریعت مین
اس طرح سے ہے کہ اگر کوئی تیمم سے نماز پڑھ رہا ہے دوسرا ایک شخص عین نماز مین پانی لیکر ہوے

آ پہونچے اور اوسکی بازو پکڑا ہے تو نماز سے فارغ ہونیکے بعد اوس شخص سے پانی مانگنا چاہئے
اگر وہ پانی نہ دیوے تو نماز درست ہی اگر دیوے تو نماز باطل کیونکہ نماز مین پانیکا موجود رہنا
تیمم کو باطل کرتا ہے پس نماز جائز ہوئی یا نہوئی اوس شخص کو اختیار مین ہے اگر چاہے
باطل کرے یا چاہے درست رکھے **سوال** اگر تمسے پوچھے کہ ایک غلام اور اوسکا مالک
کہین رستے پر جاتے تھے اثنا سے راہ مین غلام آزاد ہوکر مالک ہوگیا اور مالک اوسکا
غلام بنگیا صورت اس مسئلہ کی کس طرح ہی **جواب** کہو مالک کافر حربی تھا اور اوسنے
مسلمان غلام کو دار حرب مین خریدا تھا اگر وہ حربی اوس غلام کو لیے ہوتے بغیر امان
کے دار اسلام مین نکل آوے تو جو شخص اوسپر غالب ہو وہ نزدیک ابو حنیفہ کوفی کے
مالک ہوجاتا ہی مگر نزدیک صاحبین کے غلام تو مالک نہین ہوسکتا لیکن حر ہوجاتا ہے
مثلاً کوئی حربی دار حرب سے امان چاہکر دار اسلام مین نکل آیا اور بازار مین جاکر
ایک غلام خریدا تو شریعت مین اوسپر یہ حکم ہے کہ جو حربی امان چاہکر کسی مصلحت
سے دار اسلام مین نکل آوے اوسپر کوئی شخص ظلم و جبر نہ کرے مگر جب وہ شہر
سے باہر نکلے اور جو شخص اوسپر غالب ہووے وہ اوسکو پکڑ لیوے اور مالک بنجاوے
اسی طرح جب یہ غلام شہر سے باہر آیا حر ہوگیا اور اوس حربی کا مالک بنگیا **سوال**
اگر تمسے پوچھے کہ ہر ایک نجاست تو پانی مین دھونے سے پاک ہوتی ہے لیکن وہ
کون سی نجاست ہے جو بغیر پانی کے پاک ہوتی ہے **جواب** کہو وہ شراب اور
مردار کا چمڑا ہے کیونکہ شراب مین نمک ڈالنے سے سرکہ ہوجاتا ہے پس سرکہ تو پاک
ہے اور مردار کا چمڑا دباغت سے پاک ہوتا ہے **سوال** اگر تمسے پوچھے جو دو مرد
ایک بستر پر سوتے تھے جب جاگ اوٹھے بستر پر منی پڑی ہوئی دیکھی اور ہر دو احتلام

سے انکار کرتے ہین اب غسل کسپر واجب ہی اور یہ مسئلہ کسطرح ہی **جواب** کہو اسمین علما کا اختلاف ہی کہتے ہین کہ اگر منی بستر پر لمبی پڑی ہی تو مرد پر غسل واجب ہی اگر پھیل کر گول پڑی ہے تو عورت پر غسل واجب ہی یا اگر سفید ہی مرد پر غسل واجب ہی اور اگر زرد ہے تو عورت پر واجب ہی مگر اولٰی یہ ہی کہ احتیاط کے لیے ہر دو غسل کرین **سوال** اگر تم سے پوچھے کہ ایک شخص جنابت والا مسجد مین گیا اور پاک ہوکر باہر نکل آیا یہ کیونکہ ہوگا **جواب** کہو اوس جنابت والے شخص نے غسل کیا تھا مگر غسل مین غرغرہ بھول گیا شریعت مین جنابت والے پر غرغرہ فرض ہے وہ شخص مسجد کے اندر گیا اور غرغرہ کرکے پانی پیا پاک ہوکر باہر آیا **سوال** اگر تسے پوچھے کہ ایک مرد دو رکعت نماز پڑھنے لگا اور اون دو رکعت مین بیس سجدے کیے یہ کیونکر ہے **جواب** کہو وہ مرد خاتم قرآن ہی یعنی دو رکعت مین تمام قرآن مجید ختم کیا ہی پس چودہ سجدے تلاوت کے ہین اور چار سجدے نماز کے اور دو سجدے سہو کی **سوال** اگر تسے پوچھے کہ ایک مرد نصاب کامل رکھتا ہے زکوۃ دینا اوسپر واجب ہے اوسکے ساتھ اوسکے وہ فقیر ہے صدقہ لینا اوسکو جائز ہے یہ کیونکر ہوگا **جواب** کہو وہ ایک شخص ہے جسکے پاس پانچ اونٹ ہین مگر قیمت اونٹون کی دوسو درم شرعی نہین ہے پس اوسکو غنی نہ بولین گے اسلیے صدقہ لینا اوسکو جائز ہی اگرچہ اونٹون کے لیے زکوۃ دینا اوسپر واجب ہوا ہے **سوال** اگر تسے پوچھے کہ ایک شخص کسی مسجد مین ایک جماعت کی امامت کر رہا تھا اوس درمیان ہین اور ایک مرد آیا اور موہ پر اوسنے کوڑا مارا نماز تمام کی فاسد ہوگئی یہ کیونکر ہے **جواب** کہو وہ شخص وضو مین مسح موہ بھول گیا اور اسیطرح امامت کر رہا تھا جب اوس مرد نے اپنے موہی پر کوڑا

ما استی ہو ...ہ اوسکو یاد آگیا نماز تمام کی فاسد ہوگئی کیونکہ نیت ہو ...ہ اوسپر فرض تھا جب نماز
امام کی فاسد ہوئی تو مقتدیون کی بھی فاسد ہوئی سوال اگر تو پوچھے کہ ایک مسافر نے
نماز ... ایک مسافر کے ساتھ اقتدا کی تھی ایک نے ان مقتدیون ... اقامت کی نیت
... کی نماز تمام کی فاسد ہوگئی یہ کیونکر ہے جواب کہو وہ امام غلام تھا اوسکے مالک نے
نماز مین اقامت کی نیت کر لی غلام کو اس حال سے فہم نہین تھا اوسنے نماز قصر ادا کی اور
سلام کہا پس نماز سبھونکی فاسد ہوگئی کیونکہ اوسپر نماز قصر واجب تھی لبسبب اقامت
مالک سکے امام پر اور لبسبب تابعداری امام کے مقتدیون پر سوال اگر تو پوچھے کہ
ایک امام اور ایک موذّن اور جماعت والے مسجد مین نماز پڑھ رہے تھے اسی حال مین
ایک مرد اوس مسجد مین پہونچا اوسکے آتے ہی امام اور موذّن کی عورتین انپر حرام ہوگئین
اور جماعت والون پر سیاست واجب ہوئی اور وہ شخص ... خراب کرنیکا اختیار رکھتا ہے
یہ کیونکر ہے جواب کہو ایک شخص کی دو عورتین تہین وہ کہین سفر مین گیا جب اوسکو
... مین عرصہ دراز گذرا اوسکی عورتون نے چاہا کہ دوسرے شخص سے نکاح کر لیوین حیلہ
کیا اور قاضی سے موافقت کر لی کہ ایک مدت سے ہمارا شوہر سفر مین گیا ہے ان دنون وہ
وہان مرگیا ہمکو اجازت ہو تو اس قید سے چھوٹ جائین اور دوسرا شوہر کر لین
- قاضی نے اونکے شوہر کے مرنے پر گواہی چاہی اونہین دو شخصون نے جو جماعت
والے ہین قاضی کے روبرو جھوٹی گواہی دی تھی کہ ہمکو معلوم ہے کہ شوہر ان عورتون
کا سفر مین مرگیا ہے قاضی نے انکی گواہی کے اعتبار پر اونکو اجازت دے دی تو
ایک نے امام سے نکاح کر لیا دوسری نے موذّن سے اور ان ہر دو نے اُس
کے گھر کی مسجد بنائی تھی ایک روز وہی امام اور موذّن اوسی مسجد مین -

نماز پڑھ رہے تھے اور وہی دو جھوٹے گواہ مقتدی بنے تھے اوس وقت وہ شخص
سفر سے لوٹ آیا کیونکہ وہ زندہ تھا اور اوسکی عورتین اوسی کی ہوگئین امام و
موذن پر حرام ہوئین اور اون دو جماعت والون پر جنھون نے جھوٹی گواہی
دی تھی سیاست واجب ہوئی اور گھر جسکی مسجد بنا رکھی تھی اوس کی ملک سے تھا شرعاً
وہ شخص مسجد کو خراب کر کے پھر گھر بنا سکتا ہے **سوال** اگر تجھے پوچھے کہ ایک مرد
جسکو نہ وضو ہے نہ تیمم نماز مین ہے یہ کیونکر ہوگا **جواب** کہو وہ ایک شخص ہے جسکو عین نماز
مین حدث ہوگیا اور وہ واسطے وضو کے باہر آیا ہے پس گویا وہ نماز مین ہے جب تک
کہ اوس سے کوئی کام نماز توڑنے والا جیسا ہنسنا بات کرنا وغیرہ صادر نہو **سوال**
اگر تجھے پوچھے کہ وضو کرنے والے کے اعضا مین وہ کون عضو ہے جو کبھی
اوسکا دھونا فرض ہے اور کبھی نہین **جواب** کہو وہ دو عضو ہین ایک ٹھوڑی
اور دو رخسارے کیونکہ داڑھی نکلنے کے پہلے اون اعضا کا دھونا وضو کرنیوالے پر فرض
تھا سو داڑھی نکلنے کے بعد دھونا اوسکا بسبب تکلیف کے فرض نہین ہے **سوال** ایک مرد نے
نماز مغرب مین تین رکعت کے بیچ نو بار تشہد پڑھا یہ کیونکر ہے **جواب** کہو وہ مرد مسبوق
ہے امام کے ساتھ دوسری رکعت مین رکوع سے سر اوٹھانے کے بعد ملا اور برابر اوسکے
[illegible] اوسکے مین تشہد پڑھا پس ایک تشہد ہوا بعد اسکے جو امام کی ایک رکعت باقی تھی
برابر اوسکے پڑھا دو تشہد ہوے اوسکے بعد امام سے کچھ سہو ہوئی تھی اوسنے سجدہ سہو ادا
کیا اور تشہد پڑھا اوسنے بھی امام کی متابعت کر کے تشہد پڑھا تین تشہد ہوئے پھر امام کو یاد
آیا کہ سجدہ تلاوت جو نماز مین واجب تھا فراموش ہوگیا ہے اوسنے سجدہ کیا اور تشہد پڑھا اوسنے بھی ہمراہ
اوسکے چوتھی بار تشہد پڑھا اور امام نے بسبب اوسکے سجدہ سہو ادا کیا اور تشہد پڑھا اوسنے

متابعت کی اور پانچوین بار تشہد پڑھا امام نے سلام کہا اور نماز سے فارغ ہوا اور یہ
شخص واسطے ادا سے قضا اون دو رکعت کے جو پہلے اس سے چھوٹ گئی تھین
اوٹھا اور ایک رکعت ادا کر کے چھٹے مرتبے تشہد پڑھا اور اوسکے بعد تیسری رکعت
پڑھکر ساتوین بار تشہد پڑھا اور اون دو رکعت مین جو سجدہ سہو لازم ہو گیا تھا ادا
کر کے آٹھوین بار تشہد پڑھا اور سجدۂ تلاوت ادا کر کے نوین بار تشہد پڑھا **سوال**
اگر تجھ سے پوچھے کہ ایک مرد نے صبح کی دو رکعت نماز شروع کی اور اون دو رکعت مین
سات سجدے کیے یہ کیونکر **جواب** کہو وہ مسبوق ہے جو دوسری رکعت مین امام کی
رکوع سے سر اوٹھانیکے بعد ملا ہی اوسوقت امام کو حدث ہو گیا اور اوسی مسبوق کو خلیفہ کیا
دو سجدے جو امام نے رکعت دوم مین چھوڑ دیے تھے ادا کیے اور ایک سجدہ
جو امام رکعت اول مین بھول گیا تھا ادا کیا بعد تشہد پڑھا اور مقتدی کو لیے سلام
کہا اور آپ واسطے ادا کرنے اون دو رکعت کے جو اوس سے اول فوت ہو گئی تھین
اوٹھا اور چار سجدے کیے پہلے اوسنے تین سجدے کیے تھے کل سات سجدے
ہوئے **سوال** اگر تجھ سے پوچھے کہ وضو کرنے والے کا کونسا عضو ہے جو نہ اوسکا
دھونا جائز ہی نہ مسح اور یہ کیونکر ہے **جواب** کہو مسح کیا ہوا پیر ہی جو مسح کی مدت کے
اندر اوسپر سے موزہ نکال دیا گیا ہے کیونکہ اگر ایک پیر دھوئے اور دوسری پیر پر مسح
کرے تو دھونا اور مسح کرنا ہر دو حاصل ہوتے ہین یہ تو درست نہین اور نہ اوس
مسح اول پر ہی اکتفا کرنا درست ہی کیونکہ اوسنے مدت مسح کی اندر پانوٗن سے موزہ
نکال دیا اب اوسپر واجب ہی کہ دوسری پانوٗن سے بھی موزہ نکالے اور ہر دو
پیر دھوے **سوال** اگر تجھ سے پوچھے کہ ایک مرد کے پاس پانچ عورتین

بیٹھی تھین کسی نے اوس سے پوچھا کہ یہ عورتین کون ہین اوسنے جواب دیا ایک میری
بیوی ہے اور دو بہنین اور دو باندیان اور حالانکہ یہ پانچون عورتین آپس مین بہنین
ہین یہ کیونکر ہین جواب کہو ایک مرد نے ایک باندی مع بیٹیون کے ساتھ خریدی
تھی اونمین سے ایک آزاد بیٹی کر کے اوسکا اپنے فرزند کے ساتھ نکاح کر دیا اور آپ اسیا
باندی کو اپنے تصرف مین لایا اوس سے دو بیٹیان پیدا ہوئین بعدہٗ وہ مر گیا اس صورت
مین وہ دو لڑکیان جو باپ سے پیدا ہوئین اوسکی دو بہنین ہوئین اور ایک دختر تو
پہلے سے اوسکی بیوی ہے اور دوسری دو بیٹیان جو باپ کے ملک سے تھین از روے
میراث پدری جو اوسکو ملین اسکی باندیان ہوئین یہ پانچون جو ایک عورت سے پیدا
ہوئین ہین اونمین سے ایک اوسکی بیوی ہے دو بہنین اور دو باندیان اور حالانکہ وہ سب
آپس مین بہنین ہین سوال اگر تمسے پوچھے کہ ایک مرد کے پاس تین عورتین تھین
ایک بیوی ایک بیٹی ایک باندی اتفاقاً کسی روز ایک عورت کو بالاخانہ پر دیکھا بغور اسکے
کہا کہ اگر وہ میری بیوی ہے اوسکو طلاق دونگا اگر وہ باندی ہے اوسکو آزاد کرونگا اگر بیٹی
ہے اوسکو چند قمچیان مارونگا اسپر اوسنے قسم کھائی اور زبان سے بھی کہا غرض جب
گھر مین آیا اور پوچھا کہ تمسے کون بالاخانہ پر تھی ہر ایک کہنے لگی کہ مین ہی تھی اب وہ
مرد کس عورت کے قول کا اعتبار کرے اور یہ کیونکر ہے جواب کہو قول دختر
کا معتبر ہے اور اوسکو قمچیان مارنا واجب ہے کیونکہ دوسری عورتون کے قول مین
جھوٹ کا گمان ہے باندی نے واسطے آزادی کے کہا ہوگا اور بی بی نے طلاق لیکر
شوہر سے خلاصی پانیکے لیے کہا ہو مگر دختر کے قول مین کسی جھوٹ کا گمان نہین
سوال اگر تمسے پوچھے کہ دو حاملہ عورتون کو کسی تاریک مکان مین ایک ہی وقت

دو بچے پیدا ہوے ایک نے لڑکی بر ے نے لڑکا اور ہر ایک اسنے کہنے لگی کہ لڑکا میرا ہے تو جب قاضی کے روبرو جاوین منہ اسطرح فیصلہ کرے جواب کہو دو چھوٹی چھوٹی شیشیان ایک وزن کی سے آوین اور ن ان مین ہر دو عورتون سے کا دودھ بھرے اور تولے جس دودھ کا وزن زیادہ ہے لڑکا اوسیکو

سوال اگر تسے پوچھے کہ ایک لڑکا حلال زادہ کہتا ہے کہ اول مرتبہ جب میری ما میرے باپ کے نکاح مین آئی مین نے اول خطبہ نکاح کا پڑھا تھا یہ کیونکر ہے **جواب** کہو ایک مرد کو اپنی باندی سے لڑکا پیدا ہوا تھا بعدہ اوسنے باندی کو آزاد کردیا اور جب لڑکا بڑا ہوا وہ شخص وہی باندی اپنے نکاح مین لایا اور نکاح کا خطبہ اوسی لڑکے نے پڑھا **سوال** اگر تسے پوچھے کہ کسی مرد نے کسی عورت کی ساتھ دس درم مہر سے نکاح صحیح شرعی کیا اور سفر کو چلا گیا اوس عورت نے خط لکھا کہ مین نے دوسرے ایک مرد کے ساتھ نکاح کرلیا ہے اور نئے خرچ ہون مجھے جلد خرچ روانہ کر یہ کیونکر ہے **جواب** کہو وہ مرد اوس عورت کے باپ کا غلام تھا جب باپ اوسکا مرگیا وہ غلام میراث پدری مین آیا اور اوس عورت کا مملوک ہوگیا جو نکاح ان ہر دو مین تھا فاسد ہوا اوس عورت نے مدت عدت گذرنے کے بعد دوسرے مرد کی ساتھ نکاح کرلیا اسلیئے وہ غلام جو سفر مین تھا اوسکو خط لکھا کہ جلد خرچ روانہ کر **سوال** اگر مرد گھر سے باہر آیا اور بازار مین گیا تھوڑا وقت بازار کے بیچ سودے سلف مین مشغول تھا اور پھر گھر آگیا دیکھتا ہے کہ بیوی نے دوسرے مرد کے ساتھ نکاح کرلیا اور اوسکے ساتھ رنگ لیان منا رہی ہے یہ کیونکر ہے **جواب** کہو اوس شخص نے طلاق اپنی عورت کا ایک شرط کے ساتھ مقرر کیا تھا کہ اگر تو زید کے ساتھ

ساتھ بات چیت کرے گی اوسنے حکم [illegible] گھر سے باہر نکلے گی تو تجھکو تین طلاق
ہین اوس عورت نے زید کے [illegible] لی اور بحکم اوسکے گھر سے باہر آئی پس تین طلاق
ثابت ہوگئی اور [illegible] ہی اوسیوقت وضع حمل بھی ہوگیا عدت بسبب وضع حمل
[illegible] ہی اوسنے دوسرے مرد کے ساتھ نکاح کرلیا اور ذوق اور تنعم مین مشغول ہوئی
سوال ایک عورت اکیلی سر راہ پر بیٹھی تھی ایک مرد نے اوس سے پوچھا کہ یہان کیون
بیٹھی ہے اوسنے جواب دیا چاہتی ہون کہ مین اپنے تئین کسی مرد کے ساتھ نکاح
مین دون اوس شخص نے کہا تو اپنے تئین میرے نکاح مین دے اوسنے جواب دیا کہ دیدیا
وہ شخص اوسکے پاس ٹھہر رہا ایسے مین دوسرا ایک مرد وہان سے نکلا اور پوچھا کہ یہان کیون
بیٹھی ہے اوسنے جواب دیا کہ چاہتی ہون اپنے تئین کسی مرد کی نکاح مین دون اوس نے کہا
کہ میرے نکاح مین دے اوسنے جواب دیا کہ دیدیا اوسکے بعد اور ایک مرد آیا اور یہی سوال و
جواب ہوا بعدہ تینون شخص لڑتے ہوے قاضی کے پاس گئے اور صورت حال جیسا کہ
گذری تھی بیان کی قاضی نے تیسرے شخص کے جواز نکاح کا حکم دیا اور اوسکو عورت دلوادی
یہ کیونکر ہے جواب کہ وہ نکاح اول بغیر گواہ کے تھا کیونکہ بغیر گواہ کے نکاح باطل ہے
اور اسیطرح نکاح دوم بھی لیکن تیسرا نکاح جائز ہے کیونکہ یہی دو شخص جو وہان بیٹھے تھے
گواہ ہوگئے پس نکاح ان ہر دو کا فاسد ہے اور تیسرے کا جائز سوال ایک مرد نے
مان اور دو بہنون کا نکاح ہزار درم مہر سے کسی شخص کے ساتھ ایک ہی وقت
کر دیا اور نکاح ہر تینون کا جائز ہے یہ کیونکر ہوگا جواب کہ وہ تین عورتین آپس
مین بیگانی ہین پس اجتماع کرنا ایک نکاح مین درست ہے صورت اس مسئلہ
کی اس طرح سے کہ ایک باندی دو شخصون کے حصہ مین تھی اوس باندی کی

ایک لڑکا پیدا ہوا اور ہر دو نے دعویٰ شرکت کا کیا اور ہر دو شریک ثابت ہوے
اور ہر دو شخص اوس لڑکے کے دو باپ ہوسے اور ان ہر دو باپ کو دوسری بیبیون
سے ہر دو کو ایک ایک بیٹی تھی پس وہ لڑکا بعد وفات اپنے ہر دو باپ کے اپنی ماں
اور ہر دو پدری دخترون کو جو اوسکی بہنین ہوتی ہین ایک مرد کے ساتھہ نکاح کر سکتا ہے
کیونکہ درمیان اونھون کے کچھہ قرابت نہین ہے **سوال** ایک مرد کی دو عورتین تھین
ایک نے ان دو عورتون سے کسی بچہ کو دودھ پلایا تو دوسری بیوی اوس مرد پر حرام ہو گئی
یہ کیونکر ہے **جواب** کہ وہ دوسری عورت جو اوسپر حرام ہوئی ایک شخص کی باندی تھی وہ
وہ نکاح مین اوس بچے کے تھی جب وسکے مالک نے اوسکو آزاد کیا وہ اپنے نفس کی
مالک ہوئی نکاح اوس سے ساقط ہو گیا اور بعد گذرنے مدت عدت کے ایک دوسرا شوہر
کر لیا اور اوس دوسرے شوہر کی اور ایک بیوی تھی اوس عورت نے اوس بچہ کو دودھ پلایا پس وہ
دوسری بیوی جو پہلے اوسکے اوس بچہ کی بیوی تھی اوس مرد پر حرام ہو گئی کیونکہ وہ بچہ رضاعی
بیٹا اوس شخص کا ہوتا ہے رضاعی بیٹے کی جورو حلال نہین جسطرح اپنے خاص بیٹے کی جورو حلال
نہین ہے **سوال** ایک مرد نے اپنی دو بہنون کو ایک شخص کے ساتھ ہزار درم مہر سے نکاح
کر دیا نکاح ہر دو کا درست ہے یہ کیونکر ہوگا **جواب** کہ وہ ہر دو عورتین آپس مین بیگانی
ہین پس اجتماع کرنا اونھون کا ایک نکاح مین درست ہے صورت اس مسئلہ کی اس طرح ہے
کہ ایک شخص نے کسی عورت کے ساتھ دس درم مہر سے نکاح کر لیا اور اوس سے
ایک لڑکا پیدا ہوا اور اوس عورت کی دوسرے شوہر سے ایک بیٹی بھی
تھی اور اوس مرد کی بھی دوسری بیوی سے ایک بیٹی تھی غرض وہ شخص مر گیا
اوسکے بیٹے نے ہر دو بہنون کو جو اون مین ایک پہلے باپ سے تھی اور ایک

پہلی ماں کے بطن سے تھی ہزار درم مہر سے کسی شخص کے ساتھ نکاح کر دیا کیونکہ درمیان
اونھوں کے کچھ قرابت نہین **سوال** ایک مرد نے اپنے باپکو بیع صحیح و شرعی سے
ہزار درم کو فروخت کیا اور وہ مبلغ خاص اپنے اور اپنے عیال پہ خرچ کیا یہ کیونکر ہو
جواب کہو اوسکا باپ کسی ایک شخص کا غلام تھا اوس غلام نے باجازت اپنے
مالک کے کسی حرّہ عورت سے نکاح کیا اوس سے ایک فرزند پیدا ہوا اور وہ لڑکا
بالغ ہوا آخر اوسکی ماں نے وفات پائی اوسکے بیٹے نے مالک پر اپنی ماں کی مہر
کا دعوے کیا مالک نے واسطے فروخت اوس غلام کے اوس لڑکے کو وکیل کیا اور
لڑکے نے اپنے باپ کے مالک کے حکم وکالت سے اپنے باپ کو فروخت کیا اور زر
اوسکی قیمت کے اپنے ماں کے مہر مین حاصل کرکے اپنے تصرف مین لایا **سوال** ایک
بچہ ہے جسکا ماں باپ غلام ہین اور وہ خود آزاد بغیر اعتاق کے یہ کیونکر ہے **جواب** کہو
وہ ایک بچہ ہے جسکا باپ حکم سے مالک کے اپنے باپ کی باندی کو اپنے نکاح مین
لایا تھا اور باپ اوسکا حر ہے اون سے ایک لڑکا پیدا ہوا پس وہ آزاد ہے کیونکہ بیٹا اوسکا
حر تھا **سوال** ایک مرد نے کسی عورت سے بغیر نکاح کے صحبت کی اوس عورت نے
دعوی مہر کا کیا اور مسلمانون کے حاکم کے پاس فریادرس ہوئی بعد ثبوت دعوے
کے اوسپر مہر واجب ہوا عدت لازم آئی نسب ثابت ہوا یہ کیونکر ہے **جواب** کہو وہ
موطوءہ ہے شبہہ سے نکاح کی صورت اس مسئلہ کی اس طرح ہے کہ ایک مرد نے
ایک عورت کے ساتھ دس درم مہر سے نکاح کیا جب وقت خلوت کا ہوا اوس
عورت کے لوگون نے غلطی سے اور ایک عورت بھیجدی اور کہا کہ یہ عورت تیری
ہے اور اوس شخص کو اس حال سے خبر نہین تھی رات بھر وہ ہم بستر رہے جب صبح ہوئی

اوس عورت نے دعوی مہر کا لیا اور آگے مسلمانون سے حاکم کے فریاد لیگئے تاکہ بعد
ثبوت کے اوسپر حکم کرے سوال کسی شخص نے اپنی عورتون سے کہا کہ جسکو تم مین
سے اتنا نہ معلوم ہو کہ رات دن کی کے رکعت نماز فرض ہی تو اوسکو تین طلاق دیا ایک
نے کہا بیس دوسری نے کہا سترہ تیسری نے کہا پندرہ چوتھی نے کہا گیارہ رکعت اب اس کہو کہ
کون کون عورتین طلاق سے بچین جواب چارون عورتین بچین اور صورت بچنے کے
یہ ہے کہ جسنے بیس کہا وتر کو ملایا اور جسنے سترہ کہا ٹھیک کہا اور جسنے پندرہ کہا جمعہ کے روز کی
نماز سے مراد لیا اور جسنے گیارہ کہا اوسنے سفر کی نماز سے مراد لیا سوال ایک عورت نے اپنے
تئین ایک نکاح مین دو مردون کے ساتھ بیاہ کر لیا نکاح ایک کا درست ہی اور دوسرے کا فاسد
کیونکر ہی جواب کہو وہ مرد جسکا نکاح فاسد ہی چار عورتین رکھتا تھا اور پانچوین عورت تھی جو
جائز نہین پس نکاح اوسکا فاسد ہی دوسرے کا جائز سوال ایک عورت ہی کہ مہر اوسکا ایک دوسرے پر
واجب ہی اور حالانکہ درمیان اوس عورت اور مرد کے نکاح نہین ہی یہ کیونکر ہی جواب کہو
اوس عورت کے شوہر نے اوس مرد کو اپنے نکاح مین وکیل مقرر کیا تھا اوسنے وکالت
اوس عورت کا نکاح کر دیا اور ضامن اوسکے مہر کا ہوا اب اوسی ضمانت ذمہ داری مہر کی اوسپر
واجب ہوئی اگرچہ اونکے درمیان نکاح نہین ہوا ہی واللہ اعلم بالصواب سوال ایک عورت نے
اپنے شوہر کی ہمیانی سے ایکدرم اوٹھالیا اور قصاب کے پاس بھیجدیا اوسنے گوشت دین
کر کے دیدیا اور وہ درم درمیان بہت سے درمون کے اپنی ہمیانی مین ڈال دیا بعد اوسکے جب شوہر نے یہ
بات سنی اور کہا کہ اگر کسیطرح وہ درم آج مجھے لا کر نہ دیوی تو تجھکو تین طلاق ہین وہ قصاب کے
پاس گئی اور وہ درم مانگا اوسنے کہا کہ مین نے اوسکو درمیان درمون کے ہمیانی مین ڈالدیا ہے وہ معلوم
نہین وہ کونسا درم ہی اوسکو لیوے اب کیا حیلہ چاہیے جواب کہو اس صورت مین بھی حیلہ کسی کا بنا

تیرے ساتھ نہ یا صحبت نکروں تو تجھکو تین طلاق ہین حیلہ اوسکا کیونکر ہی جواب کہو حیلہ اسکا
یہ ہو کہ گھر کی چھت مین سوراخ کرے اور نوک نیزہ کی اوس سے باہر نکالے اور اوسپر عورت
کے لے یا تھ مباشرت کرے تا گنہگار نہو سوال ایک شخص کے پاس ایک غلام ہی اوسنے
قسم کھائی کہ اس غلام کو نہ بیچونگا اور نہ آزاد کرونگا بعد اسکے چاہتا ہے کہ فروخت کرے
حیلہ اسکا کیونکر ہی جواب کہو حیلہ اس صورت مین یہ ہے کہ آدھی قیمت اوس غلام کی بخشدیوے
اور آدھی فروخت کر دیوے تا گنہگار نہو سوال ایک مردنے ماہ رمضان مین قسم کھائی کہ شام کا
کھانا نکھاونگا بعد افطار کا وقت ہوا اب کسطرح کھاوے حیلہ اسکا کیونکر ہی جواب
کہو حیلہ اسکا یہ ہی کہ بعد آدھی رات کے کھاوے کیونکہ اوس کھانیکو شام کا کھانا نہین کہینگے
بلکہ سحری بولینگے اسیطرح اگر کسی نے کہا کہ صبح کا کھانا نہ کھاؤنگا اس صورت مین چاہیے
کہ بعد دوپہر کے کھاوے تا گنہگار نہو سوال ایک مردنے وفات پائی اور چار عورتین
چھوڑ گیا ایک اونمین سے ترکہ مین مہر اور میراث لیگئی دوسری نے مہر پایا نہ میراث تیسری کو مہر ملا
اور وہ میراث سے محروم رہی چوتھی نے میراث پائی مگر مہر سے محروم رہی یہ کیونکر ہی جواب وہ عورت
جو ترکہ مین مہر اور میراث سے محروم رہی باندی ہی کہ اوسکے صاحب نے نکاح کر دیا تھا اور مہر اوسکا
شوہر سے اوسکے لے لیا تھا اب دوسری بار مہر نہین مل سکتا ہی اور میراث سے محروم رہنیکا
یہ سبب ہے کہ وہ باندی ہی کیونکہ باندی کو میراث نہین مل سکتی ہی اور وہ عورت جسنے مہر پایا
اور میراث سے محروم رہی نصرانیہ ہی جو نکاح مین مسلمان کے تھی اسلیے مہر اوسکو ملا کہ وہ شوہر پر
اوسکے قرض تھا مگر میراث سے محروم رہنیکا یہ سبب ہی کہ وہ کافرہ تھی کیونکہ کافرہ کو مسلمان
سے میراث نہین مل سکتی ہی اور وہ عورت جسنے میراث حاصل کی اور مہر سے محروم رہی باندی ہی جسکے
صاحب نے نکاح کر دیا تھا اور بعد حاصل کرنے مہر کے آزاد کر دیا ہی پس اوسکو میراث مل سکتی ہی

نہ مہر کیونکہ وہ حصہ ہے مانند دوسری عورتون کے اور وہ عورت جسنے مہر اور میراث حاصل
کی مسئلہ حصہ ہے **سوال** ایک مرد نے وفات پائی اور تین بیٹیاں چھوڑ گیا ایک نے ترکہ
سے باپ کے تہائی حصہ میراث پائی دوسری نے دو تہائی اور تیسری محروم چلی گئی
یہ کیونکر ہے **جواب** کہو وہ میت ایک شخص کے غلام کی تھی جسکی تین بیٹیاں تھیں
دو آزاد تھیں آزاد اور ایک باندی ایک نے اون دو آزاد دخترون سے اپنے باپ کو خرید
کیا پس وہ غلام آزاد ہوگیا کیونکہ جب کوئی قرابتی اپنے محرم کو خریدتا ہے بمجرد
خریدنے کے آزاد ہوجاتا ہے غرض بعد اسکی اوس شخص نے رحلت کی مثلاً دس
درم جو بعد آزادی کے پیدا کیے تھے ترکہ چھوڑ گیا ایک ایک تہائی حصہ اون ہر دو آزاد
بیٹیون نے اور باقی ایک تہائی حصہ بھی وہ بیٹی لیگی جسنے باپ کو خریدا تھا کیونکہ
معتقہ ہے پس ایک کو دو تہائی حصے اور ایک کو ایک تہائی حصہ ملا اور تیسری محروم رہی
کیونکہ وہ باندی تھی کیونکہ غلامی مانع میراث ہوتی ہے **سوال** عصبہ کون ہیں **جواب**
عصبہ کی چار قسم ہیں پہلی قسم فروع یعنی وہ لوگ جو میت کی اولاد ہیں دوسری
قسم اصول یعنی وہ لوگ جو میت اونکی اولاد ہے مثلاً باپ دادا اور جسقدر اوپر
سمجھیے جاویں سب اصول میں داخل ہیں تیسری قسم فروع پدر یعنی وہ لوگ جو
اولاد ہیں میت کے باپ کی ہیں مثلاً بھائی بھتیجہ اور اولاد بھتیجے کے
چوتھی قسم فروع جد یعنی وہ لوگ جو اولاد ہیں دادا کی ہیں مثل چچا اور اولاد چچا کی
واللہ اعلم بالصواب والیہ المآب **سوال** ایک عورت نے وفات پائی اور
دو دوری بھائی چھوڑ گئی ایک بھائی ترکہ سے اوس عورت کی تین حصے
لیگیا اور دوسرا ایک حصہ یہ کیونکر ہے **جواب** کہو وہ شخص جسنے تین حصے پائے

ہوتا ہے اسکے پوتے بھائی محروم رہا کیونکہ پوتا میراث لینے میں بھائی سے بھی زیادہ حقدار
ہے واللہ اعلم بالصواب **سوال** ایک بچہ ہے کہ نزدیک امام ابوحنیفہ رح کے تولد اوسکا
ماہ رمضان میں ہوتا ہے اور نزدیک امام ابویوسف رح کے ماہ شوال میں یہ کیونکر ہے
جواب کہ وہ ایک بچہ آخر ماہ رمضان میں چوتیسوان دن تھا پیدا ہوا تھا اور اوس دن انکو
لیسینے چاند دیکھا جبکہ زوال ہوا بعد زوال کے چاند نظر آیا نزدیک امام اعظم رح کے چاند کے
دیکھنے کا کچھ اعتبار نہیں ہے پس وہ روز ماہ رمضان کا ہے افطار کرنا اوس دن حلال نہین
اور نزدیک ابویوسف کے رویت کا اعتبار ہے اور وہ روز شوال کا ہے **سوال** ایک عورت
ہے کہ موافق قول امام ابوحنیفہ رح کے باکرہ تھا اور امام شافعی رح کے قول سے باکرہ نہین
یہ کیونکر ہے **جواب** کہ وہ ایک عورت ہے کہ بسبب ناچنے کے بکر اوسکا زائل ہوگیا مثلاً اگر
ایک مرد نے وصیت کی کہ یہ میرا روپیہ فلانی باکرہ کو دیدو تو وہ اس وصیت مین داخل
ہوسکتی ہے اور نزدیک امام شافعی رح کے وہ باکرہ نہین اور وصیت مین داخل نہین
ہوسکتی **سوال** ایک عورت سے بچہ تولد ہوا اور مرگیا اوس سے پوچھے کہ بچہ زندہ پیدا
ہوا تھا یا مرکر تو بولی زندہ پیدا ہوا تھا موافق قول ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے زندہ تھا
اور موافق قول امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے مردہ صورت اس مسئلہ کی کس طرح ہے **جواب**
کہ وہ ایک بچہ ہے نے بعد تولد کے ہاتھ اور پیر ہلایا تھا اور بعد مرگیا کیونکہ ہاتھ اور پیر ہلانا
بلکہ آنکھ کا جھپکنا اور انگلی کا پھیرانا اور چھینکنا تمام علامتین زندگی کی ہین نزدیک امام اعظم رحمۃ
اللہ علیہ کے اور نزدیک امام مالک رح کے جبتک کہ آواز بلند سے نرووے حکم حیات کا
نہین کرسکتی ہین **سوال** زید نے ایک خط عمرو کو پاس بھیجا تھا لوگون نے اوس سے پوچھا
کہ تمہارے بعض یاروں نے تیرے نام بھیجا ہے اوسکو پڑھا یا نہین اوس نے کہا البتہ پڑھا ہے

تو موافق قول امام محمد رح کے پڑھا ہی اور موافق قول امام ابو یوسف رح کے نہین یہ کیونکر
ہی جواب کہو عمدوی اوسپر نظر کی ہی مگر ہونٹھ اور جیبہ نہین ہلایا نزدیک امام محمد رح کے
اس صورت مین اسکو قاری کہینگے مثلاً اگر ایک مرد نے قسم کھائی کہ فلان شخص کا
خط نہین پڑھا اور بعد اوس خط پر نظر کی اور اوسکا مضمون معلوم کر لیا تو نزدیک
امام محمد رح کے وہ شخص گنہگار ہی کیونکہ اوسکو قاری کہین گے اور نزدیک امام ابو یوسف
کے گنہگار نہین ہوتا ہی جب تک کہ ہونٹھ اور جیبہ نہ ہلاوے اور اوسکو قاری نہ بولین گے

سوال ایک مرد ہی کہ موافق قول ابو حنیفہ رح کے روزہ دار ہی اور شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے
قول سے نہین یہ کیونکر ہی **جواب** کہو ایک مرد نے کہ بعد طلوع ہونے فجر کے روزہ کی
نیت کی تھی پس نزدیک امام اعظم رح کے وہ روزہ دار ہی کیونکہ نزدیک امام موصوف کے
روزے کی نیت رات کو کرنا شرط نہین ہی اور نزدیک امام شافعی رح کے روزہ دار
نہین کیونکہ امام ممدوح روزہ کی نیت رات کو کرنا شرط ہی فرماتے ہین واللہ اعلم بالصواب

سوال ایک مرد نے ایک عورت کے ساتھ دس درم مہر سے نکاح کیا اور اس
مرد کو اور ایک بیوی سے فرزند تھا اوسنے مان کو اوس عورت کے نکاح کیا
بعد اسکے ہر ایک کو ایک ایک لڑکا پیدا ہوا پس ان دونکے درمیان کس قسم کی قرابت ہی
جواب کہو باپ کا فرزند بیٹے کے فرزند کو اودر ہی اور بیٹے کا فرزند باپ کے فرزند
کو نیائی ہے پھر اگر برعکس اسکی ہو یعنی باپ مان کو اوسکے نکاح کرے اور بیٹا اوس
عورت کی بیٹی کو نکاح کرے اور ہر ایک کو ایک ایک فرزند پیدا ہو تو اوس صورت
مین باپ کا فرزند بیٹے کے فرزند کو باپ کی جانب سے اودر ہے اور مان کی طرف
سے نیائی ہوئی مگر بیٹے کا فرزند باپ کے فرزند کو بھتیجہ ہے باپ کی طرف

سے اور بھانجہ ہو ماں کی جانب سے سوال زید نے عمرو کی ماں کو نکاح کیا اور
عمرو نے زید کی ماں کو نکاح کیا اور ان ہر دو سے دو فرزند پیدا ہوئے پس ہر دو فرزند
کے درمیان کیا قرابت ہے جواب کہو زید کا فرزند عمرو کے فرزند کو اودر سے اور
عمرو کا فرزند زید کے فرزند کو بھائی اگر عمرو نے زید کی بیٹی کو نکاح کیا ہو اور زید نے عمرو
کی بیٹی کو جو دوسری بیوی سے پیدا ہوئی ہو بعد ہر دو کے ایک ایک فرزند پیدا ہوا
اس صورت مین عمرو کا بیٹا زید کے بیٹے کو نیا ہوگا اور زید کا فرزند عمرو کے فرزند کو بھی نیا
ہوگا سوال عمرو نے ایک عورت کے ساتھ دس درم مہر سے نکاح کیا اور ایک فرزند
نے اوس مرد کے جو دوسری بی بی سے پیدا ہوا تھا لڑکی کو اوس عورت کی جو دوسرے
شوہر سے پیدا ہوئی تھی نکاح کیا بعد اسکے ہر ایک کی ایک ایک فرزند پیدا ہو پس
درمیان اونہون کی کیا قرابت ہے جواب کہو باپ کا فرزند بیٹے کی فرزند کو اودر ہوگا
باپ کی طرف سے اور بیٹے کا فرزند باپ کے فرزند کو بھتیجہ ہوگا ماں کی جانب سے
واللہ اعلم بالصواب سوال وہ کونسی نماز ہے جسکے فاسد ہونے سے قضا لازم نہین ہوتی ہے
جواب کہو وہ عید کی نماز ہے بعد شروع کے فاسد ہونے سے قضا لازم نہین
ہے سوال وہ کون سی مسجد ہے کہ بعض وقتون مین مسجد کا حکم
نہین رکھتی ہے جواب وہ مسجد عید یعنی عیدگاہ ہے جو دونک اوسے مسجد کا حکم کرتے
ہین اوسوا اوس وقت کے اور وقتون مین نہین سوال وہ کونسا مصلی ہے کہ نماز
اوسکی بغیر قرات کے روا ہے جواب کہو وہ امی ہے جو قرات قرآن نہین جانتا اور
مقتدی اور لاحق یعنی وہ شخص جسنے امام کے ساتھ نماز شروع کی تھی اوسکو حدث
ہوگیا پس وہ وضو کرے اور نماز بغیر قرات کے تمام کرے کیونکہ گویا وہ امام کے پیچھے ہے

اور اسلیے اوسوقت وس سے سہو بھی ہو تو اوسپر سجدۂ سہو لازم نہین ہوتا ہی **سوال** ایک شخص
نماز مین بیٹھا ہوا اوسی عین نماز مین قرآن پڑھا نماز اوسکی فاسد ہو گئی کیونکہ **جواب** وہ
ایک شخص ہی جسکو قیام مین حدث ہو گیا جب وضو کیو اسطے باہر گیا تو قرآن مجید پڑھتا ہوا
نماز اوسکی فاسد ہو گئی کیونکہ اوسنے بغیر وضو کی نماز مین ایک اور ہی کام ادا کیا یعنی
سوال اسمین کیا حکمت ہے کہ جب آدمی کو چھینک آتی ہی تو اسکی جان مین ایک
راحت پیدا ہوتی ہی **جواب** اسلیے کہ روح کبھی کبھی یہ چاہتی ہی کہ اس جگہ سی نکل
جاوی اور اپنی مقام پر چلی جاوے اور جسم کے باہر آوے اور اس لیے ہر ایک عضو کیطرف
دوڑتی پھرتی ہے کہ شاید وہان سے کہین اوسکو راستہ مل جاویگا پس دماغ سی
ایک آواز آتی ہے کہ رہجا ابھی تیرے باہر آنیکا وقت نہین آیا ہی پس اسکو سنتے ہی اوسکو
قرار ہو جاتا ہی اور آدمی کو فرحت معلوم ہوتی ہے اسلیے آدمیون پر الحمد للہ رب العالمین
شکریہ ادا کرنا ضرور ہی **سوال** حضرت خاتون جنت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا
کے تئین زہرا کسلیے بولتے ہین **جواب** اسلیے کہ روی مبارک آپکا ایسا روشن و تابان
تھا کہ اندھیری رات کو روشنائی روی مبارک کی سبب سوئی کے ناکو مین تاگا پرویا جا
سکتا تھا اور سبب اونکی پیدایش کا بہشت کی ایک سیب سی ہی کہتے ہین کہ رضوان نے
ایک سیب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دست شریف مین دیا تھا جو مشک سی زیادہ
خوشبودار و شہد سی زیادہ میٹھا تھا پیغامبر علیہ السلام نے اوسکو نوش جان فرمایا قوت اوسکی
تمام اعضای شریف مین پھیل گئی اور اوسی شب بی بی خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ساتھ ہمبستر ہوئے
جنسی فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا تولد ہوئین جنکے جسم مبارک سی مشک کی بو آتی تھی
اور ہرگز کبھی حائضہ نہین ہوتین اور جب فرزند پیدا ہوتے اوسی وقت نفاس

سے پاک وصاف ہوجاتین اور نماز ادا کرتین **سوال** اصل مشک کی کس چیز سے ہے **جواب** بعضون نے کہا ہے کہ جب آدم علیہ السلام بہشت سے باہر گئے سب تن کی لباس جسم سے گر گیا آخر آدم علیہ السلام نے بہشت کے درختون سی چند پتے توڑ کر باندہے اور اپنی ستر چھپائی جب اون پتون کو پھینک دیا ایک ہرن نی کھالیا اس سبب سے حق تعالے نے ناف مین اوسکے اور نسل مین اوس ہرن کی مشک پیدا کیا اور بعضون نے کہا ہے کہ جب حضرت ایوب علیہ السلام بیمار تھے اور کنارہ دریا پر ضعیف اور ناتوان تشریف رکھتے تھے ایک ہرنی اودھر نکل آئی اور ایوب علیہ السلام کو اوس حالت مین دیکھا نہایت مہر و محبت سے دودھ پلایا پس حقتعالی عزوجل نے برکت سے اوس بات کی ناف بیچ اوسکے مشک پیدا کیا **سوال** اسمین کیا حکمت تھی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اپنے شکم مبارک پر پتھر باندھتے تھے **جواب** بعضون نی کہا ہے کہ بھوک کی سبب سے باندھتے تھے تا اوسکی باندھنے سی کچھ قوت حاصل ہو اور بعضے لکھا ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کعبے کا مکان بناتی اور حجر اسود رکھ رہی تھے اسی اثنا مین حجر اسود حضرت کی دست مبارک سے چھوٹ کر گر گیا اور ایک ٹکڑا اوس سے پھوٹ کر جدا ہو گیا حق تعالی نی جبرئیل علیہ السلام کو فرمایا کہ اوسکو پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے مبعوث ہونی تک جبل ثور مین رکھین اور آپ اوسکو پہچان دینا جب پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ اوس غار مین تشریف لیگئی حضرت جبرئیل علیہ السلام نی اوس پتھر کو وہانسی اوٹھا کر پیغمبر علیہ السلام کو دیا اور کہا کہ اس پتھر کو اپنے شکم مبارک پر باندھ لو جو کچھ روی زمین پر نظر آتا ہے پیچھی سی بھی اسطرح نظر آئیگا **سوال** حضرت موسی علیہ السلام کا عصا جب سانپ بنگیا کس واسطے موسی اوسکی دیکھنی سی ڈرے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے آگ سی جو نمرود نے سلگائی تھی کیون نہین خوف کیا

جواب موسی علیہ السلام کا عصا جو سانپ بنگیا خدا تعالی کی صفت سے بغیر واسطے
تھا پس موسی جو ڈرے حقیقت میں خدا تعالی کا خوف تھا لیکن آگ سلگانا آدمی کا کام ہے
پس ابراہیم علیہ السلام کا بے خوف رہنا بجا تھا واللہ اعلم بالصواب سوال ایک شخص نماز
میں تھا جب داہنے بازو سلام کیا نماز اوسکی فاسد ہوگئی اور جب بائیں بازو سلام کیا
زکوۃ اوسپر لازم ہوگئی اور جب آسمان کی طرف دیکھا روزہ اوسپر واجب ہوا جب نیچے نظر
کی غلام اوسکا آزاد ہوگیا جب زمین پر بیٹھ گیا حج اوسپر لازم ہوا جب پیچھے نظر کی
بیوی اسکی اوسپر حرام ہوگئی یہ کیونکر ہے جواب وہ ایک متیمم ہے کہ وہ نماز میں تھا جب اوسنے
داہنی طرف سلام کیا نظر اوسکی پانی پر پڑی نماز اوسکی فاسد ہوگئی جب بائیں جانب
سلام کیا دیکھتا ہے کہ شریک اوسکا سفر سے آگیا اور مال لایا ہے زکوۃ اوسپر واجب ہوئی
اور جب آسمان کی طرف نظر کی ماہ رمضان کا ہلال نظر آگیا روزہ اوسپر لازم ہوا جب نیچے
دیکھا ماں باپ اوسکے ملک میں آگئے تھے اسکے دیکھنے سے آزاد ہوا اور جب زمین پر بیٹھا حج لازم
ہوگیا کیونکہ اوسکے اور مکہ معظمہ کے درمیان میں منزل کا راستہ تھا اور یہ شخص توانگر بھی تھا
جب ورے پیچھے دیکھا نظر اوسکی شہوت سے اپنی بیوی کی ماں کی شرمگاہ پر پڑی بیوی
اوسپر حرام ہوگئی سوال ایک مرد جنگل میں تیمم سے نماز پڑھتا تھا عین نماز میں وہ آواز اپنے
جانور کی سنی نماز اوسکی باطل ہوگئی یہ کیونکر ہے جواب اس شخص نے اپنا اسباب جانور پر لادا تھا
اور ایک پانی سے بھرا ہوا کوزہ بھی اس اسباب میں تھا اتفاقاً وہ جانور گم ہوگیا اور جب وقت نماز
کا آیا اوسنے تیمم کرکے نماز شروع کی بعد اسکی اوسکا جانور گم گیا ہوا آگیا اور پکارا جسکو سنتے ہی اس شخص
کی نماز باطل ہوگئی کیونکہ پانی کی موجود ہونیسے نماز باطل ہوتی ہے سوال دو مرد نماز میں تھے اور پھر دو سوگئے
نماز ایک شخص کی درست ہے اور دوسرے کی فاسد ہے یہ کیونکر ہے جواب وہ شخص جو عمداً سوگیا اوسکی نماز باطل ہے اور وہ

جو شخص سہواً سو گیا نماز اوسکی درست ہے سوال ایک شخص نے چار رکعت سنت نماز پڑھی اور
پھر چار رکعت فرض تو فرض نماز اوسکی درست ہوا اور سنت فاسد کیونکہ ہے جواب اوس شخص نے
وضو کیا تھا لیکن مسح موزہ بھول گیا جب سنت نماز ادا کر کے اس جگہ سے دوسری جگہ
جماعت کی نیت سے باہر آیا منہ کے قطرے جو گھانس پر پڑے تھے اوسکے موزہ پر گرے اور
قایم مقام مسح کے ہو گئے پس فرض نماز اوسکی جایز ہے اور سنت درست نہین سوال
ایک شخص کے پاس تین گھڑے ہین ایک گھڑا گھی سے بھرا ہے دوسرا دودھ سے تیسرا شکر
سے وے ہر ایک سے تھوڑا تھوڑا برتن مین اونڈیلا تھا اوس برتن مین مرا ہوا چوہا نکل آیا اب
کس گھڑے پر نجاست کا حکم کرینگے جواب پیٹ چوہے کا چیر کر دیکھین اگر پیٹ سے
گھی نکلے تو گھی کے گھڑے پر نجاست کا حکم کرین اور اگر دودھ نکلے تو دودھ کے گھڑے پر اگر
شکر نکلے تو شکر کے گھڑے پر نجاست کا حکم کرین اگر چیرنے کے بعد پیٹ سے کچھ نہ نکلے تو چاہیے
کہ اوس چوہے کو بلی کے روبرو ڈالین اگر بلی اوسکو کھا لیوے حکم نجاست کا اوپر گھی اور دودھ
کے گھڑون کے کرین اگر بلی نہ کھاوے تو شکر کے گھڑے پر نجاست کا حکم ہے سوال وہ
کونسی سنت ہے جو قایم مقام فرض کے ہو اور اوسکو ادا کرنے سے فرض ساقط ہو جاتا ہے جواب
وہ مسح موزہ ہے کیونکہ قایم مقام ہوتا ہے پیر دھونیکے جو فرض ہے واللہ اعلم بالصواب سوال وہ
کون چیزین ہین جو فقط نماز کو فاسد کرتی ہین نہ وضو کو جواب کچھ کھانا یا بات کرنا اور کوئی عمل
جو نماز کے سوا ہو سوال وہ کونسی تین چیزین ہین جو فقط وضو توڑتی ہین نہ نماز جواب منہ بھر
قے کرنا اور سو جانا اور نکسیر پھوٹنا سوال امام اور مقتدی نے آخر نماز مین قہقہہ مارا تو امام کا وضو
ٹوٹ گیا اور مقتدی کا نہین یہ کیونکر ہے جواب اول امام آخر نماز مین ہنسا اور بعد سلام کے مقتدی ہنسا
امام کا وضو و نماز باطل ہوئی اور مقتدی کی فقط نماز فاسد سوال وہ کون چیزین ہین جو

توڑتی نیت نماز جواب ستو توڑتی اور تیمم اور زخم گرے وشت بعینہ خون گرنا سوال ایک
شخص نے کسی امام کے پیچھے نماز پڑھی مگر جب تک کہ اور ایک رکعت نماز نہ پڑھی نماز کا ہونا
یہ کیونکر ہے جواب یہ شخص نے نماز مغرب کی گھر مین پڑھ لی تھی اور بعد مسجد مین آیا جب
جماعت کو ساتھ نماز ہو رہی تھی اسنے بھی نفل کی نیت سے اقتدا کیا اور تین رکعت نماز پڑھ لی
کیونکہ تین رکعت نفل نماز درست نہین ہے اسلیے اور ایک رکعت ملانی پڑی سوال وہ کون مسافر
ہے کہ باوجود ٹھنڈے پانی کے اور ہونے پیاس کے جسکو تیمم درست ہے جواب ایک مسافر ہے جسکا
کپڑا نجس ہو دھونا اوسکا فرض ہے اسلیے وہ شخص کپڑا دھولیوے اور تیمم کرے سوال
ایک شخص نے قسم کھائی کہ آج چار ہی رکعت نماز پڑھونگا یہ کیونکر ہے جواب وہ شخص
مسافر ہے جو فجر کی نماز پڑھکر سفر کو نکلا اور ظہر اور عصر کی نماز مین جو دو رکعت قصر پڑھ لین
سوال ایک شخص کی تین عورتین تھین پہلی جنابت والی دوسری نفاس والی تیسری
حیض والی خاوند نے کہا جو عورت تم مین زیادہ پلید ہو اوسکو طلاق ہے پس کس عورت کو طلاق ہے جواب
طلاق حائضہ کو ہے کیونکہ جنابت اور نفاس کا غسل ایک ہی روز مین ہو سکتا ہے مگر حیض کے
لیے کم سے کم تین روز چاہیے سوال ایک شخص نے کہا کہ میری باندی سے دو بچے
پیدا ہوئے ہین وہ ہر دو نہ مرد ہین نہ عورت نہ زندہ ہین نہ مردہ نہ گورے نہ کالے اسپر اوسنے
قسم کھائی یہ کیونکر ہے جواب وہ ہر دو بچے جو بطن سے باندی کے پیدا ہوئے اون مین ایک
مرد تھا ایک عورت ایک زندہ تھا ایک مردہ ایک گورا تھا ایک کالا سوال دہلی مین ایک
شخص نے انتقال کیا بنگلور مین ایک عورت اپنے خاوند پر حرام ہو گئی کیونکر ہے جواب
زید نے اپنی بیٹی کو بنگلور مین اپنے غلام کے ساتھ نکاح کر دیا اور آپ دہلی چلا گیا اور وہان
انتقال کیا یہ غلام میراث پدری مین آکر اوس شخص کی بیٹی کا غلام بن گیا اور

نکاح باطل ہوگیا **سوال** ایک شخص نے کسی عورت پر نظر کی اوس وقت وہ عورت اوسپر
مرد پر حرام تھی دوپہر کو پھر حلال ہوگئی ظہر کو حرام ٹھہری عصر کو پھر حلال ہوئی عشا کو پھر حرام
ہوگئی آدھی رات کو پھر حلال صبح کو پھر حرام یہ کیونکر ہے **جواب** وہ عورت کسی دوسرے شخص
کی باندی تھی مثلاً صبح کو زید نے اوسپر نظر ڈالی حرام تھی وہی زید نے پھر دوپہر کے وقت
اوسکو خرید کرلیا حلال ہوگئی ظہر کے وقت آزاد کردیا حرام ہوگئی عصر کو نکاح کرلیا حلال
ٹھہری عشا کے وقت قسم کھائی حرام ہوگئی دوپہر رات کو قسم کی کفارہ میں غلام آزاد کردیا پھر
حلال ہوگئی صبح کو طلاق دیدیا پھر حرام ہوئی **سوال** ایک عورت نے ایک ہی دن میں
تین مردوں سے مہر حاصل کرلیا پہلے مرد سے کامل دوسرے سے آدھا تیسرے سے
کامل یہ کیونکر ہے **جواب** وہ حاملہ عورت تھی پہلے مرد نے طلاق دیدیا تمام مہر لیا معاً
وضع حمل ہوگیا عدت کی حاجت نرہی دوسرے مرد سے نکاح کرلیا قبل دخول اوسنے طلاق
دیدیا اوسکو آدھا مہر ملا تیسرے نے نکاح کرلیا فوراً وہ بھی مرگیا اسلیے اوسکو ترکہ سے پورا
مہر ملا **سوال** ایک مرد نے اپنی عورت سے کہا نماز پڑھ روزہ رکھ شراب مت پی حرام چیز
مت کھا خون مت کر عورت نے برخلاف اوسکے قسم کھائی کہ میں نماز نہ پڑھونگی نہ روزہ رکھونگی
بلکہ شراب پی لی اور مردار گوشت کھا گئی قتل بھی کرڈالا اب نہ اوسپر قصاص ہے نہ عذر یہ کیونکر ہے **جواب**
وہ عورت نفاس والی اور مسافرہ تھی نہ نماز اوسپر فرض ہے نہ روزہ اور تین دن سے بھوکی
تھی اسلیے شراب اور مردار اوسپر حلال ہوگیا اور کافر حربی کو قتل کیا قصاص بھی
اوسپر نہیں ہے **سوال** ایک شخص نے لکھنؤ میں وفات پائی میسور میں اوسکی
بی بی کو چار برس کی نمازیں اعادہ کرنی واجب ہوئیں یہ کیونکر ہے **جواب**
ایک باندی جو میسور میں رہتی تھی بغیر دامنی کے نماز ادا کرتی تھی جب مالک اوسکا

لکھنؤ مین مرگیا چار برس کے بعد اوسکو خبر پہونچی مگر اوسکے صاحب مرتے ہی یہ ازاد ہوگئے
اور بی بی ہوا اسلیے چار برس کی نمازین پھر ادا واجب ہوا **سوال** ایک شخص نے پانچ
نماز ایک ہی وضو سے ادا کین تو فجر و ظہر و عصر کی نمازین فاسد ہوگئین مگر مغرب و عشا کی
نمازین درست ہین یہ کیونکر ہے **جواب** کہو وہ شخص جنب الا روزہ دار آدمی تھا غسل
کے وقت غرغرہ بھول گیا جب مغرب کو افطار کیا اور پانی پیا غسل کامل ہوا اور نمازین
مغرب و عشا کی جائز ہوئی **سوال** ایک شخص نے ایک ہی لباس سے پانچ وقت کی نماز
ادا کین صبح کی نماز درست ہے اور باقی نمازین فاسد کہو وہ کون شخص ہے **جواب** اوس
شخص کے لباس مین روغن نجس لگا تھا صبح کے وقت تھوڑا تھا بعد پھیل کر شرعی درم
سے زیادہ ہوگیا پس صبح کی نماز درست ہے اور باقی فاسد **سوال** وہ کون شخص ہے جو باوجود
غسل ترک کرنے کے گنہگار نہین ہوتا ہے **جواب** وہ جنابت والی عورت ہے جب غسل
کے لیے اوٹھی حیض آگیا غسل ترک کر ڈالے اوسپر کچھ گناہ نہین ہے **سوال** ایک کابی مین
تین شخصون نے کھانا کھایا تو ایک کو وہ کھانا حرام ہوا دوسرے کو مکروہ تیسرے کو حلال کیونکر
ہے **جواب** ایک عورت اپنے بچے کو دودھ پلا رہی تھی کہ یکایک دودھ رکابی مین اور اوسکو
مرد عورت اور بچہ نے ملکر کھالیا پس مرد پر حرام ہے عورت کو مکروہ وہ بچہ کو حلال ہے **سوال**
ایک عورت کے ساتھ پانچ شخصون نے جماع کی از روی شریعت اونمین ایک کو چھوڑ دینا چاہیے
دوسرے کو قتل کرین تیسرے کو سنگسار کرین چوتھے کو سو درے لگا دین پانچوین کو اسی درے
مارین کہو وہ کون ہین **جواب** پہلا دیوانہ ہے دوسرا کافر تیسرا عورت والا چوتھا بے عورت
پانچوان غلام **سوال** ایک شخص تین عورتون کے ساتھ سفر کو جاتا تھا جب تھوڑی دور
گیا ایک عورت اوسپر حرام ہوئی جب اور دور بڑھا دوسری عورت حرام ہوگئی جب اور آگے چلا

تیسری عورت بھی ام شہری جب اوپر دو گیا تینون عورتین پھر حلال ہو گئین کیونکہ **جواب** وہ یہودی تھا جب تینون عورتون کے ہمراہ شہر کے باہر نکلا ایک عورت مسلمہ ہو گئی جب اوپر بڑھا دوسری مسلمہ ہوئی جب اوپر چلا تیسری بھی مسلمہ ہو گئی جب اوسکے آگے گیا خود مسلمان ہو گیا پھر تینون اوسپر حلال ہو گئین **سوال** وہ کون ہین جو نہین جنے گئے او مر گئے اور وہ کون ہین جو جنے گئے اور نہین موئے **جواب** پہلے آدم علیہ السلام ہین جو نہین جنے گئے بلکہ قدرت سے پیدا ہوئے اور مر گئے دوسرے عیسیٰ علیہ السلام ہین جو جنے گئے اور ابتک زندہ آسمان پر ہین **سوال** ایک شخص روزہ رکھا اور عمدًا توڑ ڈالا یا اب نہ اوسپر قضا لازم ہے نہ کفارہ یہ کیونکر ہے **جواب** وہ روزہ عیدین کا ہے یا حیض و نفاس کے دن کا کیونکہ اوس روز روزہ حرام ہے **سوال** جو شخص عمدًا نماز قضا کرتا ہے اور روزہ توڑتا ہے اوسکے لیے کسقدر عذاب ہے **جواب** واسطے ایک وقت کے نماز کے چھہ ہزار چار سو سال جہنم دوزخ مین گرفتار رہیگا اور واسطے ایک روزہ رمضان کے اوس سے زیادہ عذاب پاویگا۔

مناجات از طرف مصنف

لائق وہی حمد کو ہے مولا	عالم کو کیا ہے جسنے پیدا	انجم کی اوسی سے زینت ہے	افلاک کو بخشی جسنے لا ہے
سکل ہے پیدا اوسکے شوق مین ہے	بلبل بھی ویسے ذوق مین ہے	حیرت سے کھڑا ہے سرو سہی	قمری کو بھی ہے اوسکا لقا
ہر طیر ہے یاد حق مین گویا	پتھر کو بھی سوجھی ہے اوسکا	ہر برگ ہے محو یاد رب مین	ہر بار خمیدہ ہے ادب مین
عالم کا عجیب ہے فسانہ	حیرت کا بنا ہے کارخانہ	گر غور سے دیکھو اوسکی قدرت	حاصل نہو جز بغیر حیرت
قدرت کا بیان کس سے کیا ہو	حیرت کا سماں جب بندھا ہو	لاانہی کہ نعمت ہی کی لیکن	ہر چند حصہ ہم ہین پہ اصلا
جب نام شریف ہے زبان پر	پر نور سے ہے دہان سر	حیرت ہے کیا کہون خدایا	خاموشی نے کہدیا کہ رہ جا
ممکن نہین ہے کچھ بیان ہو	خالق ہے جب یکتا تو گو	بس شکر ہے درود حق کا اوپر	اور آل و اصحاب پر مکرر

حیران ہون یہ کیا کرون خدایا | عصیان نہین ہے ہون میں تباہا | اب عرض دعا پہ ختم کرون | جو دل کی ہے آرزو وہ مانگون

دکھلا مجھے راہ نیکی تواب | نعمت بخشی ہے جب آدمی بنایا | لیجا نہ مجھے تو اوس دنیا | جینا ہے ترا غضب سراسر

ہے عرض اک اور میری یہ بھی | امید قبول ہے جو اوسکی | بچتے ہوئے نہین چاہتا ہی | کریو یہ دعا قبول میرے

مان باپ کو بخش دے خدایا | کر خاتمہ خیر یہ ہمارا

خاتمہ تالیف نتیجہ فکر محقق مسایل دقیق جناب مولوی عبد الحق متخلص بہ تحقیق

اللہ کی حمد کس سے کیا ہو | لا احصی ہی جب کہا ہو | ہے نعت نبی کا اسکو شایان | اونکا تو ہے خود خدا ثنا خوان

لے حمد یہ دونون صلی ہین | کیا قطع ہون یہ سلسلے ہین | اما بعد اسکے العزیز و | ہے عرض مرے قبول کیجو

ہے جب سکہ شریف علم فقہ | کیا اسکا بیان ہوسکے رتبہ | حیرت انگیز مسئلون کا | اک فقہ ہے فارسی مین لکھا

عمدہ سے اسکی مسئلے ہین | کیا خوب رسم خاصے مسئلے ہین | حیرت یہ کہ پہ بھی اسکو آسان | تصنیف مسلا آدمی ہو حیران

حیران ہین تھک تھک کر سمجھانے | پہچان پہچان سمجھ کر سمجھانے | ہر مسئلہ اسکا پیچ در پیچ | اور اک ہے اوسکی سعی مین ہیچ

وہ کون کہ اسکو دہر نا سمجھ پائے | جبتک نہ کہا نیوالا دکھلائے | اک فاضل دستی [illegible] گئے | سید ابراہیم نامے

اردو کیا اسکا ترجمہ ہی | آسان و سلیس کردیا ہے | حیرت کو آئینہ دکھایا | تصویر کو جنبشو مین لایا

اوشیاء اردو کے مخنو | حیرت گئی آئینہ ہی دیکھو | یارب ہی یہی تو نام تحقیق | ہر اک کی رفیق ہو یہی توفیق

ہو یہ ذر فزون محمدی دین | آمین آمین ثم آمین

تمام شد

الحمد للہ والمنۃ کہ یہ رسالہ فیض انتما حل مسائل مشکلہ فقہیہ پہ مشتمل تحقیق احکام دینیہ پر شامل موسومہ بہ حیرت الفقہ اردو مطبع نظامی واقع کانپور مین عشرہ اوسط ذی القعدہ سنہ [illegible] ہجری باہتمام امیدوار رحمت ایزد منان محمد عبد الرحمن سے بحلیہ طبع آراستہ و پیراستہ ہوا

بلغ العلیٰ بکمالہ
کشف الدجیٰ بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ
صلوا علیہ و آلہ
گر قبول افتد

من یرد اللہ بہ خیراً یفقہہ فی الدین
نقشہ ہذا
مسمٰی بہ
شرائط المذہب
بار دوم
در مطبع احمدی مدراس بحسن طبع مقبول جہان شد

فہرست ابواب شرائط المذاہب

من یرد الله به خیرا یفقهه فی الدین

الحمد لله این نقشہ بے نظیر از تصنیف عالم شہیر جناب مولوی محمد قدرت حلیم صاحب دام افضاله

المسمی به

بار دوم

بسبب کثرت شائقین باہتمام بندۂ حقیر سید غلام دستگیر بن سید علی مرحوم و مغفور

در مطبع احمدی مدراس بطبع مزین مطبوع جهان شد ۱۳۰۲ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ مَنَّ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ بَعَثَ فِیْھِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِھِمْ یَتْلُوْا عَلَیْھِمْ اٰیَاتِہٖ وَیُزَکِّیْھِمْ وَیُعَلِّمُھُمُ الْکِتَابَ وَالْحِکْمَۃَ وَجَعَلَنَا مِنْ اُمَّۃِ ھٰذَا الرَّسُوْلِ الْمَحْمُوْدِ الَّذِیْ قَالَ اخْتِلَافُ اُمَّتِیْ رَحْمَۃٌ فَاخْتِلَافُ الْاَئِمَّۃِ رَحْمَۃُ الْاُمَّۃِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ وَخَیْرِ خَلْقِہٖ وَمُخْتَارِہٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَشَفِیْعِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ کَاشِفِی الْغُمَّۃِ **امابعد** امیدوار رحمت خدای ارحم الراحمین وطلبگار شفاعت نبی شفیع المذنبین محمد قدرت حلیم حنفی مدراسی بن محمد قدرت رسول ناصری قریشی بن محمد قدرت کریم گوپاموی بخاری نے نَجَّاھُمُ اللّٰہُ الْبَارُّ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَالنَّارِ وَحَشَرَھُمْ فِیْ زُمْرَۃِ حَبِیْبِہِ الرَّؤُفِ الرَّحِیْمِ الْمُنْجِی الْبَشِیْرِ اِنَّہٗ بِالْاِجَابَۃِ وَبِکُلِّ فَضْلٍ جَدِیْرٌ چند ضروری مسائل چاروں مذاہب ناجیہ کے معتبر کتب سے مثل غنیۃ الطالبین تصنیف جناب شہنشاہ اولیا نائب انبیا محبوب سبحانی قطب ربانی حضرت غوث محی الدین سید عبد القادر الحسنی الحسینی الحنبلی الجیلانی رضی اللہ تعالی عنہ اور اختلاف الائمۃ الاربعہ تصنیف علامہ مولانا سید احمد بن سید اسحق بن سید ابراہیم الحسنی الحسینی المعروف بنظام الدین المحدث الحنفی الشیرازی اور عیون المذاہب تصنیف مولانا قوام الدین محمد بن محمد بن محمد الحنفی البخاری اور ارکان اربعہ تصنیف بحر العلوم ملک العلما مولانا عبد العلی محمد الحنفی الکھنوی اور شرح مقدمۃ العزیۃ للجماعۃ الازہریۃ تصنیف شیخ الاسلام عبد الباقی بن یوسف المالکی الزرقانی اور کفایۃ الطالب الربانی شرح رسالہ ابن ابی زید قیروانی تصنیف علامہ مولانا ابو الحسین المالکی

اور میزان شعرانی تصنیف عارف الصمدانی عبد الوہاب الشافعی الشعرانی اور رحمۃ الامۃ
فی اختلاف الائمۃ تصنیف علامہ مولانا صدر الدین محمد بن عبد الرحمن بن حسین القریشی العثمانی
الشافعی اور کافی تصنیف مولانا موفق الدین ابو محمد عبد اللہ بن احمد بن محمد بن قدامۃ الحنبلی
المقدسی اور ہدایۃ الراغب شرح عمدۃ الطالب تصنیف علامہ مولانا عثمان بن احمد الحنبلی
النجدی رحمہم اللہ تعالی اور معدن الفقہ وغیرہ سے جمع کرکے **شرایط المذاہب** تاریخی ۱۲۹۹
نام رکھا امید دینی برادرون سے یہہ ہے کہ اگر اس رسالے مین کہین سہو اور خطا پاوین تو چادر عفو
سے ڈہانپین اور قلم اصلاح سے آراستہ کرین وعلی اللہ توکلت فی البدایۃ والنہایۃ

کتاب الطہارۃ

قال اللہ تعالی یا ایہا الذین امنوا اذا قمتم الی الصلوۃ فاغسلوا وجوہکم وایدیکم الی
المرافق وامسحوا برؤسکم وارجلکم الی الکعبین یعنی اللہ تعالی فرماتا ہے اے ایمان والو جب
تم کہڑے ہونگے طرف نماز کے یعنی جب تم ارادہ کروگے نماز پڑہنے کا جس حال مین کہ تم محدث
ہو حدث اصغر سے پس دہولو اپنے منہہ کو اور ہاتون کو کہنیون تک اور مسح کرو اپنے سر کا اور
دہوو اپنے پاؤنکو ٹخنون تک۔ معلوم کیجیے کہ خداوند عالم نے اس آیۂ شریفہ مین وضو کے
چار فرضون کو بیان فرمایا ہے اور ان چار فرضون پر ائمہ اربعہ کا اتفاق ہے۔ پہلا فرض غسل
وجہ یعنی منہہ دہونا۔ غسل کی معنی پانی بہانا ہے اگر پانی سے فقط تر کرے تو فرض ادا نہوگا۔
منہہ کا حد طول مین سر کے بال جو اکثر لوگ کو اُگتے ہین وہانسے ٹہڈی کے نیچے تک اور عرض
مین ایک کان سے دوسرے کان تک۔ دوسرا فرض دہونا دونون ہاتونکا کہنیون سمیت تیسرا
فرض مسح کرنا سر کا اسمین اختلاف ہے۔ نزدیک امام ابو حنیفہ کے پاؤ سر کا مسح فرض ہے اور تمام
سر کا سنت۔ اور نزدیک امام مالک اور امام احمد کے تمام سر کا مسح فرض ہے لیکن نزدیک امام
احمد کے عورت اگر بعض سر کا مسح کرے تو کافی ہوگا اور نزدیک امام شافعی کے ایک بال کا مسح
کرنے سے بہی فرض ادا ہوتا ہے لاکن سنت ہے تمام سر کا چوتہا فرض دہونا دونون پاؤنکا

ٹخنون سمیت اور آن چار فرضون کے سوا اور بہی چند فرایض ہین جنمین ائمہ اربعہ کا اختلاف ہے
انمین سے ایک نیت ہے کہ وہ فرض ہے دل مین نزدیک ائمہ ثلاثہ کے اور سنت نزدیک امام ابو حنیفہ کے
اور زبان سے کہنا مستحب ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور زبان سے نہ کہنا افضل ہے نزدیک امام مالک کے
اور ترتیب فرض ہے نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے یعنے اول منہہ دہونا بعد ہاتھ بعد سر کا مسح بعد
پاؤن دہونا اور سنت ہے نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے اور موالات یعنے اعضا پے در پے دہونا
فرض ہے نزدیک امام مالک اور امام احمد کے اور سنت ہے نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام شافعی کے اور
دلک یعنے رگڑنا اعضا کا فرض ہے نزدیک امام مالک کے اور مستحب نزدیک ائمہ ثلثہ کے۔ اور مضمضہ اور
استنشاق یعنے کلی کرنا اور ناک مین پانی لینا فرض ہے نزدیک امام احمد کے اور سنت ہے نزدیک ائمہ
ثلثہ کے اور مستحب ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے اگر روزہ دار نہو مبالغہ کرنا کلی کرنے مین تاکہ پانی حلق تک
پہنچے اور ناک مین پانی لینے مین تاکہ پانی نتہنونکی آخر تک پہنچے اور افضل ہے نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام
مالک کے تین دفعہ مضمضہ بعد تین دفعہ استنشاق کرین اور چہہ دفعہ بہی تازہ پانی لین اور نزدیک
امام شافعی کے افضل ہے ایکہی چلو سے مضمضہ اور استنشاق کرین اور تین ہی دفعہ تازہ پانی لین اور
نزدیک امام احمد کے اختیار ہے چاہے ایک ہی چلو سے تین دفعہ کلی بہی کرے اور ناک مین پانی بہی لیوے
یا تین چلو سے یا چہہ دفعہ بہی تازہ پانی لین اور تسمیہ یعنے بسم اللہ کہنا فرض ہے نزدیک امام احمد کے اور
سنت ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے پس فرایض وضو نزدیک امام ابو حنیفہ کے چار ہین اور نزدیک امام شافعی کے چہہ اور نزدیک امام مالک کے
سات اور نزدیک امام احمد کے دس اور سنت ہے مسواک کرنا نزدیک ائمہ اربعہ کے لیکن مکروہ ہے روزہ دار
کو بعد زوال کے نزدیک امام شافعی کے اور ایک قول سے امام احمد کے مگر دوسرے قول مین امام احمد کے
اور نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے مکروہ نہین اگر مسواک نہو تو انگلی سے دانتونکو ملے اور سنت
ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے دہونا دونون ہاتون کا پونچون تک تین دفعہ اور ہر عضو کا تین بار دہونا اور
نزدیک امام شافعی کے سر کا مسح بہی تین بار سنت ہے نہ نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور سنت ہے مسح کانونکا بہی تین
بار نزدیک امام شافعی کے اور ایک بار نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور مسح کانونکا اوسی تری سے کرے جو باقی ہے

مسح سر کی نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور تازہ پانی لینا ہی سنت ہی نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور سنت ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے خلال کرنا انبوہ داڑہی کا اور پاؤنکے انگلیونکا اور واجب ہی ہات کی انگلیون کا خلال نزدیک امام مالک کی اور سنت نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور سنت ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے تیامن یعنی سیدہی جانب سی ہر عضو کا دہونا مثلا پہلے داہنا ہاتہہ دہووی بعد ازان بایان مگر رخسارون اور پونچونکو ملا کے دہووی اور دونون کانونکا مسح ملا کے کری اور مستحب ہی گردن کا مسح نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام احمد کے اور مستحب نہین نزدیک امام مالک و امام شافعی کے اور سنت ہی نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے منہہ دہونا زیادہ مقدار فرض سے اسیطرح دہونا ہاتہون اور پاؤ کو کاندہون اور زانون تک اور سنت نہین نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام مالک کی مگر مستحب ہے نزدیک امام ابو حنیفہ کے منہہ مقدار فرض سی زائد دہونا اور ہاتونکو آدہی ڈنڈا تک اور پاؤنکو آدہی پنڈلی تک

باب نواقض الوضو

وضو باطل ہوتا ہی نکلنے سے کسی چیز کے آگے یا پیچہی سی معتاد ہو یعنی اسکے نکلنی کی عادت ہو جیسی بول اور غایط اور ہوا دبر سی یا غیر معتاد رہی جیسی کیڑا اور سنگریزہ فرج سے یا ذکر سی نزدیک ائمہ ثلاثہ کے اور نزدیک امام مالک کی معتاد سی وضو باطل ہی غیر معتاد سی باطل نہین اور منی نکلنی سے وضو باطل نہین ہوتا نزدیک امام شافعی کے اور باطل ہوتا ہی نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور ہوا فرج اور ذکر سی نکلے تو وضو باطل نہین ہوتا نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام مالک کی مگر باطل ہوتا ہی نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے اور وضو باطل ہوتا ہی نزدیک امام ابو حنیفہ کے نکلنی سی کسی نجس چیز کے سوا ان دو راہون سے مانند خون اور پیپ کے جب بہ آوی اسجگہہ تک کہ جسکا دہونا وضو یا غسل مین واجب ہی پس اگر فصد لیوی اور نکلے بہت خون لاکن زخم کی جگہہ نہ بہرے تو بہی وضو باطل ہوگا اور اگر دبائے یا زخم کو اور اوس سی خون نکلا اور تجاوز کر گیا اگر نہ نچوڑتا تو نہ تجاوز کرتا تو بہی وضو باطل ہوگا اور اگر کسی چیز کو دانت سی کاٹا اور خون کا اثر دیکہا یا خلال کیا اور خون خلال پر ظاہر ہوا یا ناک مین انگلی کی اور انگلی پر خون دیکہا یا ناک جہاڑی اسمین سی جما ہوا خون مثل مسور کی دانے کی نکلا تو

ان سب صورتون مین وضو باطل نہوگا اور ایسا ہی سوئی گڑ جاوی اور خون اپنی مقام تک چڑھ آوی لیکن نہ بہے اور اسیطرح آنکھہ کے اندر آبلہ ہوا اور اسپر سی پوست اتار اجاوی اور خون بہ نکلی مگر آنکھہ کے اندر رہی وضو باطل نہوگا کیونکہ آنکھہ اندر وضو اور غسل مین دہونا واجب نہین اسیطرح باطل نہین ہوتا کیڑا نکلنے سی زخم یا کان یا ناک یا منہہ سی یا گوشت کا ٹکڑا نکلنے سی اور نزدیک امام مالک اور امام شافعی کی ان سب چیزون سی وضو باطل نہین ہوتا اور نزدیک امام احمد کی زاید نکلے تو باطل ہوگا تہوڑا نکلی تو نہین اور قی سی بہی وضو باطل ہوتا ہی نزدیک امام ابو حنیفہ کی کہانا ہو یا تلخہ یا خون بندہا ہوا اور خون جو تہوک کے برابر ہو ایسا کہ تہوک سرخ ہو جاوی اگر تہوک خون سی زیادہ ہووی اور تہوک زرد ہو جاوی تو وضو نہین باطل ہوتا ہی اور بلغم سی بہی نہین باطل ہوتا اور شرط ہی واسطی وضو باطل ہونیکی قی منہہ بہر کے ہووی اگر تہوڑی تہوڑی قی ہووی یک متلی سی اور سب جمع کرے تو منہہ بہر کے ہووی تو بہی وضو باطل ہی اور وہ چیز کہ جسکے نکلنے سی وضو باطل نہین ہوتا وہ چیز نجس بہی نہین ہی جیسی خون جبکہ مقام زخم سی جدا نہووی پاک ہی اسیطرح تہوڑی سی قی اور نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے قی سی بہی وضو باطل نہین ہوتا اور نزدیک امام احمد کے زاید ہو تو باطل ہی نہین تو باطل نہین اور ردۃ سی یعنے کافر ہو جانے سی مسلمان کی نعوذ باللہ منہا وضو نہین باطل ہوتا نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام شافعی کے اور باطل ہوتا ہی نزدیک امام مالک اور امام احمد کے اور وضو باطل ہوتا ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے عقل زائل ہونی سی بسبب جنون یا نشہ یا بیہوشی کے یا سونے سی چت یا کروٹ یا اوندہی یا سر اپنا دونو زانون پر یا دونون ہاتون پر رکھی ہوئے یا ایک سرین پر ایسا کہ مقعد اوسکا زمین سی الگ رہی یا کسی چیز پر تکیہ کرکے سووی اسطرحسی کہ اگر وہ چیز نکالی جاوی تو سونیوالا گر پڑی اور مقعد زمین پر مضبوط نرہی اور نہین باطل ہوتا وضو نزدیک امام ابو حنیفہ کی سونے سی اوپر ہیئت نماز کے قیام مین ہو یا قعدہ مین یا رکوع مین اگر سجدی مین سووے تو شرط ہی وضو باطل نہونے کی لئی ہیئت مسنون پر مرد کے سونا ایسا کہ بازو بغل سی پیٹ ران سی ران پنڈلی سی جدا رہی نماز مین ہو یا خارج نماز مین اور نزدیک امام مالک کی رکوع یا سجدی مین سووے تو

وضو باطل ہی بشرطیکہ سونا دراز ہو اور قیام اور قعدے مین سونے سی باطل نہین اور نزدیک امام
شافعی کے سب طرح کی سونے سی وضو باطل ہوتا ہی مگر جسوقت کہ مقعد زمین پر مضبوط رکھکر سووے تو نہین
باطل ہوتا ہی اور نزدیک امام احمد کی کسی ایک ہیئت پر دیر تک سووے تو وضو باطل ہوتا ہی اور باطل ہوتا ہی
وضو نزدیک امام احمد کی اونٹ کا گوشت کہانے سی اور نہین باطل ہوتا نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور نماز
مین قہقہہ کر ہنسنے سی وضو باطل ہوتا ہی نزدیک امام ابو حنیفہ کی بشرطیکہ نماز ادا کرنیوالا بالغ رہی اور وہ
نماز رکوع اور سجود کی رہی پس لڑکا قہقہہ کر ہنسی وضو باطل نہین ہوتا اور ایسا ہی نماز جنازہ اور سجدہ
تلاوت مین قہقہہ کرنے سی اور نزدیک ائمہ ثلثہ کی قہقہہ کر ہنسنے سی وضو باطل نہین ہوتا مطلقا اور نہین
باطل ہوتا ہی وضو نزدیک امام ابو حنیفہ کے چہونے سی فرج اور ذکر کو اور باطل ہوتا ہی نزدیک ائمہ
ثلثہ کے بغیر حائل کی چہونے سی اور یہی شرط ہی نزدیک امام شافعی کی باطن کف سی یا انگلیونکی باطن سی
چہونا پشت کف سی چہووی تو وضو باطل نہوگا مگر باطل ہوگا نزدیک امام مالک اور امام احمد کے
اور نہین باطل ہوتا ہی وضو چہونے سی حلقۂ دبر کو نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام مالک کی اور باطل
ہوگا نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے اور انثیین کو چہونے سی وضو باطل نہوگا نزدیک ائمہ اربعہ
کی اور نہین باطل ہوتا ہی وضو چہونے سی کسی مرد کی کسی عورت کو نزدیک امام ابو حنیفہ کی لاکن
مباشرت فاحشہ ہو یعنی شرمگاہ مرد اور عورت کی یا دو عورت یا دو مرد کی برہنہ چہو جاوی
ساتہہ انتشار کی تو دونون کا وضو باطل ہوتا ہی لاکن عورت کا وضو باطل ہونیکے واسطی انتشار ذکر
کا شرط نہین ہی اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے باطل ہوتا ہی وضو مرد کا چہونے سی عورت کو اگر حد
شہوت کو پہنچی ہون لاکن نزدیک امام احمد کے شرط ہی شہوت سی چہونا محرم رہی یا غیر محرم اور
نزدیک امام مالک کے چہونے کی وقت لذت پانا شرط ہی اگرچہ نہ قصد کری لذت کا محرم رہی یا غیر
محرم یا قصد کرے لذت کا اور نہ پاوی لذت تو بہی وضو باطل ہی غیر محرم کو چہونیسی اگر محرم کو چہووے
تو باطل نہین بغیر لذت کے اور نزدیک امام شافعی کے شہوت سی ہو یا بغیر شہوت کی وضو باطل ہوتا ہی
لاکن شرط ہی غیر محرم کو چہونا اگر محرم کو چہووی تو وضو باطل نہوگا جیسی مان اور ساس اور دایہ اور سواے

انہونکی جو ہمیشہ محرم ہین اگر سالی کو یا مانند اسکے جو ہمیشہ محرم نہین لاکن عورت نکاح مین رہی
تک محرم ہین چہوا تو وضو باطل ہوتا ہی اور چہوٹی ہوی عورتکا بہی وضو باطل ہوتا ہی نزدیک امام
مالک اور امام شافعی کے اور امام احمد کے ایک قول سی اور دوسری قول مین امام احمد کی باطل نہیں
اور باطل ہوگا وضو نزدیک امام مالک کی چہوٹیسی امرد کو شہوتسی نہ نزدیک ائمہ ثلثہ کی اگر کسی شخص کو
یقین ہووی اپنی کو طہارت ہی کرکے اور شک ہووی حدث سی تو وہ محدث ہی نزدیک امام مالک
کی اور طاہر ہی نزدیک ائمہ ثلثہ کے اگر یقین ہووی حدث ہی کرکے اور شک ہووی طہارت مین
تو وہ محدث ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے اور حرام ہی محدث کو نماز پڑہنا اور سجدۂ تلاوت اور
سجدۂ سہو اور طواف کرنا اور قران شریف کو چہونا بغیر غلاف کی نزدیک ائمہ اربعہ کی اور غلاف کی
ساتہہ چہونا جایز ہی نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام احمد کے اور نہین جائز ہی نزدیک امام مالک اور
امام شافعی کے غلاف سی بہی لاکن دوسری اسباب کی ساتہہ قران شریف ہو تو بغیر قصد قران شریف
کے اٹہانا جایز ہی۔

باب الغسل

غسل مین دو چیزین فرض ہین نزدیک امام شافعی کے اور تین نزدیک امام ابو حنیفہ کی اور پانچ
نزدیک امام مالک اور امام احمد کے تمام بدن پر پانی ڈالنا فرض ہی نزدیک ائمہ اربعہ کی اور ملنا
بدن کا فرض ہی نزدیک امام مالک کی نہ نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور نیت سنت ہی نزدیک امام ابو حنیفہ کی اور
فرض نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور مضمضہ اور استنشاق فرض ہی نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام احمد کی اور
سنت نزدیک امام مالک اور امام شافعی کی اور تسمیہ فرض ہی نزدیک امام احمد کی نہ نزدیک ائمہ ثلثہ کے
اور موالات اور خلال کرنا بالون کا فرض ہی نزدیک امام مالک کی نہ نزدیک ائمہ ثلثہ کی اور عورتون پر واجب
نہین کہ اپنی چوٹی کہولین لیکن بالون کے اندر پانی نہ پہنچی تو نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے
کہولنا واجب ہی اور نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام احمد کے پانی اندر پہنچانا ضرور نہین لاکن بالون
کی جڑ کو تر کرلین نہین تو کہولنا واجب ہی نزدیک ائمہ اربعہ کی اجماع ہی ائمہ اربعہ کا غسل واجب ہونی پر غایب

ہونی سے حشفہ یعنی سر ذکر کے قبل یا دبر مین فاعل و مفعول پر انزال ہو یا نہو اگر بعد انزال کے پیشاب سے پہلے غسل کرے پھر بقیہ منی نکلے تو غسل واجب ہوگا نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام احمد کے اگر بعد پیشاب کے نکلے تو واجب نہین اور واجب ہوگا نزدیک امام شافعی کے دونون صورت مین اور نہین واجب ہوگا نزدیک امام مالک کے دونون صورت مین اور میت اور چارپائی سے وطی کرنے سے غسل واجب ہوتا ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے لاکن نزدیک امام ابو حنیفہ کے انزال شرط ہے اور واجب ہے غسل نزدیک ائمہ اربعہ کے منی نکلنے سے کود کر شہوت کے ساتھ اگر بغیر شہوت کے انزال ہو تو غسل واجب ہے نزدیک امام شافعی کے اور واجب نہین نزدیک ائمہ ثلثہ کے اگر سونیوالا جاگے اور پاوے منی یا مذی کو تو نزدیک امام ابو حنیفہ کے غسل واجب ہوتا ہے اگرچہ احتلام یاد نرہے اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے منی نکلنے سے غسل واجب ہے نہ مذی سے اگر احتلام یاد رکھے اور تری نہو تو غسل واجب نہین نزدیک ائمہ اربعہ کے اور واجب ہوتا ہے غسل منقطع ہونے سے حیض و نفاس کے اگر بغیر خون کے بچہ پیدا ہو تو بھی غسل واجب ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور واجب ہوتا ہے غسل نزدیک امام مالک اور امام احمد کے نومسلم پر اور مستحب ہے نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام شافعی کے لاکن جنب یا حائضہ یا نفسا ہو تو فرض ہے اور حرام ہے جنب کو جو حرام ہے محدث کو اور سوا اسکے تلاوت قرآن شریف کی اور مسجد مین جانا اور ٹہرنا نزدیک ائمہ اربعہ کے لاکن نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے داخل ہونا واسطے گذرنے کے حرام نہین۔

باب المیاہ

جائز ہے وضو اور غسل پانی سے برسات کے اور زمین کے مانند چشمے اور حوض اور کنوین اور تالاب اور دریا وغیرہ کے تہوڑا ہو یا بہت جبکہ پاک اور پاک کرنیوالا ہو اگر نجس ہو تو جائز نہین نزدیک ائمہ اربعہ کے اور پانی مین نجاست پڑے اور رنگ بو مزہ نہ بدلے تو پاک ہے بشرطیکہ دہ در دہ ہو نزدیک امام ابو حنیفہ کے یا قلتین ہو نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے اور بغیر شرط کے نزدیک امام مالک کے اگر کوئی ایک صورت بدلی تو نجس ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے پانی تہوڑا ہو

پا بہت اور دہ در دہ وہ ہی جو مربع دس دس گز ہووی گز سی جو بیس انگل کے اور نہ کہل جاتی
ہو زمین چلو لینے سے اگر پانی جاری ہو تو دہ در دہ کی شرط نہین نزدیک امام ابو حنیفہ کے
اور قلتین ضروری ہی جاری ہو تو بہی نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے اور قلتین دہ ہی جو
پانسو رطل بغدادی ہووی تقریبا پیمایش اسکی یون ہی کہ طول سوا ہاتہہ عرض سوا ہاتہہ عمق
سوا ہاتہہ اور جو پانی کہ مستعمل ہووے رفع حدث مین مثلا فرض وضو یا غسل کیا ہو تو وہ پاک ہی
اور پاک کرنیوالا نہین نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور امام مالک کی نزدیک پاک ہی اور اس پانی سی
طہارت کرنا دوسرا پانی موجود ہوتے پر مکروہ ہی اگر طہارت کیا تو اعادہ بہی نہین اگر مستعمل
ہووے پانی نیت عبادت سی فقط رفع حدث نہین مثلا با وضو نے تجدید وضو کی تو مثل
پہلی صورت کے ہی نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے اور پاک کرنیوالا بہی ہی نزدیک
امام شافعی اور امام احمد کے اور ایک قول سے امام احمد کے پاک کرنیوالا نہین اور جو پانی
کہ متغیر ہووی بسبب زیادہ رکہنے کے تو وہ پاک ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے اور جو پانی پاک چیز
ملنے سی متغیر ہووے جیسے زعفران وصابون تو وہ پانی پاک ہی اور پاک کرنیوالا نزدیک امام ابو حنیفہ
کی اور پاک کرنیوالا نہین نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور نہین نجس ہوتا پانی مرنے سی اوس جانور
کے جسمین خون جاری نہین جیسے چیونٹی اور مکہی اور مچہر نزدیک ائمہ اربعہ کی اور پاک ہوتا ہی
چمڑا مردوں کا دباغت سی سوای خنزیر کے نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام مالک کی اور سوای خنزیر
اور کتے کے نزدیک امام شافعی وامام احمد کے اور ایک روایت سی امام احمد کی چمڑا کسیکا پاک
نہین ہوتا اور جن جانوروں کا چمڑا دباغت سی پاک ہوتا ہی ذبح سی بہی پاک ہوتا ہی نزدیک امام
ابو حنیفہ اور امام مالک کی اور پاک نہین ذبح سی نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے چمڑا اون
جانوروں کا جنکا کہانا حلال نہین اور بال اور ہڈی مردے کے خنزیر کے سوای پاک ہی نزدیک امام
ابو حنیفہ کے اور ہڈی نجس ہی نزدیک امام مالک کے اور سب اجزا مردوں کی سوای آدمی کے نجس
ہین نزدیک امام شافعی کے اور خنزیر اور کتے کے سوای سب کے بال فقط پاک ہین نزدیک امام احمد کی اور

مینڈک مچھلی اور تڈی کا جسکو ملخ کہتے ہین پاک ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے اگر کوئی شخص کنوین
کے پانی سے وضو کرتا تھا جو دہ در دہ نہین ہی اور اسمین سے نجاست نکلی یا حیوان مرا ہوا
مگر پھولا پھٹا نہین اور معلوم نہین کہ کسوقت گرا ہی تو ایکرات دنکی نمازین قضا کرے نزدیک
امام ابو حنیفہ کے اور اگر پھولا پھٹا ہی تو تین رات دنکی اور نزدیک امام شافعی اور امام
احمد کے اگر پانی قلتین ہووی اور متغیر نہو تو اعادہ نکری اگر متغیر ہو تو جب سے متغیر ہوا تب
سے اعادہ کرے اگر پانی قلتین سے کم ہو تو اتنی نمازین قضا کرین جو دلمین یقین ہو کہ مرغ
مرنے کے بعد ادا کی ہین اور نزدیک امام مالک کے اگر متغیر نہووی اوصاف ثلثہ سے تو
پاک ہی اور اعادہ نکری نماز کا اور اگر متغیر ہووے کوئی ایک اوصاف ثلثہ سے تو پانی نجس
ہی نماز کا اعادہ کرے اگر کنوین مین مانند چڑیا یا چوہے کے مرا ہی پھولا پھٹا نہو تو
بیس ڈول سے تیس تک کھینچا جاوی اور کبوتر یا مرغی کے مثل مر جاوی تو چالیس سے ساٹھ
تک اگر بکرا یا آدمی یا کتا مر جاوی یا اور کوئی نجاست پڑی یا کوئی حیوان مر کر پھولا پھٹا تو سب پانی [illegible]
امام ابو حنیفہ کے اگر ممکن نہو تو دو آدمی جنکو ہو جو وہ پانی کے مقدار کی پہچان ہو جتنا
پانی بتا دین اتنا کھینچ ڈالا جاوی اگر نہو سکے تو دو سو سے تین سو ڈول تک کھینچے اور ڈول اوسط ہو
یعنی جسمین ایک صاع پانی آتا ہو اور کبھی کبھی اس صاع کے تین سیر ہوتے ہین سمجھنا
اور نزدیک امام مالک کے اگر اوصاف ثلثہ سے کوئی ایک وصف بدلے تو پانی نجس ہی
اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے پانی متغیر ہوا تو نجس ہی اگر متغیر نہو تو پاک ہی
جبکہ کنوان قلتین ہو اگر کوئی جانور گر پڑے یا پیشاب ہو جاوی تو سب پانی نکالا جاوی کیونکہ جو پانی نکالینگے
اسمین نجاست نکل آوے گی اگر سب پانی نکالنا ممکن نہو تو اتنا نکالین جو دلکو تشفی ہو
کہ اب کچھ نجاست باقی نہین اگر قلتین سے کم ہو تو نجس ہی پھر پانی نکالنے سے پاک نہین
ہوتا چاہیے کہ اسمین اور پانی ڈالے یا چشمہ پھوٹے دونون ملے پانی ہونے تک اور نجس نہین
نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے جھوٹا اور پسینا جانور ونکا خنزیر اور کتے کے سوا

نجاست آلودہ نہو تو اور نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام احمد کی درندونکا بھی نجس ہی اور خچر اور گدہ
کا مشکوک اگر سوا اِس مشکوک پانی کے دوسرا پانی نہو تو وضو کرے اُس پانی سی اور تیمم بھی کری
اور امام احمد کے ایک روایت مین نجس ہی اور پرندونکا مکروہ ہی نزدیک امام ابوحنیفہ کی اور نجس
امام احمد کے نزدیک اور جہوٹا اور پسینا بلی کا مکروہ ہی نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور پاک نزدیک امام احمد
کے اور آدمی اور گہوڑی اور حلال جانورونکا پاک ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے اگر نبیذ تمر کے سوا
پانی نہ ملے تو وضو کری نزدیک امام ابوحنیفہ کے ظاہر روایت مین اور صحیح یہہ ہی کہ تیمم کری اور نزدیک
ائمہ ثلثہ کے بہی تیمم کری اور اختلاف اسصورت مین ہی جبکہ وہ شیرین اور پتلا بہتا ہو مانند پانی
کے اگر نشہ پیدا ہو تو کسی کی نزدیک اس سی وضو جائز نہین

باب التیمم

تیمم کا حکم جناب باری کے طرف سی خاص ہماری نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کو ہوا ہی
اتفاق ہی ائمہ اربعہ کا تیمم جایز ہونے پر محدث اور جنب اور حایض اور نفسا کو بسبب بیماری
اور نہ میسر ہونے پانی کے اور جایز ہی تیمم نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام مالک کی اوس چیز سی جو
جنس زمین اور پاک ہو جیسی خاک اور ریگ اور پتھر اور سرمہ اور ہرتال وغیرہ اور نزدیک امام
شافعی اور امام احمد کے نہین جایز ہی تیمم سوای پاک خاک کے اور شرط ہی نزدیک امام شافعی کے
خالص خاک رہنا اگر اسمین آٹا وغیرہ ملا ہی تو تیمم جایز نہین اور جایز ہی نزدیک امام احمد کی اوس
خاک سی جسمین آٹا وغیرہ پاک چیزین مخلوط ہین لاکن شرط ہی سب چیزونمین غبار رہنا اور فرض
ہی نیت تیمم مین نزدیک ائمہ اربعہ کے اور نیت کرے نزدیک امام ابوحنیفہ کے طہارت کی یا مباح
ہونے نماز یا رفع حدث یا جنابت کی یا عبادت مقصودہ کی جو نہین صحیح ہی بغیر طہارت کے
اور نزدیک امام مالک کے نیت مباح ہونے نماز کی کرے اور لازم نہین نیت حدث اصغر کی
اگر حدث اصغر ہو تو اگر حدث اکبر ہی تو ضرور ہی نیت حدث اکبر کی اور جایز نہین نزدیک امام شافعی
اور امام احمد کے نیت رفع حدث اور جنابت اور طہارت کی بلکہ نیت نماز مباح ہونیکی کرے اور

امام احمد کے دوسری روایت مین ضرور ہی نیت حدث اصغر اور اکبر کی اور تعین کرنا ان دونون مین سی جسکی طہارت ضرور ہی اور تیمم کیواسطی دو ضرب مارنا فرض ہی ایک سی مسح تمام منہہ کا کری دوسری سی مسح ہاتونکا کہنیون سمیت ایسا کہ ذرا بہی نچہوٹے نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام شافعی کے اور ایک ضرب فرض ہی دوسری سنت نزدیک امام مالک کہ پہلی سی مسح منہہ کا کری دوسری سی ہاتونکا پونچون تک فرض ہی اور کہنیون تک سنت اور نزدیک امام احمد کے سنت ہی ایک ضرب ماری اور اس سی مسح کری منہہ کا اور ہاتونکا پونچون تک اگر دو ضرب مار کے ایک سی مسح منہہ کا اور دوسری سی ہاتونکا کہنیون تک کری تو بہی مضایقہ نہین لاکن فرض ہی مسح منہہ اور ہاتونکا پونچون تک فقط اور جائز ہی نزدیک امام ابو حنیفہ کے ایک تیمم سی فرض و نوافل جتنی چاہین پڑہین اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے سوای ایک فرض کے دوسرا ادا نکری لاکن نوافل جتنی چاہین ادا کرین اور قضا نماز بہی پڑہنا جایز ہی نزدیک امام احمد کے اور جائز ہی نزدیک امام ابو حنیفہ کے تیمم آگے وقت کے کرنا اور باطل نہین وقت جانیسی اور ائمہ ثلثہ کے نزدیک جائز نہین اور باطل ہوتا ہی تیمم وقت جانیسی اور ایک روایت سی امام احمد کے باطل نہین اور جائز نہین نزدیک ائمہ ثلثہ کی نفل نماز کی واسطی تیمم کرکے فرض نماز ادا کرنا اور ایسا ہی مطلق نماز کی نیت کرکے اور جایز ہی نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور اسیطرح جائز ہی سجدہ تلاوت یا نماز جنازہ کی نیت کرکے فرض نماز ادا کرنا اگر نیت مس مصحف یا مسجد مین داخل ہونیکی کی تو اوس تیمم سی نماز جایز نہین اور جائز ہی نزدیک ائمہ اربعہ کہ تیمم کیا ہوا شخص امامت کرنا وضو کیہوی لوگ کی اور سنت ہی تیمم مین موالات اور ترتیب نزدیک امام ابو حنیفہ کے مانند وضو کے اور نزدیک امام مالک کی موالات فرض ہی اور ترتیب سنت اور نزدیک امام شافعی کے ترتیب فرض ہی اور موالات سنت اور نزدیک امام احمد کی دونون فرض ہین اور تسمیہ فرض ہی نزدیک امام احمد کے اور سنت نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور جائز ہی تیمم نزدیک ائمہ اربعہ کے مسافر کو درحالیکہ نزدیک اسکی پانی ہی اگر خوف کری تشنگی کا اور جائز ہی تیمم اوس شخص کو جو مقید ہی شہر مین اور قادر نہین پانی پر لیکن نماز کا اعادہ کری بعد زوال عذر

کے نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام شافعی کے اور اعادہ ضرور نہین نزدیک امام مالک اور امام
احمد کے اگر کسیکو تھوڑا پانی میسر ہو جو طہارت کو کافی نہین تو تیمم کرے نزدیک امام ابوحنیفہ اور
امام مالک کے اور جتنا ہو سکے اتنا دہو وے اور باقی کیواسطے تیمم کرے نزدیک امام شافعی اور امام
احمد کے اگر کسی جاے پانی میسر نہو اور نہ تیمم کے لایق کوئی شی تو نزدیک امام ابوحنیفہ کے تشبہ
کرنا ساتھہ حالت مصلی کے واجب ہے پس رکوع کرے اور سجدہ کرے لاکن قرأت اور نیت نکرے
حدث اکبر ہو یا اصغر اگر جاے خشک نہو تو اشارہ کرے کہڑے رہکے اور دونون صورت مین اعادہ
کرے نماز کا جب پانی یا تیمم کے لایق کوئی چیز ملے اور نزدیک امام مالک کے نہ تیمم کرے نہ نماز پڑہے
جبتک کہ کوئی چیز لایق تیمم کے یا پانی نہ ملے اور امام ابوحنیفہ سے ایک روایت اور امام شافعی کا
قول قدیم اسیطرح ہے اور قول جدید مین فرض نماز پڑہے اور اعادہ کرے جسوقت کہ پانی یا تیمم
کے لایق کوئی چیز ملے اور امام مالک اور امام احمد کی ایک روایت مین ایسا ہی ہے اور امام مالک
کے تیسرے قول مین اور امام احمد کے دوسری روایت سے نماز پڑہے اور اعادہ نکرے اور رِدّہ
ناقض تیمم نہین ہے نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور ناقض ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور جو ناقض وضو ہے
وہ ناقض تیمم ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور لغو ہے تیمم کا فرکا نہ وضو نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور
دونون لغو ہین نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور باطل ہوتا ہے تیمم اوس شخص کا جو بسبب میسر نہونے پانی
کے تیمم کیا ہے اگر پانی ملے آگے نماز کے نزدیک ائمہ اربعہ کے اگر نماز شروع کئے بعد پاوے تو
باطل ہے نماز اور تیمم نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام احمد کے اور صحیح ہے نزدیک امام مالک کے نماز
اور نزدیک امام شافعی کے اگر مسافر ہو تو نماز صحیح ہے لاکن نماز قطع کرکے طہارت کرنا افضل ہے
اگر وقت تنگ ہو تو قطع کرنا حرام ہے اور مقیم کی نماز باطل ہے ایسا ہی مسافر نیت اقامت کی کرے
تو بہی باطل ہے اگر یاد ہو پانی بعد نماز کے تو اعادہ نکرے نماز کا نزدیک ائمہ اربعہ کے اگر مسافر
کی اسباب مین پانی رہے اور وہ بہول کے تیمم سے نماز پڑہے بعد پانی یاد آوے تو نماز کا اعادہ نکرے
نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام مالک کے اور اعادہ فرض ہے نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے اور جائز

ہی تیمم واسطی نماز جنازہ اور عید کے فوت کا اندیشہ ہو تو نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور جایز
نہین نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور خوف سی فوت وقت اوس نماز کے جسکا بدل ہی تیمم نکرے
نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور بعض علماء حنفیہ کہتی ہین احتیاطاً تیمم کری اور نماز پڑہی پہر اعادہ
کری اور نزدیک امام شافعی کے بہی ایسا ہی ہی اور نزدیک امام مالک کی تیمم کرکے نماز پڑہی اور
اعادہ نکری اور امام احمد سی دو روایت ہین ایک مین تیمم جایز ہی دوسری مین نہین اگر دو برتن
مین پانی بہرا ہی اور انہین سی ایک کا پانی پاک اور دوسری کا نجس ہی اور مصلی نہین جانتا
کہ نجس کون ہی اور پاک کون ہی تو تیمم کری نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام احمد کی اور تحری کرے
نزدیک امام شافعی کے اور وضو کری اوس پانی سی کہ جسکے طہارت کا ظن غالب ہو اور امام مالک
سی دو روایتین ہین ایک مین تحری کری اور دوسری مین نکری ۔

باب مسح الخفین

مسح موزونکا خصائص سے اسی امت کی ہی اور وہ جایز ہی وضو کو نزدیک ائمہ اربعہ کے
جنب ہو تو جائز نہین اور جائز ہی نزدیک امام مالک کے بغیر حصر ایام کے اور نزدیک ائمہ
ثلثہ کے مسافر کو تین رات دن اور مقیم کو ایک رات دن اور مسح فقط اوپر موزون کی کری
نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام احمد کے اور اوپر اور نیچے بہی کری نزدیک امام مالک اور امام شافعی
کی اگر اختصار کری اوپر فقط تو جایز ہی بالاتفاق اور تین انگلیونکی مقدار مسح فرض ہی نزدیک
امام ابوحنیفہ کے اور تمام موزونکا مسح نزدیک امام مالک کے اور اکثر موزونکا مسح نزدیک
امام احمد کے اور اوسقدر کہ جسپر اطلاق مسح کا آوی نزدیک امام شافعی کی فرض ہی اور ایک
بار مسح کافی ہی نزدیک ائمہ اربعہ کی اور مسح درست ہونے کے لئی شرط ہی نزدیک امام ابوحنیفہ کی
بعد پہننے کے حدث کیوقت طہارت تمام رہی اور نزدیک ائمہ ثلثہ کی پہنی کی وقت طہارت تمام
رہی اگر کسینی دونون پاؤن دہوکے موزی پہنی بعد اسکی باقی اعضا دہوئی اسکے بعد حدث
ہوا یا وضو ترتیب سی کیا اور داہنی پاؤن کو دہوکی موزہ پہنا اور دوسری پاؤن کو دہوکے

دوسرا موزہ پہنا بعد اسکے حدث لاحق ہوا تو دونون صورت مین مسح جایز ہی نزدیک امام ابوحنیفہ کے کیونکہ وقت حدث کے دونون صورتمین طہارت کامل تہی اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے دونون صورت مین مسح جایز نہین کیونکہ پہلی صورت مین موزہ پہنے کی وقت طہارت تمام نتہی اور دوسری صورت مین داہنا موزہ پہنے کے وقت طہارت کامل نتہی اور واجب ہی نزدیک ائمہ اربعہ کی نکالنا دوسرے موزی کا جب نکلے ایک موزہ اور ابتدا مدت مسح کی حدث کیوقت سی ہی بعد مسح کے نزدیک ائمہ اربعہ کے لاکن ایک روایت سی امام احمد کے وقت مسح سی اور باطل ہوتی ہی طہارت گذر جانیسی مدت مسح کی نزدیک ائمہ ثلثہ کی نہ نزدیک امام مالک کی اور باطل ہوتی ہی طہارت نکالنی سی موزونکی پس دہووی دونون پاؤنکو فقط نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام مالک اور امام شافعی کے لاکن باطل ہوتا ہی پورا وضو نزدیک امام مالک کی زیادہ وقت ٹہری تو موزہ نکالی بعد اور امام احمد سی دو روایتین ہین مشہور روایت مین باطل ہوتا ہی پورا وضو اور دوسری روایت مین کافی ہی دونون پاؤن کا دہونا اور مسح درست ہونی کے واسطی شرط ہی کہ وہ موزہ پہنکر چلنے کی لایق اور ساتر ہو تمام قدم کو مع ٹخنون کے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور جائز نہین مسح نزدیک امام ابوحنیفہ کی اگر موزہ تین انگلیونکی مقدار مین پہٹا ہو تو اور نزدیک امام مالک کی جایز نہین جبکہ پہٹا ہووی مقدار ثلث قدم کی اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد کی اگر تہوڑا سا بہی پہٹا ہو تو مسح درست نہین اگر مقیم مسح کرکے ایکرات دن گذرنیکی آگے مسافر ہوا تو تین رات دن تک مسح کری نزدیک امام ابوحنیفہ کی اور ایک راتدن تک نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے اگر مسافر ایک راتدن گذرنی کے آگے مقیم ہوا تو ایک راتدن کی بعد موزہ اتاری نزدیک ائمہ ثلثہ کی نہ نزدیک امام مالک کی اور مسافر سفر معصیت مین مانند مقیم کی ہے نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے نہ نزدیک امام ابوحنیفہ کی اور ساقط کرتی ہی مسح موزہ کو جو چیز کہ ساقط کرتی ہی وضو کو نزدیک ائمہ اربعہ کے ۔

باب الحیض والنفاس

حیض وہ خون ہی جو رحم سی عورت بالغہ کے آتا ہی اور کم مدت حیض کی مقرر نہین نزدیک امام
مالک کی اور تین رات دن ہی کم مدت نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور ایکرات دن نزدیک امام شافعی
اور امام احمد کے اور اکثر ایام حیض کے دس رات دن نزدیک امام ابو حنیفہ کی اور پندرہ رات دن
نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور ایک قول سی امام احمد کی سترہ دن اور اقل طہر درمیان دو حیض کی پندرہ
رات دن نزدیک ائمہ اربعہ کے اور ایک قول سی امام احمد کی تیرہ رات دن اور نہین ہی حد واسطی اکثر
ایام طہر کے نزدیک ائمہ اربعہ کی اور حرام ہی نزدیک ائمہ اربعہ کی نماز اور روزہ حالت حیض ونفاس
مین لاکن قضا کرنا روزیکا فرض ہی او نماز کا نہین کیونکہ نماز کے قضا کرنی مین حرج ہی بخلاف
روزیکی اور ایک حکمت اسکی یون بیان کی گئی ہی کہ جب حوا علیہا السلام پہلی وقت حایضہ ہوین تو پوچہا آدم
علیہ السلام سے کیا نماز پڑہو ان دنوں یا نہین فرمایا آدم علیہ السلام نے کہ مین نہین جانتا ہون پس وحی بہیجی اللہ تعالی نے طرف اونکی واسطی ترک کرنے نماز کے اور حضرت قضا یا کی ہین حوا علیہا السلام
تو پوچہا آدم علیہ السلام سے واسطی قضا کرنے نماز کے فرمایا آدم علیہ السلام نے مین نہین جانتا ہون
پس وحی بہیجی اللہ تعالی نے طرف اونکی کہ نہین ہی قضا اوپر حوا کی اور جبکہ حایضہ ہوین روزیکی
حالتمین پہر پوچہا آدم علیہ السلام سے تب حکم کیا آدم علیہ السلام نے واسطی ترک کرنے روزیکی اور نہین
قضا کرنی پر اسکے قیاس کرتی اوپر نماز کی اوسوقت حکم فرمایا اللہ تعالی نے انکو واسطی قضا کرنی روزیکی
اسوجہ سے کہ آدم علیہ السلام نے حکم کیا بغیر حکم اللہ تعالی کے اور یہی کہا گیا کہ یہہ قیاس حوا علیہا السلام
سے ہی صادر ہوا اور حرام ہی حایضہ ونفسا کو جو حرام ہی جنب کو اور حرام ہی وطی کرنا حایض و نفسا سے
نزدیک ائمہ اربعہ کی اگر مباشرت کری سوی فرج کی تو جائز ہی نزدیک امام احمد کی اور نہین جائز ہی
نزدیک ائمہ ثلثہ کی مابین ناف اور زانو کی لذت حاصل کرنا اور جائز ہی نزدیک امام ابو حنیفہ کی وطی کرنا
آگی غسل کے اگر خون موقوف ہووی بعد دس دن کی اگر آگے دس دن کی موقوف ہووی موافق
عادت کی تو نہین جائز ہی یہانتک کہ غسل کری یا گذری وقت موافق غسل اور تکبیر تحریمہ کی یا تیمم
کرکی نماز پڑہی یا پانی نہو تو اگر عادت سی کم مدت مین خون موقوف ہو تو وطی جائز نہین جبتک کہ عادت

کیمواقف وقت نگذرے اور جایز نہین نزدیک ائمہ ثلاثہ کے وطی آگے غسل کے لاکن جایز ہے بعد تیمم کے
پانی نہو تو نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے نہ نزدیک امام مالک کے اور نفاس وہ خون ہے جو بعد
تولد کے نمود ہوتا ہے اگر کامل بچہ پیدا ہو ڈ کے آگے یا حمل کے دنو نمین خون آوے تو استحاضہ ہے نزدیک
امام ابوحنیفہ کے نہ نفاس ہے نہ حیض اور نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے حیض کی صلاحیت
اسمین ہو تو حیض ہے نہین تو استحاضہ اور نزدیک امام احمد کے بچہ پیدا ہونیکے دو تین دن آگے خون نمود
ہووے تو نفاس ہے اوسکے آگے حمل کے دنو نمین نمود ہو تو استحاضہ ہے اور نفاس توأمین کا یعنے
ان دو بچو نکا جنکی ولادت مین فاصلہ کم چھہ مہینو نسے رہے پہلے بچے سے ہے نزدیک امام ابوحنیفہ کے
اگر پہلے بچے سے چالیس دن گذرے بعد خون رہے تو نفاس نہین اور نزدیک امام مالک کے بھی پہلے بچے سے
ہے لاکن ساٹھہ دن کے بعد بھی خون رہے تو دوسرا نفاس ہے اور نزدیک امام شافعی کے دوسرے بچے سے نفاس
شروع ہوتا ہے اور امام احمد سے دو روایتین ہین ایک روایت مین پہلے بچے سے ہے دوسری روایت مین
پہلے بچے سے شروع ہوتا ہے بعد پھر دوسرے بچے سے اور منقضی ہوتی ہے عدت دوسرے بچہ سے نزدیک
ائمہ اربعہ کے اور اقل مدت نفاس کی مقرر نہین نزدیک ائمہ اربعہ کے اور اکثر چالیس دن نزدیک امام
ابوحنیفہ اور امام احمد کے اور ساٹھہ دن نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے اگر منقطع ہو خون نفاس
کا آگے اکثر مدت کے تو جایز ہے وطی بعد غسل کے نزدیک ائمہ اربعہ کے لاکن مستحب ہے نزدیک امام احمد کے جبتک
چالیس روز نگذرین وطی نکرے اور استحاضہ وہ خون ہے جو جاری ہوتا ہے رحم سے بغیر ایام حیض و نفاس کے
اور حکم اسکا یہ ہے کہ اسمین نماز اور روزہ اور دوسری عبادتین اور مجامعت منع نہین نزدیک ائمہ اربعہ
کے اور ایک قول سے امام احمد کے وطی کرنا جایز نہین مگر اس عورت کا شوہر زنا کا اندیشہ رکھتا ہو تو جایز
ہے اور فرض ہے ہر فرض نماز کیوقت ایسی عورت کو تازہ وضو کرنا ایسا ہی اگر کسی کو سلسل البول
ہو تو نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام شافعی اور امام احمد کے اور واسطے ہر فرض نماز کے بھی تازہ وضو کرے
نزدیک امام شافعی کے فقط اور نزدیک امام مالک کے اگر مدت انقطاع خون کی اکثر خون جاری رہنے
کی مدت سے ہو تو وضو فرض ہے اگر دونون برابر یا مدت انقطاع کی کم رہے یا کسی کو سلسل البول ہووے تو

وضو مستحب ہی واسطی ہر فرض نماز کے

باب النجاسة

شراب نجس ہی مگر سرکہ ہو جاوی بغیر علاج آدمی کے تو پاک ہی نزدیک ائمہ اربعہ کی اگر آدمی کی علاج سی ہو تو پاک ہی نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے اور نجس نزدیک امام شافعی اور امام احمد کی آور منی نجس ہی نزدیک امام مالک کی اگر وہ کسی چیز کو لگجاوی تو وہ چیز پاک نہین ہوتی سواے دہونی کی اور نزدیک امام ابو حنیفہ کے بہی نجس ہی لاکن اگر سخت اور سوکہی ہو تو کہرچ ڈالنی سی بہی پاک ہو جاتی ہی بشرطیکہ سر ذکر کا پاک رہی ایسا کہ پیشاب نی اپنی مخرج سی تجاوز نکیا ہو یا بعد پیشاب کی پانی سی پاک کیا ہو نہین تو سواے دہونے کے پاک نہین اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے منی پاک ہی بشرطیکہ پیشاب کی بعد پانی سی پاک کیا ہو نہین تو نجس ہو جاتی ہی اور بہی پاک ہی نزدیک امام شافعی کے منی سب جانورونکی سواے خنزیر اور کتے کے اور پاک ہوتا ہی نزدیک امام ابو حنیفہ کے کپڑا وغیرہ پانی سی اور اس چیز سی جو بہتی ہو مانند پانی کی جیسی سرکہ و گلاب وغیرہ اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے سواے پانی کے اور کوئی چیز سی پاک نہین ہوتا اور مستعمل پانی سی بہی پاک ہوتا ہی نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور نہین پاک ہوتا نزدیک امام شافعی اور امام احمد کی اور مکروہ ہی نزدیک امام مالک کے مستعمل پانی سی طہارت کرنا جسوقت کہ پانی موجود ہوتی ہی آور موزہ پاک ہوتا ہی رگڑنی سی نزدیک امام ابو حنیفہ کے نجاست جرمدار ہو تو اگر نہ ہو تو دہونا ضرور ہی اور نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے سواے دہونے کے پاک نہین ہوتا مطلقا اور امام احمد سی تین روایتین ہین ایک روایت مین رگڑنا کافی ہی دوسری روایت مین دہونا واجب ہی تیسری روایت مین بول و براز ہو تو دہونا واجب ہی نہین تو رگڑنا کافی ہی آور ملنی سی پاک ہوتی ہی تلوار اور چہری اور مانند اسکے اور زمین پاک ہوتی ہی خشک ہونی اور اثر نجاست زائل ہونی سی نزدیک امام ابو حنیفہ کی لیکن اوس خاک سی تیمم جائز نہین اور نزدیک ائمہ ثلثہ کی سواے دہونے کے پاک نہین آور دہونی سی پاک ہوتی ہی وہ چیز جو نجاست مرئیہ رکہتی ہی زائل ہونے سی عین نجاست کی نزدیک ائمہ اربعہ کے آور جو نجاست مرئیہ نہین رکہتی ہی ایکبار دہونی سے پاک نہین نزدیک امام ابو حنیفہ کی تین دفعہ دہونا ضرور ہی اور ہر بار نچوڑنا ہی موافق اپنی قوت کی اگر نچوڑنا ممکن نہو تو

تین دفعہ دہووے اور ہر دفعہ خشک کرے ایسا کہ قطرہ نہ رہے اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے ایکبار کافی ہے اور ایک
روایت مین امام احمد کے تین دفعہ دہونا شرط ہے اور ایک روایت مین سات دفعہ لیکن زمین کی نجاست
کو ایک دفعہ کافی ہے اور زائل ہوتی ہے نجاست کتے کی دہونے سے مانند دوسری نجاست کے نزدیک امام ابو حنیفہ
اور امام مالک کے اور سات بار دہونا ضرور ہے ایک دفعہ مٹی ملکر کے نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے اور خنزیر کی
نجاست بھی مانند دوسری نجاست کے ہے نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے اور سات دفعہ دہونا
ضروری ہے نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے اور پاک ہوتا ہے کپڑا جسپر پیشاب ایسے لڑکے کا ہو جو دودھ
کے سوا کچھ نہین کہاتا پانی چہڑکنے سے نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے اور سوا دہونے کے پاک نہین
نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے اگر ایسی لڑکی کا پیشاب ہو تو سوا دہوئے کے پاک نہین
نزدیک ائمہ اربعہ کے اور معاف ہے نزدیک امام ابو حنیفہ کے نجاست خفیفہ کم پاؤ کپڑے سے جیسے پیشاب
گہوڑے کا اور جسکا گوشت حلال ہے اور پیخال پرندونکی جو ہوا پر پیخال کرتے ہین اور انکا گوشت حلال
نہین اگر حلال ہے تو پاک ہے اور نجس غلیظ ہے پیخال ان پرندونکی جو ہوا پر پیخال نہین کرتے مانند مرغ کے
اور معاف ہے نجاست غلیظہ کم درہم سے جیسے خون اور شراب اور بول و براز آدمی کا اور پیخال مرغیونکی اور
پیشاب جانورونکا جنکا گوشت حلال نہین اور لید انداختہ چارپایونکا جنکا گوشت حلال ہے اور درہم سے
مراد ہتیلی کے گڑہے کی چوڑائی ہے نجاست پتلی ہو تو اگر گاڑہی ہو تو مثقال کا وزن مراد ہے اگر نجاست
غلیظہ کم درہم سے ہو تو دہونا سنت ہے برابر ہو تو واجب زائد ہو تو فرض ہے اور نجاست خفیفہ پاؤ عضو
یا پاؤ کپڑے برابر ہو تو دہونا فرض ہے کم ہو تو سنت اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے کوئی ایک نجاست معاف
نہین کسی چیز پر ہو مگر تہوڑا خون اور پیپ کپڑے اور بدن کو لگجاوے تو معاف ہے لکن پاک ہے بول و براز
حلال جانورونکا نزدیک امام احمد اور امام مالک کے نہ نزدیک امام شافعی کے

باب الاستنجا

استنجا کرنا کلوخ سے یا پانی سے فرض ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور سنت موکدہ نزدیک امام ابو حنیفہ کے
لاکن نجاست درہم برابر ہو تو دہونا واجب ہے زائد ہو تو فرض ہے۔ حدیث شریف مین ہے پاکی کرو پیشاب

سے اکثر عذاب قبر کا اسی سے ہوتا ہے اور حرام ہے نزدیک امام ابو حنیفہ کے پیخانہ مین منہہ اور پیٹہہ قبلہ کی طرف کرنا ایسا ہی میدان مین بہی اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے فقط میدان مین حرام ہے مگر کوئی چیز حائل ہو تو جائز ہے اور پیخانے مین جاتے وقت نام خدا تعالی کا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور آیت قران شریف کی نہ لیجاوے اور نہ پڑہے اگر بہولے سے لیجاوے تو دستار مین یا رومال یا جیب مین چھپا لیوے اور مکروہ ہے پیشاب کرنا راستے مین لوگونکے چلنے پہرنے کے اور پہلوالے جہاڑ کے نیچے اور سائی مین لوگون کے نفع کے اور سخت چیز پر اور ہوا کے سامنے اور سوراخ مین اور مکروہ ہے پیشاب اور پیخانے کیوقت بات کرنا بے ضرورت اور پیخانے مین جاتے وقت بایان پاؤن پہلے رکہے اور باہر نکلتے وقت داہنا پاؤن نزدیک ائمہ اربعہ کے۔

کتاب الصلوۃ

قال اللہ تعالی حافظوا علی الصلوات والصلوۃ الوسطی یعنے اللہ تعالی فرماتا ہے محافظت کرو تم نمازون پر اور نماز وسطی پر اور وہ عصر کی نماز ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور صبح کی نماز نزدیک امام مالک کے اور حدیث شریف مین ہے جو شخص کہ محافظت کرے نماز پر تو ہوگی وہ نماز واسطے اوسکے نور اور برہان اور نجات قیامت کے روز اور جس نے محافظت نہ کی نہوگی اسکو نور اور نہ برہان اور نہ نجات اور رہیگا وہ قیامت کے دن ساتہہ قارون اور فرعون اور ہامان اور ابی بن خلف کے اور بہی حدیث مین ہے کہ حکم کرو تم اپنی اولاد کو واسطے نماز کے جسوقت کہ ہووین وہ سات برس کے اور مارو انکو واسطے نماز کے دس برس کی عمر مین اور نماز ایک رکن ہے ارکان اسلام سے اور اوسکی سترہ رکعتین ہین ایک رات دن مین فجر کے دو ظہر کے چار عصر کے چار مغرب کی تین عشا کی چار نزدیک ائمہ اربعہ کے اور نماز فرض ہے ہر مسلمان عاقل و بالغ پر مرد ہو یا عورت جو خالی رہے حیض و نفاس سے اور منکر نماز کے فرضیت کا کافر ہے اور واجب ہے قتل اسکا بسبب ردت کے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور تارک نماز کا عمدا جو معتقد ہے وجوب کا اوسکی قید کیا جاوے نماز پڑہنے تک نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور قتل کیا جاوے نزدیک ائمہ ثلثہ کے حدا تلوار سے اور احکام اسکی مانند مسلمانونکی ہین غسل اور دفن اور نماز اور درا

میں اور نماز میں نیابت صحیح نہیں نہ نفس سے نہ مال سے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور وقت ظہر کا زوال
آفتاب سے شروع ہوتا ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور دو سائے تک رہتا ہے سوا ہے سایہ اصلی کے نزدیک
امام ابو حنیفہ کے وہاں سے عصر کا وقت شروع ہوتا ہے اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے اور ایک
قول سے امام ابو حنیفہ کے ایک سائے تک ہے سوا ہے سایہ اصلی کے وہاں سے عصر کا وقت شروع ہوتا ہے
اور نزدیک امام مالک کے ایک سائے تک وقت اختیاری ظہر کا ہے وہاں سے وقت اختیاری عصر کا شروع
ہوتا ہے اور آفتاب زرد ہونے تک رہتا ہے اور وقت ضروری دونوں کا آفتاب غروب ہونے تک
ہے اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے بھی وقت عصر کا آفتاب غروب ہونے تک رہتا ہے اور وقت مغرب کا
غروب شمس سے شفق ابیض غائب ہونے تک ہے نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور نزدیک امام شافعی اور امام
احمد کے اور ایک قول سے امام ابو حنیفہ کے شفق احمر تک اور نزدیک امام مالک کے وقت اختیاری مغرب
کا تنگ ہے نماز ساتھ شرائط کے ادا کرنے تک باقی رہتا ہے اور عشا کا وقت اختیاری غروب شفق احمر
سے ثلث لیل تک ہے اور دونوں کا وقت ضروری طلوع صبح صادق تک ہے اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے بھی
عشا کا وقت غروب شفق سے طلوع صبح صادق تک رہتا ہے اور وقت اختیاری صبح کا طلوع صبح
صادق سے تھوڑی روشنی ہونے تک ہے نزدیک امام مالک کے اور وقت ضروری آفتاب طلوع ہونے
تک ہے اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے بھی وقت صبح کا طلوع صبح صادق سے آفتاب طلوع ہونے تک ہے
اور سخت حرام ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے نماز نہیں پڑھنا وقت پر مگر عذر شرعی ہو جیسا غفلت سے سو جاوے
یا نماز کا خیال نہ رہے اور وقت نماز کا گذر جاوے لاکن دونوں صورت میں نماز قضا کرنا فرض ہے اور
پہلی صورت میں توبہ اور استغفار بھی کرے اور یہ بھی حرام ہے نزدیک امام مالک کے تاخیر کرنا وقت
ضروری تک اور مستحب ہے نزدیک امام ابو حنیفہ کے صبح کی نماز پڑھنا اسفار یعنی روشنی کے وقت سوا ہے مزدلفہ
کے ایسا کہ چالیس آیتیں پڑھ سکیں اور پھر اگر باطل ہو وے وضو یا نماز تو اعادہ کر سکیں چالیس آیتیں پڑھ کر
اور عورت کو تغلیس یعنی اندھیرے میں افضل ہے اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے سب کو تغلیس افضل ہے لاکن ایک
روایت میں امام احمد کے اعتبار کیا جاوے حال مصلیوں کا اگر دشوار ہو اون پر تغلیس تو اسفار افضل ہے

اگر صبح کی نماز مین آفتاب طلوع ہو جاوے تو نماز باطل ہوتی ہے نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور صحیح ہے
نزدیک ائمہ ثلثہ کے اگر عصر کی نماز مین آفتاب غروب ہو جاوے تو نماز صحیح ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور
مستحب ہے تاخیر نماز ظہر کی حرارت کے موسم مین نزدیک ائمہ اربعہ کے لاکن نزدیک امام شافعی کے گرم
ملکو مین لوگ دور سے آکے جماعت سے پڑہتے ہون تو مستحب ہے تاخیر ظہر کی نہین تو تعجیل افضل ہے اور
مستحب ہے تعجیل ظہر کی ٹھنڈ کے موسم مین نزدیک ائمہ اربعہ کے اور تاخیر عصر کی نزدیک امام ابوحنیفہ کے
آفتاب زرد ہونے تک مستحب ہے اور تقدیم افضل ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور مغرب مین تعجیل افضل ہے
نزدیک ائمہ اربعہ کے اور عشا مین تعجیل افضل ہے نزدیک امام شافعی کے اور تاخیر افضل ہے نزدیک
ائمہ ثلثہ کے اور منع ہے نزدیک امام ابوحنیفہ کے نماز اور سجدہ تلاوت اور نماز جنازہ آفتاب طلوع
ہونیکے وقت یہانتک کہ ایک نیزہ کے مقدار بلند ہووے اور استوا اور غروب آفتاب کیوقت بہی
مگر اوسی دن کی عصر جایز ہے غروب کیوقت اور مکروہ ہے نفل نماز بعد نماز فجر اور عصر کے اور بعد فجر کے
سواے سنت فجر کے اور حرام ہے نزدیک امام مالک کے نماز سواے فرائض خمسہ کے وقت طلوع اور غروب
آفتاب کے اور مکروہ ہے بعد طلوع فجر کے مگر دو رکعتین سنت فجر اور وتر کی آگے اسفار کے اور مکروہ ہے
بعد نماز عصر کے مگر نماز جنازہ اور سجدہ تلاوت بعد نماز صبح کے آگے اسفار کے اور آگے آفتاب زرد ہونیکے جایز
ہے اور مکروہ نہین کوئی نماز وقت استوا کے اور نزدیک امام شافعی کے ان سب اوقات مین نماز
پڑہنا منع ہے مگر جس نماز کا سبب مقدم ہے جیسے نماز جنازہ اور کسوف اور طواف اور نذر اور قضا اور
تحیت المسجد اور تحیت الوضو اور سجدہ تلاوت اور شکر لاکن جایز ہین تمام نمازین مکہ کے مسجد مین
اور جمعہ کے روز استوا کیوقت اور جایز ہے بعد فجر کے آگے نماز فجر کے اور نزدیک امام احمد کے قضا نماز
ان سب اوقات مین جائز ہین اور نفل نمازین جائز نہین اور نماز جنازہ اور دو رکعتین طواف کی اور
اعادہ کرنا جماعت کا بعد فجر اور عصر کے جائز ہے اور باقی اوقات مین دو روایتین ہین ایک روایت
مین جائز ہے دوسری مین نہین ۔

باب الاذان

اذان اور اقامت فرض کفایہ ہی واسطی فرض نماز کے نزدیک امام احمد کی اور سنت نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور اذان سنت نہین واسطی عورات کی نزدیک ائمہ اربعہ کے اور اقامت مستحب ہی واسطی عورات کی نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے نہ نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام احمد کی اگر سب لوگ شہر کے اذان اور اقامت ترک کرین تو قتل کئے جاوین نزدیک ائمہ اربعہ کی اور اذان مین شروع الله اکبر چار دفعہ بعد اشہد ان لا الہ الا الله دو دفعہ اور اشہد ان محمدا رسول الله دو دفعہ اور حی علی الصلوۃ دو دفعہ اور حی علی الفلاح دو دفعہ اور الله اکبر دو دفعہ اور لا الہ الا الله ایکدفعہ نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور ایسا ہی ہی نزدیک امام مالک کی بہی لاکن شروع مین الله اکبر دو دفعہ ہے اور سنت ہی نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے الله اکبر کہی بعد شہادتین دو بار آہستہ کہکی پہر دو بار پکار کی کہی اور یہ سنت نہین نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام احمد کی اور قضا نماز کو بہی اذان اور اقامت کہی نزدیک ائمہ ثلثہ کی لاکن ایک سی زائد قضا ہون تو ایک کیواسطی اذان کہنا اور تمام کو اقامت کہنا سنت ہی اور نزدیک امام مالک کے قضا نماز کو فقط اقامت کہی اور سننی والا اذان کا وہی کلمی کہی جو موذن کہتا ہی لاکن حی علی الصلوۃ اور حی علی الفلاح کیوقت لاحول ولاقوۃ الا بالله العلی العظیم کہی نزدیک ائمہ اربعہ کے لاکن بعض علمای حنفیہ کہتی ہین حی علی الفلاح کیوقت ماشاء الله کان ومالم یشاء لم یکن کہی اور اقامت نزدیک امام ابو حنیفہ کی مانند اذان کی ہی ساتھہ زیادہ کرنی قد قامت الصلوۃ کے دو دفعہ بعد حی علی الفلاح کے اور نزدیک امام مالک کے ایک ایک بار کہی سب کلمی اور قد قامت الصلوۃ سوای الله اکبر کے اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے دو بار الله اکبر اور قد قامت الصلوۃ کہی باقی کلمے ایک ایک بار اور قد قامت الصلوۃ کے جواب مین کہی اقامہا الله وادامہا مادامت السموات والارض نزدیک ائمہ اربعہ کے اور جایز نہین اذان آگے وقت کی نزدیک ائمہ اربعہ کی لاکن واسطی صبح کی نماز کی جایز ہی دو اذان ایک آگی وقت کے اور ایک بعد وقت کے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور جایز نہین نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور صبح کی نماز مین بعد حی علی الفلاح کی الصلوۃ خیر من النوم دو دفعہ کہی اور اسکی جواب مین صدقت

دبر شرات کہی نزدیک ائمہ اربعہ کی اور اذان کہڑی رہکے کہی قبلکی طرف منہہ کرکی اور دونون انگلیون کو شہادت کی کانون مین رکہی اور حی علی الصلوٰۃ کیوقت داہنی طرف منہہ پہیری اور حی علی الفلاح کی وقت بائین طرف اور اذان کی بعد درود شریف پڑہکے یہہ دعا مانگی اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّامَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَائِمَۃِ اٰتِ سَیِّدَنَا مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ نزدیک ائمہ اربعہ کے۔

باب شروط الصلوٰۃ

طہارت کپڑی کی اور بدن کی نجاست حقیقی اور حکمی سی اور طہارت جای نماز کی اور استقبال قبلہ اور جاننا وقت کا اور شرمگاہ چہپانا یہہ سب شرایط ہین واسطی نماز کے نزدیک ائمہ اربعہ کی اور شرمگاہ مرد کی نزدیک امام ابوحنیفہ کے ناف کی نیچی سی گہٹنونکی نیچی تک ہی اور نزدیک ائمہ ثلثہ کی مابین ناف اور زانو کی اور شرمگاہ عورت حرہ کی نزدیک امام ابوحنیفہ کی تمامی بدن ہی سوای منہہ اور ہتیلیون اور قدمون کی اور نزدیک امام مالک اور شافعی کی سوای منہہ اور ہتیلیونکی اور نزدیک امام احمد کے سوای منہہ کے اور شرمگاہ کنیز کی مانند مرد کی ہی نزدیک ائمہ اربعہ کی لاکن پیٹ اور پیٹہہ مانند عورت حرہ کی ہی نزدیک امام ابوحنیفہ کی اور باطل ہوگی نماز نزدیک امام ابوحنیفہ کے اگر ظاہر ہووی چوتہائی اس عضو کی جو شرمگاہ مین داخل ہی جیسی چوتہائی ران وغیرہ کی اور نزدیک امام مالک کی اگر ذکر یا انثیین یا مقعد سی کوئی شی نظر آویتو نماز کا اعادہ کری وقت باقی رہی یا نرہی اگر سرین یا زیر ناف نظر آوی تو اعادہ کری اگر وقت باقی رہی اگر ران نظر آویتو اعادہ نہین اور عورت کی اعضا مین چہاتی یا گردن یا سر یا ہاتہہ یا ظاہر قدم یا پشت سی کل عضو یا بعض نظر آویتو اعادہ کری اگر وقت باقی رہی اور قدم کا باطن نظر آوی تو اعادہ ضرور نہین اور سوا انکے کوئی عضو نظر آویتو اعادہ کری وقت باقی رہی یا نرہی اور نزدیک امام شافعی کے تہوڑا بہی نظر آویتو نماز باطل ہی اسیواسطی مرد کو ضرور ہی کچہ یک ناف اور زانو سی بہی چہپانا اور نزدیک امام احمد کے زائد نظر آویتو نماز باطل ہوگی اور مونڈہی پر کپڑا رہنا

فرض ہی نزدیک امام احمد کے نہ نزدیک ائمہ ثلثہ کے اگر کسیکو دو کپڑے ہین ایک طاہر اور ایک نجس
اور معلوم نہین کہ طاہر کون ہے اور نجس کون تو تحری کرے نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام شافعی
کے اور جسکی طہارت کا ظن غالب ہو اسی سے نماز پڑہے اور نزدیک امام مالک اور امام احمد کے ہر
کپڑے سے نماز پڑہے اگر ننگا وے مصلی کپڑا واسطے نماز کے تو افضل ہے نزدیک امام ابو حنیفہ کی نماز پڑہنا
بیٹھکر اشارے سے اور نزدیک امام مالک اور امام شافعی کی کہڑے ہوکر پڑہے اور نزدیک امام احمد کے
بیٹھکر پڑہے اشارے سے دوسری روایت مین کہڑے ہوکر پڑہے رکوع و سجود سے نیت دلسے فرض ہے واسطے
نماز کی نزدیک ائمہ اربعہ کی اور زبان سے نہ کہنا اولی ہے نزدیک امام مالک کی اور کہنا مستحب ہے نزدیک
ائمہ ثلثہ کے اور نیت اللہ اکبر کے مقارن رہنا فرض ہے نزدیک امام مالک اور امام شافعی کی اور
مستحب ہے نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام احمد کے

باب صفۃ الصلوۃ

تکبیر تحریمہ یعنی اللہ اکبر ساتھہ تلفظ کے فرض ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور سنت ہے نزدیک ائمہ
اربعہ کی تکبیر تحریمہ کی وقت رفع یدین یعنی دونون ہاتھہ اوٹھانا ایسا کہ دونون انگھوٹھے دونون
کانکی لوتک آوین لاکن نزدیک امام ابو حنیفہ کی لو کو انگھوٹھے سے مس کرے مگر عورت مونڈھون تک ہی
اوٹھاوے اور سنت ہے ہاتھہ باندہنا سیدہا اوپر بائین کی نیچے ناف کی نزدیک امام ابو حنیفہ کی لاکن
عورات چہاتی پر باندہین اور نزدیک امام شافعی کے اور ایک روایت سے امام مالک اور امام احمد
کے مرد ہو یا عورت نیچے چہاتی کے اوپر ناف کے باندہے لاکن مشہور روایت مین امام مالک کی ہاتھہ
باندہنا سنت نہین اور مشہور روایت مین امام احمد کی ناف کی نیچے باندہے اور قیام فرض ہے نزدیک
ائمہ اربعہ کے اور بعد تکبیر تحریمہ کی ثنا پڑہنا سنت ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے نہ نزدیک امام مالک
کے اور ثنا نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام احمد کی یہہ ہے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ
اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ اور نزدیک امام شافعی کے ثنا یہہ ہے وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي
فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ صَلٰوتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ

للہ رب العالمین لا شریک لہ وبذلک امرت وانا من المسلمین اور بعد ثنا کر مستحب ہے نزدیک امام شافعی کے یہہ دعا پڑہنا اللھم انت الملک لا الہ الا انت سبحانک وبحمدک انت ربی وانا عبدک ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی جمیعا انہ لا یغفر الذنوب الا انت واھدنی لاحسن الاخلاق لا یھدی لاحسنھا الا انت واصرف عنی سیئھا لا یصرف عنی سیئھا الا انت لبیک وسعدیک والخیر کلہ فی یدیک والشر لیس الیک انا بک والیک تبارکت وتعالیت استغفرک واتوب الیک لاکن وقت جانیکا خوف ہو یا امام کے پیچہے قرأت فوت ہونیکا اندیشہ ہو تو مستحب نہین اور امام کو مستحب ہی اگر مقتدی راضی ہون تو اور قرأت یعنی قرآن شریف کی ایک آیت جسمین دو کلمہ یا زاید ہون پڑہنا فرض ہی امام اور منفرد کو ہر رکعت مین نفل اور واجب کی اور دو رکعتون مین فرض کی خواہ پہلی دو رکعتین ہون یا آخر کی یا پہلے کی ایک اور آخر کی ایک لیکن واجب ہی پہلی دو رکعتون مین اور واجب ہی سورۂ فاتحہ اور ضم سورہ یا بڑی ایک آیت یا چہوٹے تین آیتین بعد سورۂ فاتحہ کی ہر رکعت مین واجب اور نفل کے اور پہلے دو رکعتون مین فرض کی اور دوسری رکعتومنین فرض کے سورۂ فاتحہ مستحب ہے اور ضم سورہ مستحب نہین نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور سورۂ فاتحہ فرض ہی نزدیک ائمہ ثلاثہ کے ہر رکعت مین سب نمازون کی امام اور منفرد کو اور ضم سورہ سنت ہی نوافل کے سب رکعتومین اور فرض کے پہلے دو رکعتون مین فقط اور قرأت نکری مقتدی نزدیک امام ابو حنیفہ کی اور فرض ہی نزدیک امام شافعی کے سورۂ فاتحہ مقتدی پر بہی اور دوسرا سورہ سنت لاکن جہریہ نماز مین دوسرا سورہ نپڑہی امام کی قرأت سنی جاویگی اور مستحب ہی امام کو توقف کرنا سورۂ فاتحہ پڑہکے مقتدی سورۂ فاتحہ پڑہنے تک اور اوسوقت امام کو مستحب ہی کچہہ قرأت یا ذکر یا دعا کرنا آہستہ ایسا کہ اپنے کو سنی جاوے اور فرض نہین قرأت مقتدی پر نزدیک امام مالک اور امام احمد کی لاکن مستحب ہی نزدیک امام مالک کی سریہ نماز مین اور مکروہ ہی جہریہ نماز مین قرأت امام کی سنی یا نہ سنی اور سنت ہی نزدیک امام احمد کے سریہ نماز مین اور مکروہ نہین جہریہ نماز مین امام کی قرأت نہ سنی تو اگر قرأت

سنی تو مکروہ ہی لاکن مستحب ہی امام کو توقف کرنا سورۂ فاتحہ پڑہکے مقتدی سورۂ فاتحہ پڑہ لیتک
اور سنت ہی قرأت کیواسطی اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑہنا نزدیک ائمہ ثلثہ کی اور مکروہ ہی
نزدیک امام مالک کے فرض نمازمین اور بسم اللہ آیت ہی سورۂ فاتحہ کی نزدیک امام شافعی کے
پس فرض ہی قرأت اسکی ساتہ سورۂ فاتحہ کے اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے آیت سورۂ فاتحہ کی نہین
لاکن سنت ہی نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام احمد کی آگے سورۂ فاتحہ کے پڑہنا اور مکروہ ہی نزدیک
امام مالک کی فرض نمازمین اور علماء مالکیہ کہتی ہین کہ بسم اللہ پڑہی مالکی آہستہ بغیر نیت فرض
اور نفل کے واسطے خروج کے خلاف سی امام شافعی کے اور بسم اللہ جہر سی پڑہنا سنت ہی جہریہ
نمازمین نزدیک امام شافعی کے اور آہستہ پڑہنا سنت ہی نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام احمد
کے اور سنت ہی نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام مالک کے آمین کہنا آہستہ سورۂ فاتحہ تمام ہوے
بعد اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے آمین جہر سی بولے جہریہ نمازمین اور واجب ہی قرأت
جہر سی کرنا امام کو فجر مین اور مغرب اور عشا کے پہلی دو رکعتون مین اور آہستہ پڑہنا ظہر اور عصر
مین اور مغرب کی اخیر کی ایک رکعت اور عشا کی اخیر دو رکعتون مین امام اور منفرد کو نزدیک امام
ابوحنیفہ کے اور سنت ہی نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور منفرد کو اختیار ہی جہریہ نمازمین خواہ پکار کے
پڑہی خواہ آہستہ لاکن افضل ہی پکار کے پڑہنا نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور سنت ہی پکار کے
پڑہنا نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے اور مستحب نہین نزدیک امام احمد کے لاکن پکار کی
پڑہی تو مضایقہ نہین اور بعد قرأت کی رکوع کرنا فرض ہی نزدیک ائمہ اربعہ کی اور تکبیر واسطی رکوع
اور سجود کے اور سجدہ سی اور پہلی قعدہ سی اوٹہتی وقت واجب ہی نزدیک امام احمد کے اور سنت
نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور رکوع کیوقت سنت ہی نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے رفع یدین الیسا
کہ رفع ساتہہ ابتدا تکبیر کے کری جب ہاتہہ کان تک اوٹہاوی رکوع مین جاوی اور مکروہ ہی
نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام مالک کی رفع یدین اور رکوع مین تسبیح یعنی سبحان ربی العظیم
کہنا تین بار سنت ہی نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور واجب ہی امام احمد کی نزدیک ایکبار اور تین بار

[illegible]

سنت اور مستحب ہے نزدیک امام شافعی کے منفرد کو یہہ دعا بھی زیادہ کرنا اَللّٰھُمَّ لَکَ رَکَعْتُ
وَبِکَ اٰمَنْتُ وَلَکَ اَسْلَمْتُ خَشَعَ لَکَ سَمْعِی وَبَصَرِی وَمُخِّی وَعَظْمِی وَعَصَبِی وَشَعْرِی وَبَشَرِی
وَمَا اسْتَقَلَّتْ بِهٖ قَدَمِی لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اور امام بھی اسکو پڑہے جو قوم راضی ہو تو نہین تو مکروہ
ہے اور اقل رکوع اتنا جہکنا کہ دونون ہاتہہ گہٹنون تک پہنچین نہین تو رکوع ادا نہین ہوگا نزدیک
ائمہ اربعہ کے اور سنت ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے دونون پنجون سے گہٹنون کو پکڑنا اوسوقت انگلیان
کشادہ رہین اور سر پیٹہہ کے برابر رہے اور مرد کہنیون کو پسلیون سے جدا رکہے اور عورت ملادے اور رکوع
مین طمانیت یعنی آرام لینا فرض ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور واجب نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور قومہ یعنی
رکوع سے قیام مین آنا اور اسمین آرام لینا فرض ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور سنت نزدیک امام ابوحنیفہ
کے لاکن بعضے علماے محققین حنفیہ کے کہتے ہین کہ واجب ہے اور رکوع سے سر اوٹہاتے وقت سمع اللہ لمن حمدہ کہنا
اور قومہ مین اللہم ربنا ولک الحمد کہنا سنت ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور واجب نزدیک امام احمد کے
اور سنت ہے نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے ربنا لک الحمد کے بعد یہہ زیادہ کرنا مِلْأَ السَّمٰوٰتِ وَمِلْأَ الْاَرْضِ
وَمِلْأَ مَا شِئْتَ مِنْ شَیْءٍ بَعْدُ اور منفرد یہہ دعا بھی پڑہے اَھْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ اَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَکُلُّنَا
لَکَ عَبْدٌ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ اور اسکو امام بھی
پڑہے جو قوم راضی ہو تو اور سنت ہے رفع یدین نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے رکوع سے سر اوٹہاتے وقت جیسا
کہ سر اوٹہاتے وقت ہاتہہ اٹہانا شروع کرے اور سیدہا کہڑا ہوکر ہاتہہ چہوڑ دیوے اور مکروہ ہے نزدیک امام ابوحنیفہ
اور امام مالک کے اور دو سجدے کرنا فرض ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور سنت ہے تین بار سبحان ربی الاعلی کہنا سجدے
مین نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور واجب ہے نزدیک امام احمد کے ایکدفعہ اور تین دفعہ سنت اور مستحب ہے نزدیک
امام شافعی کے منفرد کو اور امام کو قوم راضی ہو تو یہہ دعا پڑہنا اَللّٰھُمَّ لَکَ سَجَدْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَلَکَ
اَسْلَمْتُ سَجَدَ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ خَلَقَہٗ وَصَوَّرَہٗ وَشَقَّ سَمْعَہٗ وَبَصَرَہٗ تَبَارَکَ اللّٰہُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ اور
سجدہ مین آرام لینا فرض ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور واجب نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور مستحب ہے نزدیک امام مالک
کے سجدہ مین جاتے وقت اول دونون ہاتہہ رکہے بعد زانو بعد پیشانی اور ناک اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے اول زانو رکہے بعد

ہاتھہ بعد پیشانی اور ناک لیکن نزدیک امام ابوحنیفہ کی اول ناک رکھی بعد پیشانی اور اٹھاتی وقت
اول پیشانی بعد ناک اوٹھاوی اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد کی دونون ملکر رکھی اور سجدہ سی
اور پہلی قعدہ سی اٹھتی وقت اول زانو اٹھاوی اور ہاتہ زمین پر ٹیک کی اٹھی نزدیک امام مالک اور امام
شافعی کے اور مستحب ہی نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام احمد کی اول ہاتہ اٹھاوی اور زانو پر ٹیکہ کر کی اٹھی
اور سنت ہی نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام مالک کی سجدہ مین دونون بیچ کانون کی مقابل اور انگلیان
قبلہ کے طرف رہین اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد کی مقابل کاندہون کی رہین اور کہنیون کو زمین اور
پہلو سی اور پیٹ کو ران سی جدا رکھی نزدیک ائمہ اربعہ کی لیکن عورات ملاوین بعض اعضا کو اپنی ساتھہ بعض
کے اور مستحب ہی نزدیک امام ابوحنیفہ کے سجدہ مین نظر ناک اور رخسارہ پر رہی اور قعدہ مین گود مین
اور قیام مین جای سجدہ پر اور رکوع مین پاؤن کی پشت پر اور نزدیک ائمہ ثلثہ کی تمام نماز مین نظر جای
سجدہ پر رہی لیکن نزدیک امام شافعی کے اشہد ان لا الہ الا اللہ کی وقت انگلی پر نظر رہی اور سجدی
مین فرض ہی نزدیک امام ابوحنیفہ کے پیشانی زمین پر رہنا اور واجب ہی ناک اور دونون ہاتہ
اور زانو اور انگلیان قدم کی رکھنا مگر ایک انگلی پاؤن کی زمین پر رکھنا فرض ہی اور نزدیک امام مالک کی
سجدہ پیشانی پر فرض ہی اور سنت ہی ناک اور گھٹنوں اور پہنچون اور قدمون پر اگر ناک پر سجدہ نہین
کیا تو نماز کا اعادہ کری وقت باقی رہی تو نہین تو نہین اور نزدیک امام شافعی کے پیشانی اور
گھٹنی اور باطن ہاتہ کے پہنچونکا اور پاؤن کی انگلیونکا زمین پر رہنا فرض ہی اور ناک رکھنا سنت ہی
اور نزدیک امام احمد کے ان سب اعضا پر سجدہ کرنا فرض ہی اگر سجدہ کی وقت عمامی کا پیچ پیشانی پر
آوی ایسا کہ پیشانی زمین قرار پکڑتی ہی تو نماز جائز ہی نزدیک ائمہ ثلثہ کی اور جائز نہین نزدیک امام شافعی
کے اور جلسہ یعنی درمیان دو سجدونکی بیٹھنا اور اسمین آرام لینا بہی فرض ہی نزدیک ائمہ ثلثہ کی اور
سنت نزدیک امام ابوحنیفہ کی اور بعض علمای حنفیہ کہتی ہین کہ واجب ہی لاکن سجدہ سی سر اٹھاوی
ایسا کہ قریب سجدہ کی رہی پہر دوسری سجدی مین ویسا ہی جاوی تو نماز جائز نہین کیونکہ دونون ایک ہی
سجدہ کی حکم مین ہین اگر قریب قعدہ کی ہو تو نماز جایز ہی اور واجب ہی نزدیک امام احمد کی جلسہ مین

ربّ اغفرلی ایکبار کہنا اور تین بار سنت اور سنت ہے نزدیک امام شافعی کے یہ دعا پڑھنا
اللّٰہمّ اغفرلی وارحمنی واجبرنی وارفعنی وارزقنی واہدنی وعافنی اور نزدیک امام ابو حنیفہ
کے یہ دعا اور رکوع و سجود اور قومہ مین جو دعائین مذکور ہوئین سب نفل نماز مین پڑھنا سنت ہے اور
بعد دو سجدونکے جلسہ استراحت سنت ہے نزدیک امام شافعی کے ایسا کہ سبحان اللہ کہے اتنا
وقت بیٹھے اگر اس جلسہ کو زائد کیا مقدار فرض تشہد سے تو نماز باطل ہے اور سنت نہین جلسہ
استراحت نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور دوسری رکعت مثل پہلی رکعت کے ادا کرے لاکن ثنا نہ پڑھے
اور رفع یدین نکرے قیام مین نزدیک ائمہ اربعہ کے اور تعوذ پڑھے نزدیک امام شافعی کے سورہ
فاتحہ سے ہر رکعت مین اور نہ پڑھے نزدیک ائمہ ثلثہ کے لاکن پہلی رکعت مین بھولگیا ہو تو دوسری
رکعت مین پڑھے نزدیک امام احمد کے اور بسم اللہ پڑھے ہر رکعت مین ہر سورہ پر سواے سورہ
توبہ کے نزدیک ائمہ ثلثہ کے سواے امام مالک کے لاکن جہریہ نماز مین جہر سے پڑھے نزدیک امام شافعی
کے فقط اور صبح کی نماز کی دوسری رکعت مین قنوت بھی پڑھے نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے لاکن
نزدیک امام مالک کے مستحب ہے قنوت رکوع کے آگے قرأت سے فارغ ہوے بعد آہستہ پڑھنا اور نزدیک
امام شافعی کے سنت ہے بعد رکوع کے دونون ہاتھ اوٹھا کے قنوت پڑھنا اور قنوت نزدیک امام مالک
کے یہہ ہے اللّٰہمّ انّا نستعینک ونستغفرک ونؤمن بک ونتوکّل علیک ونثنی علیک الخیر
کلّہ نشکرک ولا نکفرک ونخنع لک ونخلع ونترک من یکفرک اللّٰہمّ ایّاک نعبد ولک نصلّی
ونسجد والیک نسعی ونحفد ونرجو رحمتک ونخاف عذابک الجدّ انّ عذابک بالکافرین
ملحق اور نزدیک امام شافعی کے یہہ ہے اللّٰہمّ اہدنی فیمن ہدیت وعافنی فیمن عافیت
وتولّنی فیمن تولّیت وبارک لی من الخیر فیما اعطیت وقنی شرّ ما قضیت فانّک تقضی ولا
یقضی علیک وانّہ لا یذلّ من والیت ولا یعزّ من عادیت تبارکت ربّنا وتعالیت فلک الحمد
علی ما قضیت استغفرک واتوب الیک وصلّی اللہ علی سیّدنا محمّد وعلی آلہ وصحبہ وسلّم
اگر امام ہو تو اہدنا وغیرہ جمع سے کہے اور جہر سے پڑھے اور مقتدی آمین کہے لیکن فانک تقضی سے مقتدی بھی

آہستہ پڑہی یا خاموش رہی اور درود پڑہتی وقت بہی آمین کہی اگر امام کی قنوت نہین سنی جاتی ہو تو مقتدی بہی
پڑہی اور منفرد آہستہ پڑہی اگر شافعی امام اور مقتدی مالکی ہو تو امام کی تابعداری کری امام کے
ساتہ رکوع کے بعد قنوت پڑہی ایسا کہ فائت نقضی امام شروع کری تو قنوت پڑہی اور اسکی آگی آمین نا
کہتا رہی اور سنت نہین قنوت صبح کی نماز مین نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام احمد کی لاکن شافعی
امام قنوت پڑہی تو حنبلی مقتدی متابعت کری اور حنفی مقتدی تابعداری نکری بلکہ ہاتہہ چہوڑکے
کہڑا رہی اگر مقتدی شافعی ہو اور امام کوئی ایک تین مذہبون سی ہو تو شافعی مقتدی امام کی سلام
کے بعد سجدہ سہو کری خواہ وہ شافعی قنوت پڑہی یا نہ پڑہی بسبب قنوت نہ پڑہنی حنفی اور حنبلی
کے اور مالکی اگرچہ قنوت پڑہتا ہی لاکن آگے رکوع کے اور وہ کافی نہین نزدیک امام شافعی کے
اگر شافعی آگے رکوع کے قنوت پڑہی تو بعد رکوع کے اعادہ کرکے سجدہ سہو کری اور واجب ہی
دوسری رکعت مین قعدہ اور تشہد پڑہنا نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام احمد کے اور سنت ہی
نزدیک امام شافعی اور امام مالک کی تین یا چار رکعتون کی نماز ہو تو اگر دو رکعتون کی نماز ہی تو
قعدہ فرض ہی ایسا ہی تیسری رکعت مین تین رکعتون کی نماز ہو تو اور چوتہی رکعت مین چہار
رکعتون کی نماز ہو تو نزدیک ائمہ اربعہ کی اور اسمین تشہد پڑہنا فرض ہی نزدیک امام شافعی
اور امام احمد کے اور واجب نزدیک امام ابوحنیفہ کی اور سنت نزدیک امام مالک کی اور درود
پڑہنا بہی فرض ہی نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے اور سنت نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام
مالک کے اور پہلی قعدہ مین درود نہ پڑہی نزدیک ائمہ ثلاثہ کے اور سنت ہی نزدیک امام شافعی
کے اللہم صل علی سیدنا محمد پڑہنا اور قعدہ مین مفترش بیٹہنا سنت ہی نزدیک امام ابو
حنیفہ کی اور متورک نزدیک امام مالک کی پہلا ہو یا آخر اور نزدیک امام شافعی کی پہلی مین مفترش
بیٹہنا سنت ہی دوسری مین متورک اگر ایک ہی قعدہ ہو تو متورک بیٹہی لیکن سجدہ سہو ہو تو مفترش
بیٹہی بعد سجدہ سہو کی متورک بیٹہکر سلام کہی اور نزدیک امام احمد کے جہان دو قعدہ ہون
پہلی مین مفترش دوسری مین متورک بیٹہنا سنت ہی اگر ایک ہی ہو تو مفترش بیٹہی اور جلسہ

مین درمیان دو سجدونکے متورک بیٹھے نزدیک امام مالک کر اور مفترش نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور
مفترش اسکو کہتے ہین کہ بائین پاؤن کو بچہاکے اسپر بیٹھے اور داہنے پاؤن کو کہڑا کرے اور انگلیون کو
پاؤن کی قبلہ کیطرف کرے اور متورک یہہ کہ سرین زمین پر رکھے اور دونون پاؤن داہنے طرف نکالے مگر
سید ہا پاون کہڑا کرے اور عورت دونون پاؤن سیدہے طرف نکالکے سرین پر بیٹھے نزدیک ائمہ ثلثہ کے
قعدونمین اور نزدیک امام شافعی کے مانند مرد کے بیٹھے اور جب پہلے قعدہ سے اٹھکر تیسری رکعت کے
قیام مین آوے تو سنت ہے دونون ہاتھہ کان تک اٹھا کے باندہنا نزدیک امام شافعی کے نہ نزدیک ائمہ ثلثہ
کے اور یہہ تشہد پڑہے نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام احمد کے اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اور نزدیک امام مالک کے یہہ اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ الزَّاكِيَاتُ لِلّٰهِ
الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوٰتُ لِلّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ
اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اور نزدیک امام شافعی کے یہہ
اَلتَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوٰةُ الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ
عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اور مستحب ہے
نزدیک امام ابوحنیفہ کے شہادت کیوقت سیدہے ہاتھہ کی خنصر اور اسکی بازو کی انگلی کو بند کرے اور بیچ
کی انگلی اور انگوٹھے سے حلقہ کرکے شہادت کی انگلی کو اوٹھاوے جب اِلَّا اللّٰهُ کو پہنچے تو چھوڑ دیوے اور
نزدیک امام احمد کے ایسا ہی اٹھاوے لاکن حلقہ باندہے اول تشہد سے اور نزدیک امام شافعی کے اول
تشہد سے سیدہے ہاتھہ کے انگلیون کو بند کرے لیکن کلمے کی انگلی کو کھولے اور انگوٹھے کو اسکے جڑ کے پاس
رکھے اور شہادت کیوقت اٹھا کے تہوڑا جھکا کر رکھے اور نزدیک امام مالک کے بہی ویساہی انگلیون کو بند کرے
مگر شہادت کی انگلی کو شہادت کیوقت سے آخر تک حرکت دیتا رہے اور یہہ درود ابراہیم کہے نزدیک ائمہ ثلثہ
کے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ
اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ

سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ فِی الْعَالَمِیْنَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اور نزدیک امام احمد کے ایسا کہنا اولی
ہی اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ
مَّجِیْدٌ وَّبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ
مَّجِیْدٌ اور سنت ہی نزدیک ایمہ اربعہ کے دعای ماثورہ پڑھنا بعد درود ابراہیم کے جیسے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ مَا
قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَسْرَفْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ مِنِّیْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ
وَالْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اور اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ وَمِنْ
فِتْنَۃِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ فِتْنَۃِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ اور اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ
اور اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا وَّلَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْلِیْ مَغْفِرَۃً مِّنْ عِنْدِکَ
وَارْحَمْنِیْ اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ اور حدیث شریف مین ہی تحقیق کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی سنا
ایک شخص سی کہ کہتا تہا اللھم اغفرلی یعنی یا اللہ مغفرت کر میری پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی
افسوس ہی تجہہ پر اگر تو عام دعا کرتا تو سراینہ قبول کی جاتی واسطی تیری یعنی وہ دعا قبول ہوتی ہی جو
شامل ہووی سب مسلمانون کو جیسا اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِجَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ
وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ اور دعا کی بعد سلام کہے پہلا سلام واجب
ہی نزدیک امام ابوحنیفہ کے لاکن فرض ہی اپنی کام سی نماز کے باہر آنا اور سلام سی باہر آنیسی فرض اور
واجب دونون ادا ہوتے ہین اور نزدیک ائمہ ثلاثہ کے سلام فرض ہی اور سلام کیوقت نماز سے
باہر ہونیکی نیت سنت ہی اور دوسر اسلام فرض ہی نزدیک امام احمد کے اور واجب نزدیک امام ابوحنیفہ
کے اور سنت نزدیک امام شافعی کے اور ارادہ کری پہلے سلام سی اُن لوگونکا جو سیدہی طرف ہین مسلمان
اور فرشتون سی اور منہہ پہیری سیدہی طرف ایسا کہ رخسارہ نظر آوی پیچہی والونکو اوس طرف کے اور بائین
طرف بہی ایسا ہی اور امام کی بہی نیت کری جسطرف امام ہو اور نزدیک امام مالک کی دوسر اسلام سنت نہین
امام اور منفرد کو مگر سنت ہی مقتدی کو دوسر اسلام بائین طرف اور نیت کری اُن لوگونکی جو بائین طرف
ہین اور ایک سلام ہو پر سنت ہی نیت کری اس سی امام کی اور سیدہی طرف کی سلام سی بہی ان لوگونکی

جو سمید ہی طرف ہین اور ترتیب فرض ہی ان ارکان مین جو مکرر نہین ہر رکعت مین جیسی ترتیب
قیام اور رکوع اور سجود اور قعدہ اخیرہ کی نزدیک ائمہ اربعہ کی اگر ہر رکعت مین مکرر ہی جیسا سجدہ
تو ترتیب اسکے ساتھہ مابعد اسکی واجب ہی نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور فرض نزدیک ائمہ ثلثہ کی

باب الجماعة

جماعت سنت موکدہ ہی واسطی فرض نماز کے نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام مالک کی اور فرض کفایہ
نزدیک امام شافعی کے اور واجب نزدیک امام احمد کے اور مکروہ ہی جماعت عورتونکی جسمین عورت
امام ہو نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور جایز نہین نزدیک امام مالک کی اور سنت ہی نزدیک امام شافعی
اور امام احمد کے لاکن افضل یہہ ہی کہ جماعت گہر مین کرین اور جو عورت کہ امام ہوتی ہی درمیان صف
کے کہڑی رہی اور فرض ہی مقتدی کو نیت کرنا اقتدا کی نزدیک ائمہ اربعہ کی اور نیت کرنا امامت کی
امام کو بہی فرض ہی نزدیک امام احمد کے اور مستحب نزدیک ائمہ ثلثہ کے مگر جمعہ مین فرض ہی نزدیک امام
مالک اور امام شافعی کے اور فرض ہی نزدیک امام ابوحنیفہ کے عورات مقتدی ہون تو نیت کرنا
عورت کی امامت کی سب نمازونمین سوای جنازیکی نہین تو عورات کی نماز صحیح نہین اگر جماعت سی نماز پڑہکر
بعد معلوم ہو کہ امام محدث تہا تو نماز کا اعادہ کری امام اور مقتدی نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور
مقتدی قضا کرنا ضرور نہین نزدیک ائمہ ثلثہ کے لاکن جمعہ مین اگر امام چالیس آدمیونمین داخل ہی تو نماز
سب کی فاسد ہی نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے اگر چالیس آدمیون سی زیادہ ہون تو مقتدیونکی
نماز صحیح ہی اگر عین نماز مین معلوم ہو کہ امام محدث ہی تو اوس سی مفارقت کرنا فرض ہی نزدیک امام
شافعی کے اور اعادہ کری نماز کا نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور افضل واسطے امامت کی فقیہ ہی بعد قاری
نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور قاری افضل ہی فقیہ سی نزدیک امام احمد کے اور نہین جایز ہی اقتدا مرد
کی ساتھہ نابالغ لڑکے کے فرض نماز مین نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور جایز ہی نزدیک امام شافعی کے
ساتھہ ممیز بچے کے اور اقتدا فرض پڑہنی والے کی ساتھہ نفل پڑہنی والے کی اور فرض نماز پڑہنا
پیچہے اوسکے جو دوسری فرض نماز پڑہتا ہی ایسا ہی ادا نماز پڑہنا پیچہے قضا نماز پڑہنی والیکے

جائز نہین نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام مالک کی اور جایز ہی نزدیک امام شافعیے اور امام احمد کے اور جائز ہی نزدیک امام شافعی کے اقتدا کرنا مسبوق کی بعد سلام امام کے اور جایز نہین نزدیک ائمہ ثلثہ کے لاکن اگر اوس مسبوق نے ایک رکعت بہی اپنے امام سے نہ پائی ہو تو جایز ہی نزدیک امام مالک کی اگر رکوع پاوی تو وہ رکعت پائی نہین تو وہ رکعت قضا کرنا ضرور ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے اور جایز ہی اقتدا نفل پڑہنے والے کی ساتہہ فرض پڑہنے والے کے نزدیک ائمہ اربعہ کی اور جایز نہین نزدیک امام مالک کے اقتدا کہڑی ہکر پڑہنی والی کی ساتہہ بٹہکر پڑہنی والی کے عذر سے اور جایز ہی نزدیک ائمہ ثلثہ کے لیکن نزدیک امام احمد کے شرط ہی کہ وہ امام حی رہی اور عذر دفع ہونیکی امید رہی اور مقتدی بہی بٹہکر نماز پڑہین نہین تو جایز نہین اور جایز نہین اقتدا مرد کی ساتہہ عورت کے اور قاری کی ساتہ امی کے نزدیک ائمہ اربعہ کے اگر امام امی ہو اور مقتدی قاری اور امی تو نماز سب کی باطل ہی نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور فقط قاری کی نماز باطل ہی نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور جایز ہی اقتدا رکوع اور سجدہ کرنیوالیکی ساتہ اوس شخص کی جو اشارہ کرتا ہی رکوع اور سجود کو اور اقتدا طاہرہ کی ساتہ مستحاضہ کے جو متحیرہ نہین ہی نزدیک امام شافعی کے اور جایز نہین نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور جایز نہین اقتدا صحیح کی ساتہہ معذور کے جسکو سلس البول ہو یعنی پیشاب ہمیشہ ٹپکتا ہو نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام احمد کی اور جایز ہی نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے اگر امام سے کچہ سہو ہو تو مقتدی سبحان اللہ کہے نزدیک امام مالک کی مرد ہو یا عورت اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے مرد سبحان اللہ کہی اور عورت ہاتہہ پر ہاتہہ مارے اور مسبوق یعنی جسکو پہلی رکعت امام کی ساتہ نہ ملی ہو جو پایا اوسنے نماز سے امام کے سو وہ آخر نماز ہی نزدیک امام مالک اور امام احمد کے اور اول نماز نزدیک امام شافعی کے اور اول نماز ہی واسطی تشہد کے اور آخر واسطی قرأت کے نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور مکروہ ہی نزدیک ائمہ ثلثہ کے تنہا کہڑا رہنا ایک شخص کا صفونکی پیچہے اور نزدیک امام احمد کی تنہا کہڑا رہنے سے نماز باطل ہوتی ہی مگر امام رکوع سے سر اٹہنے کے آگے صف مین داخل ہوا یا دوسرا آگے

۵ جیسا پہلی رکعت پڑھکر بیٹھے یا دوسری رکعت پڑھکر اوٹھنا چاہی ۶ نزدیک امام ابو حنیفہ کی سیدہی ہاتھ کی انگلیون سے پشت پر بائین ہاتھ کی ہتھیلی پر مارے اور نزدیک امام شافعی کے سیدہی ہاتھ کی ہتھیلی بائین ہاتھ کی پشت پر مارے ۱۲

اوسکی ساتہ ملا تو نماز جایز ہی اور اقل جماعت سوای جمعہ کے امام اور ایک مقتدی ہی نزدیک ائمہ اربعہ
کے اگر مقتدی ایک ہو تو سید ہی طرف امام کی کہڑا رہی اگر بائین طرف یا پیچہی کہڑا رہا تو نماز مکروہ ہی
نزدیک ائمہ ثلثہ کی اور باطل ہی نزدیک امام احمد کی اگر دو یا زائد مقتدی ہون تو امام کی پیچہی کہڑی رہین
نزدیک ائمہ اربعہ کے اگر مقتدی امام سی آگی کہڑا رہا تو نماز باطل ہی نزدیک ائمہ ثلثہ کی اور صحیح ہی نزدیک
امام مالک کی لیکن مکروہ ہی بغیر ضرورت کی ہو تو اور جماعت مین اول مرد رہین بعد لڑکی بعد خنثی نزدیک
ائمہ ثلثہ کی اور نزدیک امام مالک کی دو دو مرد کی بیچمین ایک ایک لڑکا کہڑا رہی اور عورات سب کے
پیچہی رہین نزدیک ائمہ اربعہ کے اگر عورت مرد کی محاذی ہووی تو نماز نہین باطل ہوتی نزدیک ائمہ
ثلثہ کے اور باطل ہی نزدیک امام ابو حنیفہ کے بشرطیکہ وہ عورت قابل جماع کی ہی اگرچہ نابالغہ ہو
خواہ محرم ہو یا نامحرم یا زوجہ لاکن مجنونہ ہو تو نماز باطل نہین اور وہ نماز رکوع اور سجود کی رہے
جنازیکی نماز مین ہو تو باطل نہین اور وہ دونون ایک مکان مین بغیر حائل کے ایک ہی نماز پڑہتی ہوں
ساتہہ امام کی اور امام نی نیت عورات کی امامت کی کی ہووے اور محاذات ایک رکن کامل مین رہے
اگر تکبیر تحریمہ کے وقت ایک صف مین رہی اور رکوع کے وقت دوسری صف مین اور سجدیکی
وقت تیسری صف مین تو ہر صف سی تین شخص کی نماز باطل ہی جو پیچہی اور سیدہی اور بائین طرف
عورت کی ہین اگر عورت پہلی صف مین امام کے برابر کہڑی رہی تو نماز سب کی باطل ہوتی ہی اگر مرد
اور عورت لاحق ہو کے محاذی ہووین یعنی دونون کو نماز مین حدث ہووی اور وضو کر کی اسی
پر بنا کرین اوسوقت عورت محاذی مرد کے ہووی تو نماز مرد کی باطل ہی اگرچہ امام نماز سی فارغ
ہونے کے بعد محاذی ہو لاکن مسبوق کی محاذی ہووی امام فارغ ہونی کی بعد تو نماز مسبوق کی
باطل نہین ہوتی۔

باب الحدث فی الصلوۃ

نماز مین حدث ہونیسی نماز باطل ہوتی ہی نزدیک ائمہ ثلثہ کے اگرچہ حدث بغیر اختیار کی ہو اور
نزدیک امام ابو حنیفہ کے بارہ شرطین پائی گئین تو نماز باطل نہین ہوتی اسی پر بنا کرنا جایز ہی

یعنے جس رکن مین حدث ہووے مثلاً رکوع مین تو پھر وضو کرکے اسی رکن سے نماز شروع کرنا جایز
ہے لیکن استیناف یعنے شروع سے پڑھنا افضل ہے اگر کوئی ایک شرط فوت ہو تو بنا نکرے پہلی شرط
یہہ کہ حدث بے اختیاری ہو اگر مصلی کے یا اور کسی کے سبب سے ہو تو بنا نکرے جیسا کہ گھٹنے پر دمل
ہووے اور اسپر ہاتھہ ٹیکنے سے خون بہے یا کانٹا چبھے یا زنبور کاٹے یا پتھر یا بندوق سے کوئی مارے اور
بسبب اوسکے خون بہے یا چھینکے یا کھنکارے اور بسبب اسکے حدث سبقت کرے تو بنا نکرے اگر
کرسف ساقط ہووے ساتھہ تری کے بغیر حرکت عورت کے تو بنا جایز ہے اگر حرکت سے ہو تو جایز نہین
لتہ حیض ۱۲
دوسری شرط حدث موجب وضو کا ہووے اگر موجب غسل کا ہو جیسا کہ مصلی سویا اور احتلام ہوا یا بجا
پہنچے بغیر حدث کے تو بنا نکرے تیسری شرط حدث نادر نہو جیسے قہقہہ اور بیہوشی چوتھی شرط
وہ فعل نکرے جسکی ضرورت نہو جیسا کہ پانی نزدیک ہوتے پر دور جانا بغیر نسیان کے مگر نزدیک
کنواں ہے تو دور جانا جایز ہے کیونکہ کنوین سے پانی نکالنے سے نماز باطل ہوتی ہے مختار قول پر اگر استنجے
کیوقت شرمگاہ نظر آوے تو بنا نکرے اگر برتن سے پانی لیوے دو ہاتھہ سے تو بنا نکرے ایک ہاتھہ سے
ہو تو جایز ہے اگر وضو موافق سنت کے کرے جیسے تمام سر کا مسح اور تین دفعہ دہونا اعضاے وضو کو
اگر چہار دفعہ دہووے تو بنا جایز نہین اگر وضو کرنے کے بعد یاد آوے کہ مسح بہول گیا ہے تو جا کر
مسح کرے اور بنا جایز ہے اگر نماز کو کھڑے ہونے کے بعد یاد کیا تو بنا نکرے اگر کپڑا بہول جاوے اور پھر
آکے کپڑا لیوے تو بنا نکرے پانچوین شرط نماز کا منافی نکرے بعد حدث کے جیسے کلام اور کہانا اور پینا اور
قہقہہ اور حدث عمداً وغیرہ اور چھٹوین شرط حدث ہوتے ہی نکلے اگر ایک رکن ادا کرنے کی مقدار
مین ٹھہرے بغیر عذر کے تو بنا نکرے ساتوین شرط نہ ادا کرے کوئی ایک رکن ساتھہ حدث کے مثلاً حدث
سجدہ مین ہوا اور سر اوٹھاوے سجدہ سے تکبیر کہتے ہوے تو بنا نکرے اور وضو کرنے جاتے وقت بہی قرات
نکرے آٹھوین شرط نہ ادا کرے کوئی ایک رکن وضو کرکے آتے وقت نوین شرط آگے کا حدث
پھر نہ آوے مثلاً پٹی پر مسح کیا تھا اور وضو کرتے وقت زخم درست ہو گیا یا موزہ پر مسح کیا تھا اور
وضو کرتے وقت مدت مسح کی تمام ہوی یا تیمم کیا تھا بعد حدث کے پانی پایا تو بنا نکرے دسوین شرط

اگر مقتدی ہی تو آوی طرف امام کے جبکہ ہو وی درمیان دونون کے حایل جو مانع ہی جواز اقتدا
کو اور امام فارغ نہین ہوا ہی اگر امام فارغ ہوا یا درمیان دونون کے کچھ حایل نہین ہی تو وضو کے
جگہہ پر نماز تمام کرہی اور اول اسکو پڑہی جو چھوٹا ہی حدث کی حالت مین بغیر قرأت کے بعد امام کے
ساتھ ملی اگر امام فارغ ہوا ہی تو تمام نماز تنہا پڑہی بغیر قرأت کے اور منفرد کو اختیار ہی چاہی آوی طرف
پہلی جگہہ کے یا وضو کی جگہہ نماز تمام کرے لیکن افضل ہی رجوع طرف پہلی جگہہ کے اور امام بھی مانند منفرد
کے ہی اگر خلیفہ نے نماز کو تمام کیا ہو تو نہین تو آوی اور تمام کرہی پیچھی خلیفہ کے گیارہوین شرط نہ یاد کرہی
بعد حدث کے قضا نماز کو صاحب ترتیب ہو تو بارہوین شرط اگر امام ہو تو خلیفہ نکرہی اسکو
جو لایق امامت کے نہین ہی جیسی نابالغ لڑکا وغیرہ اور حکم بنا کرنیکا فقط نماز مین ہی نہ طہارت مین
یعنی اگر اثنای وضو یا غسل مین ناقض وضو کا یا موجب غسل کا حاصل ہووے تو پہر شروع سی وضو
اور غسل کرنا فرض ہی پہلی طہارت باطل ہوتی ہی اور جس حدث مین نماز بنا کرنا جایز ہی ویسا حدث
امام کو ہو تو خلیفہ کرنا جایز ہی اور جس حدث مین بنا جایز نہین خلیفہ کرنا بھی جایز نہین نزدیک
امام ابو حنیفہ کے اور جایز ہی نزدیک امام شافعی کے خلیفہ کرنا حدث ہو تو خواہ سہوا ہو یا
عمدا اور نزدیک امام مالک اور امام احمد کے حدث سبقت کرہی تو خلیفہ کرنا جایز ہی عمدا ہو تو جایز نہین

باب مفسدات الصلوة

باطل ہوتی ہی نماز ترک ہونیسی کسی ایک فرض کے شرائط یا ارکان سی اور کلام کرنیسی عمدا نزدیک
ائمہ اربعہ کے اگر کلام مصلحت سی ہو تو باطل نہین نزدیک امام مالک کے بشرطیکہ زائد نہو اور باطل
ہی نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور بھولکر کلام کرنیسی بھی باطل ہی نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام احمد کے اور
باطل نہین نزدیک امام مالک کے کلام تہوڑا ہو یا بہت مگر سجدہ سہو کرہی اور نزدیک امام شافعی کے
زائد ہو تو باطل ہی تہوڑا ہو تو سجدہ سہو کافی ہی اور باطل ہی رونی سی ساتھ آواز کے جس سی حروف ظاہر
ہون نزدیک امام ابو حنیفہ کے بسبب مصیبت یا درد کی ہو تو اگر جنت یا دوزخ کی ذکر سی رووے
تو باطل نہین اور نزدیک امام مالک کے خشوع سی رووے تو باطل نہین اگر بغیر خشوع کے ساتھ آواز

کے رو برو ہیٹو مانند کلام کی ہی اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے دو حرف ظاہر ہو وین بغیر غلبہ کی تو باطل ہی و گرنہ باطل نہین اور باطل ہی عمل کثیر سی او ر ہنسنی سی ساتھہ آواز کے نزدیک ائمہ اربعہ کی لاکن نزدیک امام شافعی کے دو حرف ظاہر ہونا شرط ہی نہین تو باطل نہاین اور باطل ہی نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام احمد کے ایسی دعا کرنیسی جو آدمیونسی مانگ سکتے ہین جیسا کہ کہی یا اللہ فلانی عورت سی میرا نکاح کر دی یا مجھکو ہزار دینار دی اور باطل نہین نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے اور باطل ہی کھنکارنیسی بغیر عذر کے کہ جس سی دو حرف نکلین جیسا اح نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور باطل نہین نزدیک امام مالک کے اور باطل ہی کہانی او ر پینی سے نزدیک ائمہ اربعہ کے مگر سہوا تھوڑا کہا وی تو باطل نہین نزدیک ائمہ ثلثہ کے لاکن سجدہ سہو کری اور نزدیک امام ابو حنیفہ کی سہوا کہانے سے بہی باطل ہی بشرطیکہ چنے کے برابر منہہ مین کی چیز کہا وی اور باہر سی تل کے برابر کہا وی تو بہی باطل ہی اور باطل ہی یرحمک اللہ کہنی سی جواب مین چھینک کے اور سلام اور جواب سلام زبان سی کہنی سی نزدیک ائمہ اربعہ کی اور مستحب ہی نزدیک ائمہ ثلثہ کے اشارے سی ہاتھہ کے یا سر کے سلام کا جواب دینا اور مکروہ ہی نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور مارنا سانپ اور بچھو کا مکروہ نہین نزدیک ائمہ اربعہ کے۔

باب الوتر والنوافل

وتر کی نماز واجب ہی نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور سنت موکدہ نزدیک ائمہ ثلثہ کی اور اسکے تین رکعتین ہین ایک سلام سی نزدیک امام ابو حنیفہ کی اور ایک رکعت ہی اور آگے اسکے شفع نزدیک امام مالک کی اور اقل شفع دو رکعتین ہین اور اکثر کو حد نہین اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے ادنی ایک رکعت اور اکثر گیارا اور سنت ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے پہلی رکعت مین سبح اسم پڑھنا دوسری مین قل یا تیسری مین قل ہو اللہ اور سورہ فلق اور سورہ ناس زیادہ کرنا سنت ہی نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے نہ نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام احمد کی اور مداومت ان سورونکی مکروہ ہی نزدیک امام ابو حنیفہ کی تاکہ کوئی

واجب لنسبھی آور وقت اوسکا نزدیک ائمہ ثلثہ کے بعد نماز عشا کے صبح صادق تک ہی
اور نزدیک امام مالک کے وقت اختیاری صبح صادق تک ہی اور وقت ضروری طلوع
آفتاب تک اور دعاء قنوت پڑہنا تیسری رکعت مین آگے رکوع کے واجب ہی نزدیک
امام ابو حنیفہ کے اور واجب ہی تکبیر واسطے قنوت کے اور سنت ہی دونون ہاتھہ کان تک
اوٹھا کے پھر باندہنا تکبیر کیوقت اور قنوت یہہ پڑہے آہستہ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ
وَنُؤْمِنُ بِكَ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْكَ وَنُثْنِيْ عَلَيْكَ الْخَيْرَ وَنَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ
مَنْ يَّفْجُرُكَ اَللّٰهُمَّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّيْ وَنَسْجُدُ وَاِلَيْكَ نَسْعٰى وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْ رَحْمَتَكَ
وَنَخْشٰى عَذَابَكَ اِنَّ عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
اور نزدیک امام احمد کے سنت ہی قنوت پڑہنا جہر سے اخیر رکعت مین وتر کے بعد رکوع
کے ہاتھون کو چھاتی تک اوٹھا کر اور قنوت یہہ ہی اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ فِيْمَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنِيْ
فِيْمَنْ عَافَيْتَ وَتَوَلَّنِيْ فِيْمَنْ تَوَلَّيْتَ وَبَارِكْ لِيْ فِيْمَا اَعْطَيْتَ وَقِنِيْ شَرَّ مَا قَضَيْتَ اِنَّكَ
تَقْضِيْ وَلَا يُقْضٰى عَلَيْكَ اِنَّهٗ لَا يَذِلُّ مَنْ وَّالَيْتَ وَلَا يَعِزُّ مَنْ عَادَيْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ
قنوت کے بعد درود بھی پڑہے اور قنوت رکوع کے آگے پڑہنا بھی جایز ہی اگر امام ہو تو
مقتدی آمین کہی اگر قنوت امام کی نہین سنی جاتی ہو تو مقتدی بھی پڑہے اور قنوت پڑہنے
کے بعد منہہ پر ہاتھہ پھیرے اور قنوت وتر مین ہمیشہ ہی نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام
احمد کے اور رمضان شریف کے نصف اخیر مین فقط نزدیک امام شافعی کے اور قنوت
نزدیک امام شافعی کے مانند صبح کے ہی لیکن مستحب ہے یہہ دعا بھی زیادہ کرنا اَللّٰهُمَّ اِنَّا
نَسْتَعِيْنُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنَسْتَهْدِيْكَ وَنُؤْمِنُ بِكَ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْكَ وَنُثْنِيْ عَلَيْكَ
الْخَيْرَ كُلَّهٗ نَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَّفْجُرُكَ اَللّٰهُمَّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ
نُصَلِّيْ وَنَسْجُدُ وَاِلَيْكَ نَسْعٰى وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْ رَحْمَتَكَ وَنَخْشٰى عَذَابَكَ اِنَّ عَذَابَكَ الْجِدَّ
بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ اَللّٰهُمَّ عَذِّبِ الْكَفَرَةَ الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِكَ وَيُكَذِّبُوْنَ

رُسُلَكَ وَيُقَاتِلُوْنَ اَوْلِيَائَكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِهِمْ وَاَلِّفْ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَاجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَالْحِكْمَةَ وَثَبِّتْهُمْ عَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِكَ وَاَوْزِعْهُمْ اَنْ يُوْفُوْا بِعَهْدِكَ الَّذِيْ عَاهَدْتَهُمْ عَلَيْهِ وَانْصُرْهُمْ عَلٰى عَدُوِّكَ وَعَدُوِّهِمْ اِلٰهَ الْحَقِّ وَاجْعَلْنَا مِنْهُمْ اور افضل ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے وتر فصل سے پڑہنا لاکن مقتدی اگر حنفی ہوں تو وصل سے پڑہیں نہیں تو اقتدا حنفی کی صحیح نہیں۔ اور حنفی مقتدی تابعداری کرے شافعی اور حنبلی امام کی قنوت مین بعد رکوع کے اور یہی نزد ہے شافعی امام کو رکوع دراز کرنا نصف اول مین رمضان کی تا کہ مقتدی حنفی قنوت پڑہکر رکوع مین ملجاوے اگر امام رکوع دراز نکرے تو مقتدی اور کوئی دعا چھوٹی بدل مین قنوت کے پڑہے جیسا رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ یا اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ یا یَا رَبِّ تین بار پڑہے اگر حنفی امام ہو اور شافعی مقتدی تو مقتدی امام کے ساتھہ ایک سلام سے پڑہے یا دو رکعت پڑہکے سلام پہیر کر تیسری رکعت مین ملجاوے اگر مالکی اور حنبلی حنفی کی اقتدا کرے تو وصل سے پڑہے اور مکروہ ہے نزدیک امام مالک کے قنوت سوای صبح کے اگرچہ واسطے دفع بلا کے ہو اور نزدیک امام شافعی کے تمام فرض نماز مین قنوت پڑہنا جایز ہے واسطے دفع بلا کے اور نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام احمد کے صبح کی نماز مین پڑہے امام نہ دوسری نماز مین اور سنت ہین نزدیک ائمہ اربعہ کے دو رکعتین آگے نماز فجر کے اور سنت ہین نزدیک امام ابوحنیفہ کے چار رکعتین آگے ظہر کے ایک سلام سے اور دو بعد ظہر کے اور پہر دو مستحب اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے چار رکعتین آگے ظہر کے اور چار بعد دو دو سلام سے پڑہے اور مستحب ہین چار رکعتین آگے عصر کے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور سنت ہین نزدیک امام شافعی کے دو رکعتین آگے مغرب کے اور بعد مغرب کے دو رکعتین سنت ہین نزدیک ائمہ اربعہ کے اور چھہ مستحب لکن نزدیک امام شافعی کے اقل دو رکعتین اور غالب چھہ اور اکثر بیس رکعتین مستحب ہین اور سنت ہین نزدیک امام ابوحنیفہ کے دو رکعتین بعد عشا کے اور مستحب چار آگے اور بعد عشا کے اور نزدیک امام احمد کے مستحب ہین چار بعد عشا کے اور نزدیک امام شافعی

کے دو رکعتین سنت ہین بعد عشا کے اور نزدیک امام مالک کی جتنی ممکن ہون پڑہین
بعد عشا کے اور سنت ہین نزدیک ائمہ اربعہ کے دو رکعتین تحیۃ المسجد کے اور استخارہ کی
اور سنت ہی ضحی کی نماز اور وقت اسکا آفتاب ایک نیزہ بلند ہوے بعد سے استوا تک ہی لیکن افضل
ہی پہر دن چڑہے پر پڑہنا اور اقل اسکے دو رکعتین ہین اور اکثر آٹھہ اور سنت ہی نماز تہجد کی اور
سنت ہین رمضان شریف مین بیس رکعتین تراویح کی جماعت کے ساتہ دس سلام سے
بعد نماز عشا کے آگے وتر کے اور وتر بہی جماعت سے پڑہے اور مستحب ہین چہار رکعتین
صلوۃ التسبیح کی اور حدیث شریف مین ہی جو شخص کہ اس نماز کو پڑہیگا اللہ تعالی اسکی سب
اگلے پچہلے گناہونکو بخشیگا صغیرہ ہون یا کبیرہ خطا سے ہون یا عمدا پوشیدہ ہون یا علانیہ اگر
طاقت ہو تو یہہ نماز ہر روز پڑہا کرے نہین تو ہفتہ مین ایکبار یا مہینے مین ایکبار نہو سکے تو
سال مین ایکبار یا تمام عمر مین ایکبار اور اسکے چہار رکعتین ہین انمین تین سو مرتبہ یہہ تسبیح
کہے سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ہر رکعت مین ستر پر پانچ بار اور اسکے
دو طریق ہین ایک طریق مین یہہ تسبیح پندرہ بار کہے آگے قرات کے اور دس دس بار کہے
بعد قرات کے اور رکوع اور سجود مین بعد تسبیح رکوع و سجود کے اور اعتدال مین بعد تحمید کے
اور جلوس مین درمیان دو سجدون کے اور دوسرے طریق مین قرات کی بعد پندرہ بار کہے
اور آگے قرات کے نہ کہے مگر بعد دونون سجدون کے بیٹھکر دس بار کہے اور تشہد بعد
تسبیح کے پڑہے اور جایز ہی نزدیک ائمہ ثلثہ کے فرض نماز کے سوا تمام نمازین بیٹھکر پڑہنا
بغیر عذر کے اور نزدیک امام ابو حنیفہ کے فرض اور واجب اور سنت فجر کے سوا باقی نمازیں
بیٹھکر پڑہنا جایز ہی لیکن بیٹھکر پڑہنے والی کو آدہا ثواب ہی کھڑا رہکر پڑہنے والے کا نزدیک ائمہ اربعہ
کے اور قیام کی حالت مین تربع بیٹھے نزدیک امام مالک اور امام احمد کی اور مفترش نزدیک
امام شافعی کے مرد ہو یا عورت اور نزدیک امام ابو حنیفہ کے مرد مفترش اور عورت متورک بیٹھے

باب ادراک الفریضہ

اگر تنہا فرض نماز شروع کیئے بعد جماعت اسی نماز کی ہووے تو مستحب ہے نزدیک امام احمد کے نماز توڑ کے جماعت مین ملنا اور نزدیک امام شافعی کے اگر صبح کی نماز مین ہے یا دوسری نماز دن کی تیسری رکعت مین ہے تو نماز تمام کر کے جماعت مین داخل ہووے اگر تیسری رکعت کی واسطے نہین اٹھا ہے تو اوس نماز کو نفل کی نیت کر کے دو رکعتون پر سلام پہیرے اور جماعت مین داخل ہووے اگر دو رکعتین پڑہکر سلام پہیرنے سے جماعت نہین ملتی ہے تو نماز کو توڑے اور نزدیک امام مالک کے اگر پہلی رکعت کا سجدہ نہین کیا ہے تو نماز توڑے اور جماعت مین داخل ہووے اگر پہلی رکعت کا سجدہ کیا ہے اور نماز فجر یا مغرب کی ہے تو نماز کو توڑے اور جماعت مین ملے اگر دو رکعتین پڑہے ہین تو نماز تمام کرے اور صبح کی جماعت مین ملے اور مغرب مین نہ ملے اگر ظہر یا عصر یا عشا کی نماز ہے اور ایک یا دو رکعتین پڑہے ہین تو دو رکعتون پر نماز تمام کرے ایسا ہی تیسری رکعت کا سجدہ نہین کیا ہے تو بیٹہکر سلام پہیرے اگر سجدہ کیا ہے تو نماز تمام کرے اور جماعت مین داخل ہووے اور نزدیک امام ابو حنیفہ کے اگر فجر یا مغرب کی نماز ہے تو توڑے اور جماعت مین داخل ہووے دوسری رکعت کا سجدہ نہین کیا ہے تو اگر سجدہ کیا ہے تو نماز تمام کرے اور اقتدا نکرے اگر ظہر یا عصر یا عشا کی نماز ہے تو توڑے پہلی رکعت کا سجدہ نہین کیا ہو تو اگر سجدہ کیا ہے تو دو رکعت پر تمام کر کے جماعت مین داخل ہووے اگر تیسری رکعت مین ہے اور سجدہ نہین کیا ہے تو توڑے اگر سجدہ کیا ہے تو نماز تمام کرے اور پہر جماعت سے نفل پڑہے مگر عصر مین نہ پڑہے اگر نماز نہین توڑ کے نیت اقتدا کی کر کے اقتدا کی اثنای نماز مین تو جایز نہین اور نماز باطل ہوتی ہے نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے اور جایز ہے نزدیک امام شافعی کے لاکن جماعت کا ثواب نہین ملیگا اور امام احمد سے دو روایتین ہین ایک مین جایز نہین دوسرے مین جایز ہے اگر مسجد مین داخل ہووے جماعت کیوقت تو سنت نماز نہ پڑہے نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے مگر جماعت کے بعد پڑہے اور سنت نماز فوت ہو تو قضا کرنا بہی سنت ہے اور نزدیک امام مالک کی مسجد مین رہے تو سنت نہ پڑہکی جماعت مین داخل ہووے اگر خارج مسجد رہے اور

اوسوقت جماعت صبحکی ہووے تو سنت پڑہے بشرطیکہ پہلی رکعت فرض کی فوت نہوتی ہو نہین تو سنت نہ پڑہکر جماعت مین ملے اور بعد طلوع آفتاب کے قضا کرے اور مکروہ ہے قضا نماز پڑہنا سواے فرایض کے مگر یہہ دو رکعتین اور نزدیک امام ابو حنیفہ کے اگر داخل ہووے مسجد مین فجر کی جماعت کیوقت تو سنت پڑہکے جماعت مین داخل ہووے بشرطیکہ جماعت ملتی ہو نہین تو سنت نہ پڑہے اور جماعت مین داخل ہووے اور بعد طلوع آفتاب کے زوال تک قضا کرے اگر فرض کے ساتہہ سنت قضا ہو تو بہی زوال تک قضا کرے اور دوسری کوی سنت قضا نکرے بعد وقت کے اگر ظہر کی جماعت کیوقت آوے تو سنت پڑہکے جماعت مین داخل ہووے پہلی رکعت جماعت سے ملتی ہو تو نہین تو سنت نہ پڑہکر جماعت مین داخل ہووے اور بعد جماعت کے سنت پڑہے وقت ظہر مین اور سنت نماز پڑہنا جماعت کے صفونکے پیچہے بغیر کسی حائل کے مکروہ ہے اور صف کے ساتہہ ملکر پڑہنا سخت کراہت ہے

باب قضاء الفوائت

اگر کسی شخص کی ایکرات دن کی نمازین یعنے پانچ فرض نمازین اور وتر یا اوس سے کم فوت ہون تو ترتیب سے پڑہنا فرض ہے نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور اول قضا نماز پڑہے اگرچہ وتر ہو بعد ادا نماز اگر اول ادا نماز پڑہے تو صحیح نہین اور ترتیب کو ساقط کرتی ہے وقت کی تنگی اور بہول جانا اور پانچ نمازونسے زیادہ قضا ہونا لیکن تمام قضا نمازین ادا کین تو پہر ترتیب لازم ہوتی ہے ایک بہی باقی رہے تو ترتیب لازم نہین اور نزدیک امام مالک کے ترتیب فرض ہے قضا نمازونمین اور قضا اور ادا مین چار یا پانچ نمازین فوت ہون تو زائد ہون تو نہین اور فرض ہے ترتیب ادا نمازونکی جو مشترک ہین وقت مین جیسے ظہر اور عصر کی اور مغرب اور عشا کی اور نزدیک امام شافعی کے قضا نمازین ترتیب سے ادا کرنا سنت ہے اگرچہ وقتیہ نماز کی جماعت فوت ہوتی ہو مگر وقتیہ نماز فوت ہونیکا اندیشہ ہو تو اول وقتیہ پڑہے بعد قضا اور نزدیک امام احمد کے ترتیب فرض ہے قضا بہت رہین یا کم لاکن ادا نماز کا وقت تنگ رہے

تو اول ادا پڑہی اور قضا نماز مانند ادا کے ہی نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے پکار کر پڑہنا اور آہستہ پڑہنی مین اور نزدیک امام شافعی کے جہریہ کو سریہ کیوقت مین قضا کرے تو آہستہ پڑہی اور سریہ کو جہریہ کیوقت مین قضا کرے تو پکار کر پڑہی اور نزدیک امام احمد کے جہریہ کو جہریہ کیوقت قضا کرے ساتہہ جماعت کے تو پکار کے پڑہی اگر سریہ کیوقت پڑہی یا سریہ نماز کو جہریہ کیوقت پڑہی تو آہستہ پڑہی

باب سجود السہو

سجدہ سہو واجب ہوتا ہی نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام احمد کے واجب ترک ہونیسی سہواً اگر عمداً ترک کری تو نماز کا اعادہ کرے اور نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے واجب فرض کو کہتی ہین اور سجدہ سہو سنت ہی نزدیک امام مالک کی سنت موکد ترک ہونے سی سہواً اگر عمداً ترک ہو تو نماز باطل ہوتی ہی ایک قول سی دوسری قول مین ایک سنت ترک ہو تو باطل نہین اور سجدہ سہو بہی نہین اگر دو ترک ہون تو باطل ہی اور وہ چہہ ہین سورہ فاتحہ کے بعد دوسرا سورہ پڑہنا یا ایک آیت اگرچہ چہوٹی ہو فرض نماز مین اور پکار کے پڑہنا جہریہ فرض نماز مین اور آہستہ سریہ نماز مین اور قعدہ اولی اور تشہد اول اور تشہد آخر اور جو سجدہ سہو کری دو یا زاید سنت خفیفہ ترک ہونیسی اور وہ تسبیع اور تکبیر ہی سواے تکبیر تحریمہ کے اور نزدیک امام شافعی کے سجدہ سہو سنت ہی سنت ابعاض سی کوئی ایک ترک ہو تو سہواً ہو یا عمداً وہ چہہ ہین قنوت صبح کی نماز مین اور وتر مین رمضان شریف کے نصف اخیر مین اور قیام واسطے قنوت کے اور تشہد اول اور قعدہ اولی اور درود نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قنوت اور تشہد اول مین اور درود آل پر پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قنوت اور تشہد اخیر مین اور سجدہ سہو بعد سلام کے ہی نزدیک امام ابو حنیفہ کے ایسا کہ اخیر رکعت مین بعد تشہد کے ایک سلام سیدہی طرف کہکر دو سجدہ کری پہر بیٹہکر تشہد اور درود اور دعا پڑہکر سلام پہیری لاکن مسبوق ہو تو بغیر سلام کے سجدہ سہو کری ساتہہ امام کی اور پہر سجدہ سہو کا

اعادہ نکرے اگر سلام کرے عمداً تو نماز باطل ہوتی ہے اگر سہواً سلام پہیرے ہمراہ یا آگے امام کے
تو مضایقہ نہین اگر امام کے بعد سلام پہیرے تو سجدۂ سہو کرے آخر نماز مین اور نزدیک امام
مالک کے نماز مین کچہہ زیادہ کیا ہو تو سجدۂ سہو بعد سلام کے کرے اور اسوقت مسبوق امام کے
ساتہہ سجدۂ سہو نکرے مگر آخر نماز مین کرے اگر نماز مین کچہہ نقصان واقع ہو یا دونون جمع ہون
تو آگے سلام کے کرے اور اسوقت مسبوق امام کے ساتہہ سجدۂ سہو کرے بشرطیکہ ایک رکعت
پائی ہو نہین تو آخر نماز مین کرے اور نزدیک امام شافعی کے سب صورتون مین آگے سلام کے
بعد تشہد اور درود اور دعا کے دو سجدے کرے پہر بیٹہکر معاً سلام پہیرے اور مسبوق امام کے ساتہہ
سجدۂ سہو کرے اور پہر اعادہ کرے آخر نماز مین اور نزدیک امام احمد کے آگے سلام کے سجدہ
سہو کرے مگر جسوقت کہ بہولکر سلام پہیرے آگے اتمام نماز کے تو بعد سلام کے کرے اور مسبوق
امام کے ساتہہ سجدۂ سہو کرے اور اعادہ نکرے اور حنفی مقتدی تابعداری کرے شافعی امام کی سجدۂ
سہو مین اور شافعی مقتدی حنفی امام کی تابعداری نکرے اور مفارقت کی نیت کرکے تنہا سجدۂ
سہو کرے اور سلام پہیرے اگر کوئی اخیر قعدہ بہولکر اٹہے جب یاد آوے بیٹہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور سجدۂ
سہو کرے اور نزدیک امام ابو حنیفہ کے اگر یاد آوے سجدہ کرنیکے آگے تو بیٹہے اور سجدۂ سہو کرے
اگر سجدہ کرنے کے بعد یاد آوے تو فرض باطل ہو چکا ہے اور ایک رکعت پڑہے تا کہ سب نفل
* ہو جائین لاکن قعدۂ اخیر بیٹہکے بہولکر اٹہے اور سجدہ کئے بعد یاد کرے تو فرض باطل نہین ہوا ہے اور
ایک رکعت پڑہے تا کہ دو رکعتین نفل اور باقی فرض ہون اور سجدۂ سہو کرے اگر پہلا قعدہ
بہولکر اٹہے تو بیٹہے نزدیک امام ابو حنیفہ کے قریب قعدہ کے ہو تو اور سجدۂ سہو نکرے اگر قریب قیام
کے ہو نہ بیٹہے اور سجدۂ سہو کرے اور نزدیک امام مالک کے اگر ہاتہہ اور گہٹنے زمین سے اٹہائے ہون تو
نہ بیٹہے اور سجدۂ سہو کرے اگر نہین اٹہائے ہون تو بیٹہے اور سجدۂ سہو نکرے اور نزدیک امام شافعی
اور امام احمد کے سیدہا کہڑا ہونیکے آگے یاد آوے تو بیٹہے اگر سیدہا کہڑا ہو گیا تو نہ بیٹہے اور سجدۂ
سہو کرے اگر پہلے قعدے مین درود یعنے اللہم صل علی محمد پڑہے تو سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے

نزدیک امام ابو حنیفہ کے بسبب تاخیر ہونے قیام کے اگر اوس سے کم پڑہے تو سجدہ سہو واجب نہیں اور نزدیک امام احمد کے سجدہ سہو سنت ہے درود پڑہنے سے پہلے قعدہ میں اور نزدیک امام مالک کے سجدہ سہو سنت نہیں اور نزدیک امام شافعی کے درود نہ پڑہنے سے سجدہ سہو کرے اگر کسیکو شک ہووے کہ کتنی رکعتیں پڑہی ہیں مثلاً تین یا چار تو کم کو اختیار کرے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور سجدہ سہو کرے اور نزدیک امام ابو حنیفہ کے نماز شروع سے پڑہے پہلے وقت شک واقع ہو تو اگر اکثر ہو تو دل جو یقین کرے او سکو اختیار کرے اگر یقین نہو تو کم کو اختیار کرے اور قعدہ بہی کرے وہان جہان گمان ہو قعدہ اخیر کا اور سجدہ سہو کرے اور سجدہ سہو لازم ہے مسبوق پر امام سلام پہیرنے کے بعد سہو کیا تو اگر اقتدا کیوقت سہو ہو تو سجدہ سہو لازم نہیں نزدیک ائمہ اربعہ کے اگر امام سہو سے سجدہ سہو نکرے تو مقتدی کرے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور نکرے نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور دو سجدے کافی ہیں نزدیک ائمہ اربعہ کے متعدد سہو ہوں تو لاکن نزدیک امام شافعی کے بہولکر سجدہ سہو کیا تو پہر سجدہ سہو کرے۔

باب صلوۃ المریض

بیمار اگر عاجز آوے کہڑے رہنے سے تو بیٹہکر نماز پڑہے اگر بیٹہنے سے عاجز آوے تو لیٹکر اشارے سے سر کے ادا کرے اور منہہ قبلے کے طرف رہے نزدیک ائمہ اربعہ کے اگر اشارہ کرنیسے بہی عاجز آوے تو تاخیر نماز کی کرے نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور قضا ضرور ہے ایکرات دن سے کم عذر ہووے تو اگر زائد ہو تو قضا ضرور نہیں اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے انکہہ کے اشارے سے یا دلسے پڑہے اگر کوئی قادر ہو قیام اور قعود پر اور رکوع اور سجود ادا نکر سکے تو نزدیک امام ابو حنیفہ کے بیٹہکر اشارے سے پڑہے اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے کہڑے ہو کر رکوع اور بیٹہکر سجود اشارے سے ادا کرے اگر کوئی پانچ نمازون تک جنون یا بیہوشی میں رہے تو اون نمازونکو قضا کرنا ضرور ہے نزدیک امام ابو حنیفہ کے اگر چہہ یا زیادہ ہوں تو قضا نکرے بشرطیکہ کسی چیز کے کہانے پینے سے نہو اور نزدیک امام مالک اور

امام شافعی کے کسی ایک نماز کا وقت جنون یا بیہوشی مین گذرے بسبب بیماری یا بسبب کسی سبب کے تو قضا ضرور نہین اور نزدیک امام احمد کے جنون ہو تو قضا نکرے اگر بیہوشی ہو تو قضا کرے کتنی بھی نمازین ہون اگر کافر اصلی ہو یا مرتد ایمان لاوے تو کفر کے دنونکی نماز قضا کرنا ضرور نہین نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور قضا فرض ہے نزدیک امام شافعی کے مرتد پر اصلی کافر پر نہین۔

باب سجود التلاوۃ

سجدۂ تلاوت واجب ہے قاری اور سامع پر سجدیکی آیت کی نزدیک امام ابو حنیفہ کی اور سنت ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور شرط ہے نزدیک امام مالک اور امام احمد کے سامع قصد سے سننا اور شرط نہین نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام شافعی کے اور سجدے تمام قرآن مین گیارہین نزدیک امام مالک کی اور چودا نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور دس سجدو نمین ائمہ اربعہ کا اتفاق ہے پہلا سورۂ اعراف مین دوسرا رعد مین تیسرا نحل مین چوتھا بنی اسرائیل مین پانچوان مریم مین چھٹا سورہ حج کا پہلا سجدہ ساتوان فرقان مین اٹھوان نمل مین نوان الم تنزیل السجدہ مین دسوان حم السجدہ مین گیارہوان نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے ص مین اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے ص مین سجدۂ تلاوت نہین ہے سجدہ شکر ہے مستحب ہے خارج نماز مین اگر نماز مین کیا تو نماز باطل ہوتی ہے اگر حنفی امام سجدہ کیا تو مقتدی شافعی مفارقت کی نیت کر کے جدا ہووے یا انتظار کرتا ہوا کھڑا رہے اور گیارہوان نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے سورۂ حج کا دوسرا سجدہ بارہوان نزدیک ائمہ ثلثہ کی والنجم مین تیرہوان انشقت مین چودہوان اقرا مین اور کافی ہے نزدیک امام ابو حنیفہ کے ایک سجدہ اگر مکرر پڑھے تو آیت سجدے کی ایکہی مجلس مین اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے مکرر کرے اگر شافعی امام سورۂ حج کا دوسرا سجدہ کرے تو حنفی مقتدی سجدہ کرے اور مکروہ ہے نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام احمد کے سجدیکی آیت پڑھنا امام سرّیہ نماز مین اور

مکروہ ہی نزدیک امام مالک کی فرض نماز مین اگرچہ جہریہ ہو اور مکروہ نہین نزدیک امام شافعی کے لاکن مستحب ہی امام کو سری نماز مین پڑہے تو نماز کے بعد سجدہ کرنا اور رکوع سے سجدہ ادا نہین ہوتا نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور ادا ہوتا ہی نزدیک امام ابو حنیفہ کے سجدہ کی نیت کی تو اگر سجدہ کی آیت کے بعد تین آیتین یا زائد پڑہین تو رکوع سے سجدہ ادا نہین ہوگا اور شرائط واسطے سجدہ تلاوت کے تمام شرائط نماز کے ہین نزدیک ائمہ اربعہ کے اور سجدہ مین جاتی وقت اور سر اٹہاتی وقت تکبیر کہے نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے اور رفع یدین اور سلام نکرے اور نزدیک امام شافعی کے بہی ایسا ہی نماز مین ہو تو اگر خارج نماز ہی تو نیت اور تکبیر تحریمہ فرض ہی اور مستحب ہی اوسوقت رفع یدین اور سجدہ مین جاتی وقت اور سر اوٹہاتی وقت تکبیر کہنا بغیر رفع یدین کے اور فرض ہی سلام بغیر تشہد کے اور نزدیک امام احمد کے تکبیر کہے واسطے سجدہ کے اور رفع یدین کرے اگرچہ نماز مین ہو اور سر اوٹہاتی وقت تکبیر کہے اور سلام پہیرے نماز مین نہو تو اور سجدہ مین یہہ کہے نزدیک امام احمد کے سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِي خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ فَتَبَارَكَ اللّٰهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ اور نزدیک امام مالک کے یہہ اَللّٰهُمَّ اكْتُبْ لِي بِهَا عِنْدَكَ أَجْرًا وَاجْعَلْهَا لِي عِنْدَكَ ذُخْرًا وَضَعْ عَنِّي بِهَا وِزْرًا وَاقْبَلْهَا مِنِّي كَمَا قَبِلْتَهَا مِنْ عَبْدِكَ دَاوُدَ اور نزدیک امام شافعی کی سجدہ وجہی سے من عبدک داؤد تک پڑہنا مستحب ہی اور نزدیک امام ابو حنیفہ کے بہی یہی مستحب ہی نفل نماز مین یا نماز کے باہر ہو تو اگر فرض نماز مین ہی تو تسبیح پڑہے سجدہ کی۔

باب صلوۃ المسافر

مسافر وہ ہی نزدیک امام ابو حنیفہ کے جسکا سفر تین دن کے مسافت کا ہی کم و نونسی کے اونٹ یا پیادہ کی چال سے اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے دو دن کی مسافت کا سفر ہی معتدل دنونسی سال کے اور یہہ دو دنکی مسافت زائد ہی امام ابو حنیفہ کے تین دنکی مسافت سے کیونکہ ائمہ ثلثہ کے نزدیک صبح سے شام تک چلنے کی مسافت شرط ہی اور نزدیک امام ابو حنیفہ

کے صبح کی نماز پڑہکر زوال تک چلنے کی مسافت بس ہی اور یہہ مسافت سولا فرسخ کی ہی نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور ایک فرسخ کے تین میل اور نہین ہی اعتبار فرسخونکا نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور ایک میل کے تین ہزار پانسو ۳۵۰۰ ہاتھ ہین نزدیک امام مالک کے اور ایک ہاتھ کے چھتیس ۳۶ انگل اور انگریزی میلو نسی ستر ۵۸ پر پانچ میل ہوتی ہین اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے ایک میل کے چھہ ہزار ۶ ہاتھ اور ایک ہاتھ کی چوبیس ۲۴ انگل اور انگریزی میلو نسیہ اسٹی ۵۸ پر پانچ میل ہین اور واجب ہی مسافر کو قصر کرنا یعنی چار رکعتون کی فرض نماز کو دو رکعتین پڑہنا نزدیک امام ابو حنیفہ کے اگر چار رکعتین پڑہیگا تو گنہگار ہوگا مگر نماز ادا ہوجائیگی اگر دوسری رکعت مین قعدہ کیا ہو تو نہین تو فرض باطل ہی اور وہ نماز نفل ہوگی اور نزدیک امام مالک کے قصر کرنا سنت موکد ہی اگر قصر نہین کیا تو اعادہ کرے وقت باقی رہنے تک اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے قصر کرنا افضل ہی اگر قصر نہین کیا تو مضایقہ نہین اور جایز نہین نزدیک ائمہ اربعہ کے قصر کرنا مغرب اور صبح کی نماز کو اگر اثنای نماز مین قصر کی نیت اقامت کی کی تو چار رکعتین پڑہنا فرض ہی نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور نماز توڑے نزدیک امام مالک کی اگر ایک رکعت نہین پڑہی ہو تو اگر ایک رکعت پڑہی ہو تو دو رکعت پر تمام کرکے نفل گردانے اور پہر چار رکعت فرض پڑہے اور سفر باطل ہوتا ہی نزدیک امام ابو حنیفہ کے پندرہ رات دن رہنے کی نیت کرنے سے اور نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے چار دنکی نیت کرنے سے اور نزدیک امام احمد کے اکیس ۲۱ فرض نماز پڑہنے تک رہنے کی نیت کرنے سے اگر مسافر کسی شہر مین سفر کے دنون سے زائد رہے بغیر نیت اقامت کے اس ارادے پر کہ کل یا پرسون چلا جاونگا تو قصر کرے جتنی مدت رہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور جایز ہی نزدیک امام شافعی کے اٹھارا دن تک قصر کرنا اوس سے زیادہ جایز نہین اگر مسافر مقیم کی اقتدا کرے تو قصر نکرے نزدیک ائمہ اربعہ کے اگر مقیم مسافر کی اقتدا کرے تو امام سلام پہیرنے کے بعد مقتدی پہر دو رکعتین پڑہکر سلام پہیرے نزدیک ائمہ اربعہ کے لاکن اون دو رکعتون مین قرأت

نکرہی نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور قرآت کرہی نزدیک ائمہ ثلثہ کے اگر نماز سفر کی مقیم ہو ابعد
قضا کرہی تو قصر کرہی نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام مالک کے اور قصر نکرہی نزدیک امام شافعی اور
امام احمد کے اگر نماز اقامت کے دنونکی قضا کرہی سفر مین تو قصر نکرہی نزدیک ائمہ اربعہ کے اور
سفر گناہ کا نرہنا شرط ہی واسطی قصر کے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور شرط نہین نزدیک امام ابوحنیفہ
کے اور جایز ہی نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے جمع کرنا دو نمازونکو یعنی ظہر اور عصر کو اور مغرب
اور عشا کو سفر مین جمع تقدیم کرہی یا جمع تاخیر یعنی عصر کو ظہر کیوقت یا ظہر کو عصر کیوقت اور مغرب
کو عشا کیوقت یا عشا کو مغرب کیوقت پڑہی لاکن شرط ہی واسطی جمع تقدیم کے پہلی نماز اول
پڑہنا اور نیت کرنا جمع کی اور پی در پی نماز پڑہنا اور سفر مین رہنا دوسری نماز شروع کرنی تک
اگر جمع تاخیر ہو تو پہلی نماز کا وقت گذرنیکی آگے اور نماز شروع کرنیکی وقت جمع تاخیر کی نیت
کرہی اور نزدیک امام مالک کی جمع جایز ہی خشکی کے سفر مین فقط اور جمع نہین کرنا اولی ہی نزدیک
ائمہ ثلثہ کی اور جمع جایز نہین نزدیک امام ابوحنیفہ کے مگر عرفات مین محرم کو جایز ہی عرفہ کے
دن ظہر اور عصر کو جمع کرنا ظہر کیوقت ساتھ ایک اذان اور دو اقامت کی جماعت سی اور جایز
ہی اوسی روز مزدلفہ مین مغرب اور عشا کو جمع کرنا عشا کیوقت اگر مغرب کو عشا کی وقت سے
آگے پڑہی تو اعادہ کرہی مغرب کا طلوع فجر تک اور جمع جایز ہی بیمار کو جبکہ مشقت ہوتی ہو ہر
نماز وقت پر پڑہنے سے نزدیک ائمہ ثلاثہ کے سواے امام ابوحنیفہ کے اور جایز ہی جمع تقدیم
نزدیک امام شافعی کے بسبب برسات کی بشرطیکہ پہلی نماز کے سلام کیوقت برسات ہو اور
لوگ دور سی آکے جماعت سی نماز پڑہتی ہون اور راستی مین اذیت ہو بسبب برسات کی اور
جایز نہین جمع تاخیر اور اولے اور برف مانند برسات کے ہین جبکہ گہلین اور کپڑی تر ہو دین
اور نزدیک امام مالک اور امام احمد کے جایز ہی جمع تقدیم درمیان مغرب اور عشا کے فقط اور
جایز نہین نزدیک امام ابوحنیفہ کے ۔

باب صلوۃ الجمعۃ

جمعہ کی نماز فرض ہی مرد پر جو مسلمان اور عاقل و بالغ رہی او غلام او رمسافر اور بیمار نرہے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور اسکے واسطے کئی شروط ہین ازانجملہ شرط ہی نزدیک امام ابوحنیفہ کے شہر ہونا یعنی ایسا مقام ہو کہ جسوقت وہانکی لوگ جمع ہون تو وہانکی بڑی مسجد مین نہ سماوین یا شہر کا کنارہ رہی اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے جمعہ فرض ہی اوسجا ہی کہ جہان اتنی لوگ ہون کہ جنکی ضرورت جماعت مین ہی اور اذن عام اور سلطان کا حاضر ہونا یا حاکم ہونا شرط ہی نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور مستحب نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور جماعت شرط ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے اور کافی ہی نزدیک امام ابوحنیفہ کے تین مرد عاقل و بالغ رہنا سوای امام کی اور نزدیک امام مالک کے شرط ہی بارہ آدمی رہنا سوای امام کے متوطن اوسی شہر کے جنپر نماز جمعہ فرض رہی اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے چالیس آدمی ضرور ہین امام ملاکر متوطن اوسی شہر کے جن پر نماز جمعہ فرض ہی اور جایز ہی نزدیک امام شافعی کے امامت غلام اور مسافر اور ممیز لڑکے کی امام کے سوای چالیس آدمی ہون تو اور نزدیک امام مالک اور امام احمد کے جایز نہین اور شرط ہی نزدیک ائمہ ثلثہ کے اتنی لوگ امام کی سلام تک رہنا اور نزدیک امام ابوحنیفہ کے پہلی رکعت کا سجدہ کرنی تک رہی تو جمعہ صحیح ہی نہین تو باطل ہی اور جایز ہی نزدیک امام ابوحنیفہ کے متعدد مسجدونمین جمعہ کی نماز پڑہنا اور جایز نہین نزدیک ائمہ ثلثہ کی لاکن شہر بڑا رہی اور سب لوگ ایک مسجد مین جمع ہونا ممکن نہین تو بقدر حاجت تعدد مساجد کا جایز ہی اور ایک خطبہ شرط ہی اور دو سنت آگے نماز کے نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور دو خطبے شرط ہین آگے نماز کے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور تین شروط ہین نزدیک امام شافعی کے ہر خطبے میں حمد اللہ تعالی کی ساتہہ لفظ حمد اور اللہ کے رہنا اور صلوۃ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ و الہ وسلم پر ساتہہ لفظ صلوۃ کے اور انحضرت صلی اللہ علیہ و الہ وسلم کا کوئی ایک اسم مبارک صراحۃً رہی اگر حضرت کا اسم مبارک آگی مذکور ہونیکے سبب سی ضمیر لاوی مثلا کہی صلی اللہ علیہ تو صحیح نہین اور وصیت کرنا تقوی کی اور یہہ دونون لفظ رہنا شرط نہین اگر اطیعوا اللہ کہی تو بہی

بوبا... (margin notes partly illegible)

کافی ہی اور شرط ہی دوسری خطبی مین دعا واسطی مؤمنین کے اور قرآن شریف کی ایک آیت
رہنا شرط ہی پہلی مین ہو یا دوسری مین لاکن پہلی مین سنت ہی اور نزدیک امام احمد کے
حمد اور صلوۃ اور وصیت اور تقوی اور قرآن شریف کی ایک آیت شرط ہی ہر خطبی مین
اور دعا واسطی مؤمنین کے سنت ہی اور نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے یہ سب
سنتین ہین اور سنت ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے خطبہ منبر پر پڑہنا اور خطبہ اور نماز ظہر کیوقت
پڑہنا شرط ہی نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور جایز ہی نزدیک امام احمد کے آگی زوال کے مانند
عید کے اور مستحب ہی نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے سلام کرنا خطیب جسوقت
منبر کے نزدیک پہنچی نزدیک کے لوگون پر اور جسوقت منبر پر چڑہی تمام پر سلام کہکی بیٹھی
اور سلام کرنا مکروہ ہی نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور نزدیک امام مالک کی مستحب ہی سلام جب
نکلی امام منبر پر چڑہنی کے لئے اور مکروہ ہی منبر پر چڑہی بعد اور سنت ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے
خطبہ پڑہتی وقت عصا یا تلوار پکڑنا اور فرض ہی نزدیک امام مالک اور امام شافعی کی کہڑی
رہکر دونون خطبی پڑہنا اور سنت ہی نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام احمد کی اور شرط ہے
طہارت اور ستر عورت اور بیٹہنا درمیان دونون خطبونکے نزدیک امام شافعی کے اور ہی
سنت نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور شرط ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے خطبہ اتنی لوگ سننا کہ جنکی نزدیک
جماعت ہین ہی اور خطبہ پڑہتی وقت نماز نہ پڑہی نزدیک ائمہ اربعہ کے لاکن تحیۃ المسجد
پڑہی جسوقت آوی تو نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے نہ نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام
مالک کے اور خطبہ پڑہتی وقت بات کرنا حرام ہی نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور مکروہ ہی نزدیک
امام شافعی کے اور شرط ہی نزدیک امام مالک کی جو شخص خطبہ پڑہتا ہی وہی نماز پڑہنا مگر خطبہ
پڑہی بعد کچہ عذر ہو وی جیسی جنون وغیرہ تو دوسرا اسکی ساتہہ نماز پڑہی اور نزدیک ائمہ ثلثہ
کے خطیب اور امام ایکہی رہنا شرط نہین لاکن مکروہ ہی نزدیک امام ابو حنیفہ کے ایک شخص
خطبہ اور دوسرا نماز پڑہنا اور سنت ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے جمعہ کی پہلی رکعت مین سورہ

جمعہ یا سبح اسم پڑہنا دوسری مین سورۂ منافقون یا ہل اتی اور قرات پکار کے کرنا واجب ہی نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور سنت نزدیک ائمہ ثلاثہ کے اگر کوئی شخص امام کے ساتھ قعد ہی مین ملے تو نزدیک امام ابو حنیفہ کے جمعہ صحیح ہی اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے دوسری رکعت کی رکوع مین ملا ہی تو ایک رکعت پڑہی جمعہ کی اگر رکوع کے بعد ملا ہی تو چار رکعتین پڑہی ظہر کی اگر جمعہ کی نماز مین سلام کے آگے عصر کا وقت داخل ہووی تو نماز باطل ہوتی ہی نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور صحیح ہی نزدیک امام مالک کی مغرب تک اور نزدیک امام شافعی کے چار رکعتین پڑہی ظہر کے اور نزدیک امام احمد کے تکبیر تحریمہ کے بعد عصر کا وقت داخل ہووی تو جمعہ صحیح ہی اور مکروہ ہے نزدیک امام ابو حنیفہ کے سفر کرنا جمعہ کے روز بعد زوال کے نماز نہین پڑہکر اور آگی زوال کی مکروہ نہین اور نزدیک امام مالک اور امام احمد کے بعد زوال کے حرام ہی اور آگی زوال کے مکروہ اور نزدیک امام شافعی کے حرام ہی آگے اور بعد زوال کے مگر راستی مین نماز ملتی ہی یا ضرر ہے بسبب چہٹ جانی رفیقونکی اور سفر معصیت کا نہین ہی تو جایز ہی اور حرام ہی بیع پہلی اذان سی نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور دوسری اذان سی نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور سنت ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے جمعہ کے روز غسل کرنا اور بہتر کپڑی پہنا اور خوشبوئی لگانا واسطی نماز کے اور سورۂ کہف اور درود بہت پڑہنا

باب صلوٰۃ العیدین

عید کی نماز واجب ہی نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور سنت موکد نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے اور فرض کفایہ نزدیک امام احمد کے اور شرائط عیدین کے مانند جمعہ کی ہین سوای خطبی کے نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام احمد کے اور کوئی شرط نہین نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے اور اسکی دو رکعتین ہین بغیر اذان اور اقامت کی اور نماز کی بعد دو خطبے پڑہنا سنت ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے اور وقت نماز کا آفتاب ایک نیزہ بلند ہوی تب سی زوال تک ہی نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور طلوع آفتاب سی زوال تک نزدیک امام شافعی کی اور مکروہ ہے

نزدیک امام ابو حنیفہ کے نفل نماز پڑہنا آگے نماز عید کے نماز کی جاہ مین اور گہر مین اور بعد نماز کے فقط نماز کی جاہ مین لاکن عوام لوگ کسی جاہ مین نماز پڑہین تو منع نکرے اور نزدیک امام مالک اور امام احمد کے مکروہ ہی نماز کی جاہ مین مگر مسجد مین نماز پڑہتے ہین تو نزدیک امام مالک کی مکروہ نہین اور نزدیک امام شافعی کے فقط امام کو مکروہ ہی اور سنت ہی عید کے روز غسل کرنا اور بہتر کپڑے پہننا اور خوشبوئی لگانا اور مسواک کرنا اور عید الفطر مین آگی نماز کی خرمایا اور کوئی چیز کہانا اور عید الضحی مین آگی نماز کے کچہ نکہانا اور رستے مین تکبیر کہتے ہوے عید گاہ کو جانا نزدیک ائمہ اربعہ کے اور تکبیرات زواید عیدین مین نزدیک امام ابو حنیفہ کی ہر رکعت مین تین تین ہین اور نزدیک امام شافعی کے پہلی رکعت مین سات دوسری مین پانچ اور نزدیک امام مالک اور امام احمد کے پہلی مین چہہ دوسری مین پانچ اور تکبیرین پہلی رکعت مین بعد ثنا کی کہے دوسری مین بعد قرأت کی نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور ہر رکعت مین آگی قرأت کے کہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور مستحب ہی تسبیح درمیان ہر دو تکبیر کے نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے اور مستحب نہین نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام مالک کی اور تسبیح یہہ کہے نزدیک امام شافعی کے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اور نزدیک امام احمد کے یہہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَّالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَّسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا وَّصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا اور سنت ہی نزدیک ائمہ ثلثہ کے ہر تکبیر زائد کیوقت ہاتہکو اٹہانا اور نزدیک امام مالک کے نہین اٹہانا اولی ہی اور مستحب ہی نزدیک امام احمد کی پہلی رکعت مین سبح اسم اور دوسری مین هل اتی پڑہنا اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے مستحب ہی پہلی رکعت مین سورہ قاف یا سبح اسم اور دوسری مین اقترب یا ہل اتی اور امام قرأت بپکار کے کرنا واجب ہی نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور سنت نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور واجب ہی نزدیک امام ابو حنیفہ کے تکبیرات تشریق کہنا اور سنت نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور تکبیرات تشریق عرفہ کی صبح سی شروع کرے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور ظہر سی روز عید کے نزدیک امام

مالک کے اور انتہا نزدیک امام مالک کے تیرہوین کی صبح تک ہی اور مذاہب ثلثہ مین تیرہوین
کے عصر تک ہی اور تکبیر بعد ہر نماز کے کہے نزدیک امام شافعی کے خواہ فرض ہو یا نفل یا جنازہ
خواہ ادا ہو یا قضا اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے فقط فرض کے بعد کہے لاکن قضا نماز کو تکبیر کہے
نزدیک امام مالک کے اور کہے نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام احمد کے بشرطیکہ انہین روزون کی
نماز ہو وہی اور تکبیر نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام احمد کے یہ کہے اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا
اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد اور نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے یہ اللہ اکبر
اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد اگر عیدین مین امام حنفی ہو اور
مقتدی شافعی یا شافعی امام اور مقتدی حنفی تو تکبیرونکی عدد مین اور تقدیم و تاخیر مین امام کی تابعداری
کرے۔

باب صلوٰۃ الکسوف والخسوف

سنت ہین دو رکعتین سورج گہن کیوقت نزدیک ائمہ اربعہ کے اور ہر رکعت مین نزدیک
امام ابو حنیفہ کے ایک رکوع ہے مانند دوسری نمازونکے اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے دو رکوع اور
دو قیام اور دو قرأت ہین اور قرأت جہر سے کرے نزدیک امام احمد کے اور آہستہ نزدیک
ائمہ ثلثہ کے اور سنت ہی جماعت سے پڑہنا اور قرأت اور رکوع کو دراز کرنا نزدیک ائمہ اربعہ کے
لاکن نزدیک امام ابو حنیفہ کے امام جمعہ کا رہے تو جماعت سے پڑہے نہین تو تنہا تنہا اور سنت
ہین دو رکعتین چاند گہن کے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور سنت ہی نزدیک امام شافعی اور امام احمد
کے جماعت سے پڑہنا ساتھہ دو رکوع اور دو قیام اور دو قرأت کے اور نزدیک امام ابو حنیفہ
اور امام مالک کے تنہا تنہا پڑہے ہر ایک رکوع سے اور قرأت آہستہ کرے نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور
پکار کر نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور دو خطبے بہی پڑہے نزدیک امام شافعی کے سورج گہن ہو یا چاند
گہن بعد نماز کے اور ارکان اور سنن مانند جمعہ کے ہین اور خطبہ نہین ہی نزدیک ائمہ ثلثہ کے
لاکن ذکر اور دعا کرتے رہے گہن چہوٹے تک۔

باب صلوٰۃ الاستسقاء

اور جب برسات موقوف ہووے تو دعا اور استغفار کرے اور نماز تنہا تنہا پڑھے آہستہ
نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور دو رکعتین جماعت سے پڑھنا پکار کر سنت ہے نزدیک امام شافعی
اور امام ابو یوسف اور امام محمد کے اور تکبیرات بھی کہے مانند عید کے نزدیک امام شافعی
اور امام احمد کے فقط اور نہیں ہے خطبہ نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور دو خطبے ہیں جیسے عید کی نماز کو
نزدیک امام مالک اور امام شافعی اور امام محمد کے اور ایک خطبہ ہے نزدیک امام احمد اور امام ابو
یوسف کے اور خطبہ مین استغفار بہت کرے اور خطبہ ثانیہ کے درمیان امام قبلہ کی طرف متوجہ
ہو کر چادر کو الٹے اور مقتدی مرد بھی بیٹھے ہوئے اپنی اپنی چادر الٹیں نزدیک ائمہ ثلثہ کے ایسا کہ
جو سیدہے کاندھے پر ہے اسکو بائیں پر کرے جو بائیں کاندھے پر ہے اسکو سیدہے پر لاکن جب چادر
اور مثلث اور زائد لمبی نہیں ہے تو اوپر کیجانب کو نیچے اور نیچے کے جانب کو اوپر پھیرے نزدیک
امام شافعی کے فقط ایسا کہ سیدہے طرف کو نیچے کے کنارے کو بائیں ہاتھ سے پکڑے اور بائیں طرف
کے نیچے کے کنارے کو سیدہے ہاتھ سے پکڑ کر دونوں ہاتھ پیچھے کرے تاکہ کنارہ سیدہے ہاتھ کا
سیدہے کاندھے پے ہو اور بائیں ہاتھ کا بائیں کاندھے پر اور نزدیک امام ابو یوسف اور امام
محمد کے چادر کو الٹے امام فقط ایسا کہ نیچے کے جانب کو اوپر اور اوپر کیجانب کو نیچے کرے اگر ممکن ہو
تو نہیں تو جو سیدہے کاندھے پر ہے اسکو بائیں پر اور جو بائیں پر ہے اسکو سیدہے کاندھے پر کرے

باب صلوٰۃ الخوف

جبکہ خوف دشمن کا ہو سفر یا حضر مین تو امام مقتدیوں کو دو گروہ کرکے ایک کو دشمن کی طرف
روانہ کرے دوسرے کے ساتھ ایک رکعت پڑھے دو رکعتوں کی نماز ہو تو اگر تین یا چار رکعتوں کی
ہے تو پہلے گروہ کے ساتھ دو رکعت پڑھے بعد یہہ گروہ دشمن کیطرف جاوے اور دوسرا گروہ
جو دشمن کیطرف تھا آوے اور امام اونکے ساتھ باقی نماز ادا کرے اور سلام پھیرے امام تنہا تب
یہہ گروہ دشمن کیطرف جاوے اور پہلا گروہ اگر اپنی نماز بغیر قرأت کے تمام کرکے دشمن کے مقابلے

کو جا وین تب دوسرا گروہ اگر قرأت سے نماز پڑہی نزدیک امام ابو حنیفہ کے خواہ دشمن قبلے کیطرف ہو یا نہو اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے دشمن قبلے کیطرف نہو تو دو گروہ کرے ایک کو دشمن کے مقابل کہڑا کرے دوسرے کیساتہہ ایک رکعت ادا کرے جسوقت امام واسطے دوسری رکعت کے کہڑا ہو پہلا گروہ امام سے مفارقت کی نیت کر کے نماز کو تمام کرے اور مقابلہ کو دشمن کیجاوے بعد دوسرا گروہ آکر امام کے ہمراہ ایک رکعت ادا کرے اور امام قیام کو دراز کرے تاکہ وہ لوگ آکر ملین جب امام واسطے تشہد کے بیٹہے تب وہ گروہ اٹہکر اپنی باقی نماز ادا کرے اور امام تشہد مین اونکا انتظار کرے تاکہ اونکے ساتہہ سلام پہیرے اور نزدیک امام مالک کے بہی ایسا ہی ہے لیکن امام تشہد پڑہے بعد سلام کرے اور مقتدیون کا انتظار نکرے خواہ دشمن قبلے کے طرف ہو یا نہو اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے قبلے کے طرف دشمن ہو تو امام قوم کو دو صف کرے اور سب کے ساتہہ احرام باندہے جب امام نے سجدہ کیا تو پہلی صف امام کے ساتہہ سجدہ کرے دوسری نگہبانی کرتی ہوی کہڑی رہے اور جب امام دونون سجدون سے فارغ ہو تب کہڑی ہوی صف سجدہ کر کے کہڑی رہے اور پہلی صف موخر ہووے اور دوسری مقدم ہووے اور امام کے ساتہہ سجدہ کرے اور جو موخر ہے نگہبانی کرے اور جب امام اور صف اول سجدون سے فارغ ہون تب دوسری صف سجدہ کر کے تشہد پڑہے اور امام سب کے ساتہہ سلام پہیرے

باب الجنایز

میت کو غسل دینا فرض کفایہ ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور افضل ہے گرم پانی سے غسل دینا نزدیک امام ابو حنیفہ کے لاکن بہت گرم نکرے کیونکہ اذیت ہوتی ہے میت کو مانند زندگی اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے ٹہنڈے پانی سے غسل دیوے اگر گرم پانی کی ضرورت ہو بسبب ٹہنڈ وغیرہ کے تو گرم کرے اور نزدیک امام مالک کے گرم اور ٹہنڈا دونون برابر ہین افضلیت مین اور جایز ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے غسل دینا عورت اپنے مرد کو اور جایز نہین نزدیک امام ابو حنیفہ کے غسل دینا مرد اپنی عورت کو اور جایز ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور جایز نہین

نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام احمد کے عورت کو مرد اور مرد کو عورتین غسل دینا اگرچہ محرم
رہین اگر کسی جاہی مرد کی میت رہی اور نرہین وہان سواے عورتون کے یا عورت کی میت
رہی اور نرہین سولے مردون کے تو میت کو تیمم کراوی مگر غیر محرم ہاتھہ پر کپڑا لپیٹ کر تیمم کراوے
اور نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے جایز ہی غسل دینا مرد محرم عورتون کو اور عورتین محرم
مردونکو اگر فقط غیر محرم رہین تو تیمم کروہی اور اولی واسطی غسل کے نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام
شافعی کے مرد کو تو ابتدا مرد اور عورت کو تو ابتدا عورتین اور نزدیک امام مالک کے اولی
مرد کو اوسکی عورت ہی اور عورت کو اسکا مرد ہی اور نزدیک امام احمد کے وصی اولی ہی اور مستحب
ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے غسل کی جاہی کوئی نہین رہنا سوہی غاسل اور اسکے مددگارونکی اگر بچہ
پیدا ہوا بعد علامت حیات کی پائی جاوہی تو نزدیک امام ابوحنیفہ کے غسل دیوہی اور نماز
پڑہی اگر حیات نپائی جاوہی تو غسل دیوہی اور نماز نہین پڑہکر کپڑے مین لپیٹکے دفن کرہی بچے
کی صورت کامل ہو یا نہو اور نزدیک امام مالک کے حیات پائی جاوہی تو غسل اور نماز ہی نہین تو
نہ غسل ہی نہ نماز مگر خون دہونا مستحب ہی اور کپڑے مین لپیٹکر دفن کرنا واجب ہی اور نزدیک
امام شافعی کے حیات پائی جاوہی تو نماز اور غسل ہی اگر حیات نہین اور صورت کامل ہی تو
غسل دیکر کفن پہناکے دفن کرے اور نماز نہ پڑہی اگر صورت کامل نہین ہی تو فقط کپڑے مین
لپیٹکر دفن کرے اور نزدیک امام احمد کے اگر چار مہینے یا زائد مین پیدا ہو تو غسل دیکر نماز
پڑہکی دفن کرہی اگرچہ حیات معلوم نہو اگر کوئی حاملہ مر جاوہی اور پیٹ مین اسکے بچہ زندہ رہی
تو پیٹ چیر کر بچہ نکال لیوہی نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور پیٹ چیرنا حرام ہی نزدیک امام مالک
اور امام احمد کے لاکن بچہ مرنیکے بعد میت کو دفن کرہی اور نزدیک امام شافعی کے پیٹ چیرے
اگر بچہ پیدا ہو کر جینے کی امید رہی تو نہین تو نہ چیرے بچہ مرنیکی بعد دفن کرہی اگر آدہی کا بدن دہڑ
سی زائد ملے بغیر سر کے یا آدہا ساتھہ سر کے تو نزدیک امام ابوحنیفہ کے غسل دیوہی اور نماز پڑہکر دفن
کرہی اوس سی کم ملے تو فقط کپڑا لپیٹکر دفن کرہی اور نزدیک امام مالک کے دو ثلث بدن کا ملین تو غسل

اور نماز ہی اوس سی کم ہو تو نہین آور نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے کوئی ایک جز آدمی کا ملے
جس سی مرنا اوسکا یقین ہو تو غسل دیوی اور کپڑہ مین لپیٹکر نماز پڑہکی دفن کرہی آور مستحب ہی نزدیک
ائمہ اربعہ کی غسل کرنا غاسل میت کو غسل دینی کے بعد آور شہید کو غسل نہ دیوی اور نماز نہین پڑہکر
انہین کپڑونسی خون آلودہ دفن کرہی نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے اگرچہ اسپر غسل فرض رہی
یا لڑکا یا مجنون رہی اور نزدیک امام احمد کی شہید پر غسل رہی تو غسل دیوی اور نماز پڑہی نہین تو
نہ غسل ہی نہ نماز اگرچہ لڑکا یا مجنون ہو اور نزدیک امام ابو حنیفہ کی شہید پر غسل رہی یا مجنون یا لڑکا
رہی تو غسل دیکر نماز پڑہی نہین تو بغیر غسل کے نماز پڑہی اور کفن دینا میت کو فرض کفایہ ہی نزدیک
ائمہ اربعہ کی اور کفن مسنون نزدیک امام ابو حنیفہ کے مرد کیواسطے تین کپڑی ہین قمیص اور ازار
اور لفافہ اور واسطے عورت کی پانچ کپڑی قمیص اور دامنی اور ازار اور سینہ بند اور لفافہ اور نزدیک
امام مالک کی واسطے مرد کے پانچ کپڑی دو لفافی اور ازار اور قمیص اور عمامہ اور سات کپڑی واسطے عورت
کے ازار اور قمیص اور دامنی اور چار لفافے اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے واسطے
مرد کی تین لفافی اور واسطے عورت کی پانچ کپڑی ازار اور دامنی اور قمیص اور دو لفافی اور عورت کے
سر کے بالونکو نزدیک امام ابو حنیفہ کے دو حصے کر کے چہاتی پر قمیص کے اوپر رکہکر دامنی سے ڈہانپے
اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے تین حصے کر کے پیچہے ڈالی اگر میت احرام حج کا باندہی ہوی ہو تو سلا ہوا
کپڑا پہنانا اور مرد کا سر اور عورت کا منہہ ڈہانپنا اور خوشبوئی لگانا جایز نہین نزدیک امام شافعی
اور امام احمد کے اور جایز ہی نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے اور نماز جنازہ کی فرض
کفایہ ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے اور مستحق واسطے امامت کی نزدیک امام ابو حنیفہ کی سلطان ہی بعد قاضی
بعد امام جامع مسجد کا بعد محلے کی مسجد کا بعد ولی میت کا اور نزدیک امام مالک اور امام احمد
کے وصی اولی ہی بعد سلطان بعد ولی اور نزدیک امام شافعی کے ولی میت کا افضل ہی سب سے
اور جایز ہی نزدیک امام شافعی کے قبر پر اور غائب پر نماز پڑہنا بشرطیکہ اوس میت کی دفن کی آگے
نماز پڑہنے والا مکلف رہی نہین تو صحیح نہین اور نزدیک امام احمد کی ایک مہینے تک جائز ہی

دفن کے دن سے اور جایز نہین نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام مالک کی لیکن بغیر نماز کو دفن کیے
ہو تو جایز ہے نماز نزدیک امام ابو حنیفہ کے قبر پر جبتک کہ میت پارہ پارہ نہو اور نزدیک امام
مالک کی جائز ہے جبتک کہ گمان نہو فنا کا اگر جنازہ کی نماز کی جماعت ہونیکے بعد پھر دوسرے لوگ
آوین تو نماز پڑہنا جایز ہے جماعت سے ہو یا تنہا نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے اور جایز نہین
نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام مالک کی اور مکروہ ہے نماز جنازہ کی مسجد مین پڑہنا جنازہ مسجد مین
رکھکر اگر خارج مسجد مین رہے تو بھی بضرورت مسجد مین کہڑے ہو رہنا مکروہ ہے نزدیک امام ابو حنیفہ اور
امام مالک کی اور مکروہ نہین نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے دونون صورت مین اور افضل
ہے نزدیک امام ابو حنیفہ کے کہڑا رہنا امام کا میت کے سینے کے مقابل مرد ہے یا عورت اور نزدیک
امام مالک کے مرد کی جنازے پر بیچمین کہڑا رہے اور عورت کے کاندہے کے مقابل اور نزدیک امام شافعی
کے مرد کی جنازہ پر مقابل سر کے اور عورت کے جنازے پہ مقابل کمر کے اور نزدیک امام احمد کی مرد
کے جنازے پر مقابل سینے کے اور عورت کی جنازے پر بیچمین کہڑا رہے اور جنازہ کی نماز مین سب
شرائط نماز کے ہین اور قیام اور چار تکبیرین فرض ہین نزدیک ائمہ اربعہ کے اور سنت ہے نزدیک
امام شافعی اور امام احمد کے رفع یدین ساتہہ ہر تکبیر کے اور نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام مالک
کے سنت ہے پہلی تکبیر کے ساتہہ فقط اور پہلی تکبیر کے بعد سنت ہے نزدیک امام ابو حنیفہ کے
ثنا پڑہنا یعنی سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ
وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ اور سورہ فاتحہ پڑہنا قرأت کی نیت سے مکروہ ہے اگر دعا کی نیت سے پڑہے تو مکروہ نہین
اگر امام حنفی ہو تو ضرور سورہ فاتحہ پڑہے دعا کی نیت سے تا کہ شافعی اور حنبلی کی نماز صحیح ہو اور نزدیک
امام مالک کی فرض ہے بعد ہر تکبیر کے سوای چوتہی کے دعا کرنا واسطے میت کی اور امام مالک فرماتے
ہین احسن دعاؤن میں جنازے کی جو سُنی مین نے دعا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ہے وہ یہہ ہے اَللّٰهُمَّ
اِنَّهٗ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ اَمَتِكَ كَانَ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ
لَا شَرِيْكَ لَكَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ مُحْسِنًا

فَزِدْ فِي إِحْسَانِهِ وَإِنْ كَانَ مُسِيئًا فَتَجَاوَزْ عَنْ سَيِّئَاتِهِ اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهُ وَلَا
تَفْتِنَّا بَعْدَهُ اور دعا کے آگے حمد و صلوٰة کہنا مستحب ہے اگر لڑکا ہو تو یہہ دعا پڑھے
اَللّٰهُمَّ إِنَّهُ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ أَنْتَ خَلَقْتَهُ وَرَزَقْتَهُ وَأَنْتَ أَمَتَّهُ وَأَنْتَ تُحْيِيهِ
اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لِوَالِدَيْهِ سَلَفًا وَذُخْرًا وَفَرَطًا وَأَجْرًا وَثَقِّلْ بِهِ مَوَازِينَهُمَا وَأَعْظِمْ بِهِ أُجُورَهُمَا
وَلَا تَفْتِنَّا وَإِيَّاهُمْ بَعْدَهُ اَللّٰهُمَّ أَلْحِقْهُ بِصَالِحِ سَلَفِ الْمُؤْمِنِينَ فِي كَفَالَةِ إِبْرَاهِيمَ
وَأَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهِ وَأَهْلًا خَيْرًا مِنْ أَهْلِهِ وَعَافِهِ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ
جَهَنَّمَ اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے فرض ہے بعد پہلی تکبیر کے سورہ فاتحہ
اور بعد دوسری تکبیر کے درود پڑھنا سنت ہے نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور فرض
نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے اور بعد تیسری تکبیر کے دعا کرنا سنت ہے نزدیک امام ابو حنیفہ
کے اور فرض نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے اور یہہ دعا پڑھے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اَللّٰهُمَّ
اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا وَذَكَرِنَا وَأُنْثَانَا اَللّٰهُمَّ مَنْ
أَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَأَحْيِهِ عَلَى الْإِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْإِيمَانِ اَللّٰهُمَّ
اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَعَافِهِ وَاعْفُ عَنْهُ وَأَكْرِمْ نُزُلَهُ وَوَسِّعْ مَدْخَلَهُ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ
وَالْبَرَدِ وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَأَبْدِلْهُ دَارًا
خَيْرًا مِنْ دَارِهِ وَأَهْلًا خَيْرًا مِنْ أَهْلِهِ وَزَوْجًا خَيْرًا مِنْ زَوْجِهِ وَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ
وَأَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَتِهِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ اور یہہ دعا بھی زیادہ کرنا مستحب
ہے نزدیک امام شافعی کے اَللّٰهُمَّ هٰذَا عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ خَرَجَ مِنْ رَوْحِ الدُّنْيَا
وَسَعَتِهَا وَمَحْبُوبِهِ وَأَحِبَّائِهِ فِيهَا إِلَى ظُلْمَةِ الْقَبْرِ وَمَا هُوَ لَاقِيهِ كَانَ يَشْهَدُ
أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ وَأَنَّ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ وَأَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ اَللّٰهُمَّ إِنَّهُ
نَزَلَ بِكَ وَأَنْتَ خَيْرُ مَنْزُولٍ وَأَصْبَحَ فَقِيرًا إِلَى رَحْمَتِكَ وَأَنْتَ غَنِيٌّ عَنْ عَذَابِهِ
وَقَدْ جِئْنَاكَ رَاغِبِينَ إِلَيْكَ شُفَعَاءَ لَهُ اَللّٰهُمَّ إِنْ كَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ فِي إِحْسَانِهِ

وَاِنْ كَانَ مُسِيئًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ وَلَقِّهِ بِرَحْمَتِكَ رِضَاكَ وَقِهِ فِتْنَةَ الْقَبْرِ وَعَذَابَهُ وَافْسَحْ لَهُ فِيْ قَبْرِهٖ وَجَافِ الْاَرْضَ عَنْ جَنْبَيْهِ وَلَقِّهِ بِرَحْمَتِكَ الْاَمْنَ مِنْ عَذَابِكَ حَتّٰى تَبْعَثَهُ اِلٰى جَنَّتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اگر میت لڑکے کی یا دیوانیکی ہو تو یہہ پڑہے نزدیک امام ابوحنیفہ کے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا اور نزدیک امام شافعی کے میت لڑکے کی ہو تو اللہم اغفر لحینا سے فتوفہ علی الایمان تک پڑہکر یہہ پڑہے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ فَرَطًا لِاَبَوَيْهِ وَسَلَفًا وَّذُخْرًا وَّعِظَةً وَّاعْتِبَارًا وَّشَفِيْعًا وَّثَقِّلْ بِهٖ مَوَازِيْنَهُمَا وَاَفْرِغِ الصَّبْرَ عَلٰى قُلُوْبِهِمَا وَلَا تَفْتِنْهُمَا بَعْدَهُ وَلَا تَحْرِمْهُمَا اَجْرَهُ اور نزدیک امام احمد کے یہہ کہے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لِوَالِدَيْهِ ذُخْرًا وَّفَرَطًا وَّسَلَفًا وَّاَجْرًا اَللّٰهُمَّ ثَقِّلْ بِهٖ مَوَازِيْنَهُمَا وَاَعْظِمْ بِهٖ اُجُوْرَهُمَا وَاَلْحِقْهُ بِصَالِحِ سَلَفِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاجْعَلْهُ فِيْ كَفَالَةِ اِبْرَاهِيْمَ وَقِهٖ بِرَحْمَتِكَ عَذَابَ الْجَحِيْمِ اگر میت عورت یا لڑکی کی ہو تو ضمایر مونث کے کہے سب دعاؤنمین مذاہب اربعہ کے اور بعد چوتہی تکبیر کے کچہہ نہ پڑہکر فقط سیدہی طرف سلام پہیرے نزدیک امام مالک اور امام احمد کی اور یہہ پڑہے نزدیک امام ابوحنیفہ کے رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ اور دو طرف سلام پہیرے اور نزدیک امام شافعی کے اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهُ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهُ پڑہکر دو طرف سلام پہیرے اور افضل ہی نزدیک امام ابوحنیفہ کے جنازہ کے پیچہے چلنا اور نزدیک امام شافعی کے آگے چلنا اور نزدیک امام مالک اور امام احمد کے سوار ہو تو پیچہے چلے اور پیادہ آگے اور مستحب ہی نزدیک امام شافعی کے جنازہ دیکہے تو کہڑا رہنا بیٹہا ہوا شخص اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے مکروہ ہی مگر جنازہ کی ساتہہ جانیکے ارادہ سی کہڑا ہا تو مکروہ نہین اور افضل ہی نزدیک امام ابوحنیفہ کے میت کو قبر مین داخل کرنا قبلے کے طرف سی اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے قبر کے پائین طرف سی داخل کرنا افضل ہی اگر عورت کی میت ہو تو قبر پر پردہ کرنا مستحب ہی نزدیک ائمہ اربعہ کی اگر مرد کی

میت ہو تو پردہ کرنا مکروہ ہے نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام احمد کے اور مستحب ہے نزدیک
امام شافعی کے اور نہ مکروہ ہے نہ مستحب نزدیک امام مالک کے اور میت کو قبر مین سیدہے بازو
جھکا کر رکھے ایسا کہ منھہ قبلہ کی طرف رہے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور یہہ مستحب ہے نزدیک امام شافعی
کے میت کا کلمہ کہولکر مٹی پر رکھنا اور افضل ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے قبر کو سنم بنانا یعنی مانند
اونٹ کی کوہان کے اور نزدیک امام شافعی کے مسطح کرنا افضل ہے اور حدیث شریف مین ہے
جو کہ رہا ساتھہ جنازہ کی نماز پڑہنے تک تو اسکو اجر ایک قیراط کا ہے اور جو کہ رہا دفن تک تو اوسکو اجر
دو قیراط کا اور صحابہ نے پوچھا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دو قیراط کیا ہین تو فرمایا مانند دو بڑے
پہاڑ کے ہین اور امام مالک رضی اللہ عنہ سے کسینے خواب مین پوچھا اللہ تعالی نے آپکے ساتھہ کیا
کیا تو فرمایا مغفرت کی میری بسبب ایک کلمے کے جو کہتا تہا مین جنازہ دیکھکر اور اوسکو
امیر المومنین حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کہتے تہے یعنی سبحان الحی الذی لا یموت

باب الصلوۃ فی الکعبۃ

جایز ہے نزدیک امام ابو حنیفہ کے کعبے کے اندر فرض اور نفل نماز پڑہنا بغیر کراہت کے
اور کعبے کے اوپر جایز ہے ساتھہ کراہت کے بسبب تعظیم کے اور نزدیک امام شافعی کے جایز
ہے کعبے کے اندر اور اوپر بشرطیکہ کعبے کے اندر دیوار کیطرف متوجہ ہووے یا دروازہ کیطرف
جبکہ وہ بند رہے اگر کہلا رہے سو وقت متوجہ ہووے تو شرط ہے چوکہٹ سولا انگل کی بلند رہے
نہین تو صحیح نہین اور کعبے کے اوپر شرط ہے کہ اوس شخص کے روبرو سولا انگل کی کوئی بلند چیز
اٹہی ہوی رہے جو کعبے کی جز ہو کر رہی نہین تو صحیح نہین اگر کعبے کے اندر مقتدی کی پیٹھہ امام
کے منھہ کیطرف ہو تو مقتدی کی نماز باطل ہے نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام شافعی کے اور جایز
نہین نزدیک امام مالک اور امام احمد کے فرض نماز کعبے کے اندر اور اوپر اور نفل جایز ہے
اگر کعبے کے اطراف امام کے ساتھہ لوگ اقتدا کرین اور بعض لوگ امام سے بڑہکر کعبے کے نزدیک ہین
تو جایز ہے بشرطیکہ امام ایک جانب اور مقتدی دوسری جانب رہین نزدیک ائمہ اربعہ کے

اگر امام کے جانب مین امام سے آگے کھڑے ہین تو نماز نکرو وہی نزدیک امام مالک کے اور باطل ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے۔

کتاب الزکوۃ

اللہ تعالی فرماتا ہے واٰتوا الزکوٰۃ یعنے دو تم زکوۃ۔ اور فرماتا ہے والذین یکنزون الذہب والفضۃ ولا ینفقونہا فی سبیل اللہ فبشرہم بعذاب الیم یوم یحمی علیہا فی نار جہنم فتکوی بہا جباہہم وجنوبہم وظہورہم ہذا ما کنزتم لانفسکم فذوقوا ما کنتم تکنزون یعنے اور جو لوگ جمع کر رکھتے ہین سونا اور چاندی اور خرچ نہین کرتے اسکو اللہ کی راہ مین یعنے زکوۃ نہین دیتے سو انکو خوشخبری سنا عذاب دردناک کی جسدن آگ دہکاوینگے اوسپر دوزخ کی پھر داغینگے اوس سے انکے ماتھے اور پہلو اور پیٹھین یہ وہی ہے جو تم جمع کر رکھے تھے اپنے نفسون کے واسطے سو چکھو مزا اوسکا جو تم جمع کر رکھے تھے۔ اور بخاری اور مسلم روایت کرتے ہین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندون پر کوئی صبح نہین آتی مگر اسمین دو فرشتے اترتے ہین ایک فرشتہ کہتا ہے یا اللہ تیری راہ مین خرچ کرنیوالے کو اوسکا عوض دے اور دوسرا فرشتہ کہتا ہے یا اللہ جمع کر رکھنے والے کے مال کو تلف کردے اور بخاری اور نسائی روایت کرتے ہین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکو اللہ تعالی مال دیوے اور وہ اوس مال کی زکوۃ ادا نکرے تو اوسکا مال قیامت کے دن صورت لیگا ایسے سانپ کی کہ جسکے سر کی کھال نکل گئی ہے بسبب زہر کی تیزی کے اور اسکے دونون آنکھین دو کالی نقطے ہون وہ سانپ طوق ہوکے اوسکے گلے مین پڑیگا پس وہ سانپ اوس شخص کے منہہ کے دونون جانب کو پکڑیگا اور کہیگا مین تیرا مال ہون مین تیرا گنج ہون اور زکوۃ ایک رکن ہے ارکان اسلام سے اور منکر اوسکی فرضیت کا کافر ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے اگر کوئی شخص فرضیت کا اقرار کرکے زکوۃ بخل سے ندیوے تو نزدیک امام ابو حنیفہ کے اوسکو قید مین رکھے زکوۃ دینے تک اور نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے زکوۃ جبر سے لیوے اگرچہ جنگ سے ہو اور نزدیک امام احمد کے بھی جبر سے

لیوے مگر مال پوشیدہ کر دیا ہو تو تین دن میں توبہ لیوے اگر توبہ کرے اور زکوۃ دیوے تو بہتر
نہیں تو قتل کرے اور زکوۃ اوسکی ترکے سے لیوے اور زکوۃ فرض ہے بعد گذرنے سال کے نصاب کے
موافق ہو تو ہر آزاد مسلمان پر نزدیک ائمہ اربعہ کے مگر شرط ہے نزدیک امام ابوحنیفہ کے مالک عاقل
و بالغ رہنا مجنون اور بچے پر زکوۃ فرض نہیں اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے فرض ہے والی اسکے طرف سے
ادا کرے اوسکے مال سے اور نیت زکوۃ کی فرض ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور نیت نزدیک امام ابوحنیفہ
کے زکوۃ دیتے وقت کرے اگر بابعد کرے تو بھی صحیح ہے بشرطیکہ لیا ہو شخص کے نزدیک وہ مال موجود
ہے اگر خرچ کیا بعد نیت کی تو صحیح نہیں اگر زکوۃ کا مال جدا کرتے وقت نیت کی تو بھی کافی ہے اور
نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے ضرور ہے نیت زکوۃ کا مال جدا کرتے یا دیتے وقت اور
نزدیک امام احمد کے زکوۃ دیتے وقت نیت کرنا اولی ہے اگر تھوڑا آگے کیا تو بھی کافی ہے اگر کسی کا
مال غصب کیا گیا اور اسپر گواہ نہیں یا گم ہو گیا یا جنگل میں گاڑ دیا اور مقام اوسکا بھول گیا اور بعد
کئی سال کے وہ مال ملا تو گذرے ہوے برسونکی زکوۃ دینا فرض ہے نزدیک امام شافعی و امام احمد کے
اور گذرے ہوے برسونکی ضرور نہیں نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور نزدیک امام مالک کے ایکسال کی زکوۃ
دیوے اگر ایک شخص کا قرض دوسرے پہ ہو اور وہ اقرار کرتا ہو یا انکار اور گواہ اسکے لینے پر موجود
ہوں تو ایسا مال ملتے ہی زکوۃ گذرے ہوے برسونکی فرض ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور ایک ہی سال کی
فرض ہے نزدیک امام مالک کے اگر ایک شخص صاحب نصاب ہے اور اوسپر دوسرے شخص کا قرض ہے تو بقدر
قرض کے زکوۃ فرض نہیں اور قرض وضع کئے بعد جو باقی ہے اوسکی زکوۃ دیوے نصاب کے موافق
ہو تو نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور قرض مانع زکوۃ کا نہیں ہے نزدیک امام شافعی کے چاہیے کل مال کی زکوۃ دیوے

باب زکوۃ الاموال

جانور وہ ہیں جنکی زکوۃ فرض ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے سو وہ اونٹ اور گائی اور بیل اور بھینس اور
بھینسے اور بکری ہیں اور شرط ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے وہ جانور سوائم رہنا یعنی جنگل سے چرائے جاتی
ہوں نہیں تو زکوۃ فرض نہیں اور نزدیک امام مالک کے سوائم کی شرط نہیں اور نصاب اونٹونکے

پانچ ہی اور اوسمین ایک بکری فرض ہی دس مین دو اور پندرہ مین تین او بیس مین چار اور جب
پچیس اونٹ ہون تو ایک بنت مخاض یعنی ایک برس کی اونٹنی جسپر دوسرا برس شروع ہوا اور جب
چہتیس ہون تو ایک بنت لبون یعنی دو برس کی اور تیسرا برس شروع ہوا اور جب چہیالیس ہون
تو ایک حقہ یعنی تین برس کی اور چوتہا برس شروع ہوا اور جب اکسٹھہ ہون تو ایک جذعہ یعنی چار سال
کی جسپر پانچوان سال شروع ہوا اور جب چہتر ہون تو دو بنت لبون اور جب اکانوی ہون تو دو حقے
ایکسو بیس تک نزدیک ائمہ اربعہ کے اور بعد اوسکے نزدیک امام ابوحنیفہ کے ہر پنج مین ایک بکری
پہر ایکسو پینتالیس مین ایک بنت مخاض اور دو حقے اور ڈیڑھ سو مین تین حقے پہر ہر پنج مین ایک بکری
اور ہر پچیس مین ایک بنت مخاض اور ہر چہتیس مین ایک بنت لبون پہر ایکسو چہیانوے مین چار
حقے دو سو تک پہر بعد دو سو کے شروع کیا جاوی پنج سے جیساکہ بعد ڈیڑھ سو کی شروع
کیا تہا اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے ایکسو اکیس ہون تو تین بنت لبون دیوی اور نزدیک
امام مالک کی اختیار ہی چاہی تین بنت لبون دیوی یا دو حقے مگر ہر چالیس مین بنت لبون اور ہر پچاس
مین حقہ زائد کری نزدیک ائمہ ثلثہ کے ایسا کہ ایکسو تیس مین دو بنت لبون اور ایک حقہ اور ایکسو
چالیس مین دو حقے اور ایک بنت لبون اور ڈیڑھ سو مین تین حقے پہر ایسا ہی چلا جاوی اور
نصاب گائی اور بیل اور بہینس اور بہینسے مین تیس ہی اور واجب ہی اوسمین ایک تبیعہ مادہ ہو یا
نر اور جب چالیس ہون ایک مسنہ اور جب ساٹہ ہون تو دو تبیعے اور جب ستر ہون ایک تبیعہ اور
ایک مسنہ پہر جب اسی ہون دو مسنے اور جب نوے ہون تو تین تبیعے اور جب سو ہون تو دو تبیعے اور ایک مسنہ
پہر اسیطرح ہر تیس مین تبیعہ اور ہر چالیس مین مسنہ زیادہ کری نزدیک ائمہ اربعہ کی اور تبیعہ نزدیک ائمہ ثلثہ
کے ایک برس کی گائی اور بہینس کو کہتی ہین جسپر دوسرا سال شروع ہوا اور مسنہ دو برس کی جسپر تیسرا
برس شروع ہوا اور نزدیک امام مالک کی دو سال کامل گذری تو تبیعہ ہی اور تین سال کامل ہو تو مسنا اور
مسنہ مین نر دینا جایز نہین نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور جایز ہی نزدیک امام ابوحنیفہ کی اور نصاب
بکریونمین چالیس ہی اور واجب ہی اوسمین ایک بکری پہر ایکسو اکیس مین دو اور دو سو ایک مین تین

اور چار بٹو چار پہر ہر ایک سو مین ایک واجب ہی نزدیک ائمہ اربعہ کی اور بکری نزدیک امام
ابو حنیفہ اور امام مالک کی ایکسال کی رہنا واجب ہی اور نزدیک امام شافعی کے مینڈہی ہو تو
ایک سال کی اگر پہیلی ہو تو دو سال کی اور نزدیک امام احمد کے مینڈہی چہہ مہینونکی پہیلی ایک
سال کی اور بکری یونہین نر دینا بہی جایز ہی نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام مالک کی اور جایز نہین
نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے مگر فقط نر بکری ہون تو نر دینا جایز ہی اور اونٹو مین جو بکری
واجب ہی سو وہ مادہ رہنا شرط ہی نزدیک امام احمد کے اور نر بہی جایز ہی نزدیک ائمہ ثلثہ کی اگر
چند آدمی کی جانور ملکر رہین ایسا کہ تمام ملا دئی جاوین تو نصاب ہووی اور ہر ایک کا جدا جدا حصہ
نصاب کو پہنچتا نہین ہی تو اسمین زکوۃ نہین نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام مالک کی اور زکوۃ فرض
ہی نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے بشرطیکہ اون جانورونکی چرائی کا مقام ایک ہو اور پانی
پینے کی جای ایک اور راتکو رہنی کی جای ایک ہو اور دودھ نچوڑ ہنی والا ایک اور چرواہا ایک ہو
اور ہر ایک کا نر خاص نہووی مگر نوع مختلف ہونیکے سبب سی نر علیحدہ ہو تو مضایقہ نہین اور
گہوڑی تجارت کے نہون تو زکوۃ واجب نہین نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور واجب ہی نزدیک امام
ابو حنیفہ کی بشرطیکہ جنگل سے چرای جاتی ہون اور نر اور مادہ ملکر رہین اگر فقط نر گہوڑی ہون تو
زکوۃ نہین اگر فقط مادہ ہون تو دو روایتین ہین ایک مین واجب نہین اور دوسری مین واجب
ہی اور زکوۃ ہر گہوڑی کی عربی ہو تو ایک دینار دیوی یا اسکی قیمت کرکے دو سو درم کو پانچ
درم دیوی اگر عربی نہو تو فقط قیمت کرکے دیوی اگر تجارت کی گہوڑی ہون تو زکوۃ فرض ہی
نزدیک ائمہ اربعہ کے اور ایسا ہی تمام مال مین تجارت کی اور اسکی قیمت کرکے نصاب کی موافق
ہو تو چالیسوان حصہ دیوی اگر چند آدمی ملکر تجارت کرین یا زراعت یا نقد ایک کی پاس جمع
کرین اور ہر ہر کا مال نصاب سی کم رہی اور تمام کا مال ملا کر نصاب ہو تو زکوۃ فرض نہین نزدیک
ائمہ ثلثہ کے اور فرض ہی نزدیک امام شافعی کے بشرطیکہ ہر ہر کا مال متمیز نہو اور نصاب سونی کی
بیس مثقال اور چاندی کی دو سو درہم اور اسمین چالیسوان حصہ فرض ہی نزدیک ائمہ اربعہ کی اور

جب نصاب پر پانچوان حصہ زائد ہوگا تو ہر پانچوین حصے کی زکوۃ دیوی نزدیک امام ابو حنیفہ کے پانچوین حصہ سے کم ہو تو نہین اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے پانچوین حصہ سے کم ہو تو بھی دیوے اور زکوۃ واجب ہے نزدیک امام ابو حنیفہ کے سونے چاندی کے زیور مین اگرچہ مباح رہے او پہننے کیواسطے ہو وے اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے مباح زیور مین پہننے کے زکوۃ فرض نہین ۔

باب الرکاز

معدن سے نکلنے والے چیزونمین جنکی زکوۃ فرض ہے نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے سو وہ سونا اور چاندی ہے فقط اور نہین چالیسوان حصہ دیوے نصاب ہو تو اور باقی مالک زمین کو ہے اگر اسکا کوئی مالک نہین ہے تو جو پایا اسکو ہے مگر نزدیک امام مالک کے سونے اور چاندی کے ٹکڑے خالص نکلین جنکو صاف کرنیکی احتیاج نہو تو انمین سے پانچوان حصہ دیوے نصاب ہو یا نہو اور نزدیک امام ابو حنیفہ کے معدن سے جو نکلتے ہین اگر وہ سخت چیزین ہین اور آتش سے نرم ہون تو اوسمین پانچوان حصہ دیوے نصاب ہو یا نہو جیسے سونا اور چاندی اور سیسہ اور تانبا اور پیتل اور لوہا اور پارا وغیرہ اگر آتش سے نرم نہوتی ہین یا مانند پانی کے بہتی چیز ہے جیسے تیل وغیرہ تو اوسمین کچھ بھی واجب نہین اور نزدیک امام احمد کے غیر جنس سے زمین کے جو نکلے اوسمین چالیسوان حصہ دیوے بشرطیکہ نصاب کیموافق ہو خواہ وہ اشیا سخت رہین یا نہین مانند تیل کے خواہ وہ آتش سے نرم ہون یا نرم نہوت جیسے گچ اور چونا اور نمک اور سرمہ اور جواہر مانند یاقوت اور فیروزہ اور زمرد وغیرہ کے اور جاہلیت کے دفینونمین پانچوان حصہ دینا فرض ہے سب چیزونمین نزدیک ائمہ ثلثہ کے خواہ نصاب ہو یا نہو اور نزدیک امام شافعی کے فقط سونے اور چاندی مین پانچوان حصہ فرض ہے نصاب کیموافق ہو تو اور معدن اور دفینون مین برس گذرنا شرط نہین معاً دینا فرض ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے ۔

باب الزروع والثمار

عشر یعنی دسوان حصہ فرض ہے نزدیک امام احمد کے اور نصاب اوسکا بک سو ساٹھہ رطل عراقی

ہی اور نزدیک امام ابو حنیفہ کے شہد مین دسوان حصہ دیوی تھوڑا نکلے یا زائد اور اسکا کچھ نصاب نہین مگر خراجی زمین مین نکلے تو کچھہ واجب نہین کیونکہ عشر اور خراج جمع نہین ہوتے اور نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے شہد مین زکوۃ نہین اور زراعت مین دسوان حصہ دیوی اگر بغیر مشقت کے زراعت ہو جیسا برسات یا جاری پانی سے اگر مشقت سے ہو جیسا ڈول وغیرہ سے تو بیسوان حصہ دیوی نزدیک ائمہ اربعہ کے اور اناج مین جو زکوۃ فرض ہی نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے سو وہ اناج ہی جسکو قوت کرکے کہاتے ہین اور پہلو نمین انگور اور خرما اور نزدیک امام احمد کے پہلو نمین اور زمین سے نکلنے والے چیزونمین جو ناپی اور تولے جاتے ہین اور ذخیرہ کیے جاتے ہین سو انمین زکوۃ فرض ہی اور نزدیک امام ابو حنیفہ کے لکڑی اور بانس اور گہانس کے قسم کے سوا ہر زمین سے نکلنے والی چیزونمین اور میوونمین سوا خراجی زمین کے زکوۃ فرض ہی اور نصاب ان سب چیزونکا پانچ وسق ہی نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہی اور مدراس کی حساب سے ایکسو بیس پڑی ہوتے ہین اور نزدیک امام ابو حنیفہ کے ان چیزونمین نصاب نہین پانچ وسق سے کم ہو تو بہی زکوۃ فرض ہی اور ان چیزونمین برس گذرنا شرط نہین عشر دینا فرض ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے۔

باب المصارف

مصارف زکوۃ کے سات ہین نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور آٹھہ نزدیک ائمہ ثلثہ کے تفصیل اونکی یہہ ہی فقیر اور مسکین اور عامل یعنے جسکو حاکم زکوۃ وصول کرنے مقرر کرتا ہی اور رقاب اور قرضدار اور مجاہدین اور مسافر اور فقیر نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے اوسکو کہتے ہین کہ جسکے پاس کچھہ مال ہی مگر غنی نہین ہی اور مسکین وہ کہ جسکے پاس کچھہ بہی نہین اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے مسکین وہ ہی جسکے پاس کچھہ مال ہی مگر غنی نہین ہی اور فقیر وہ جسکے پاس کچھہ بہی نہین اور رقاب سے مراد نزدیک ائمہ ثلثہ کے مکاتب ہین اور نزدیک امام مالک کے مکاتب کو نہ دیوی بلکہ غلام خرید کرکے آزاد کری اور مولفۃ القلوب یہہ آٹھوان فریق ہی نزدیک ائمہ ثلثہ کے

یعنے وہ لوگ جو ایمان لاے لاکن ایمان اُنہونکا ہنوز ضعیف ہے یا اُنکو کچہ دینے سے دوسرے لوگ ایمان لاتے ہین اور نزدیک امام ابو حنیفہ کے اس فریق کا حکم منسوخ ہوگیا مگر سات فریق مین سے کسی ایک فریق کی جہت سے کسیمین وہ داخل ہے دیوے تو جایز ہے اور جایز ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے زکوۃ اور فطرہ دینا ان سب مصارف کو یا بعض کو یا ایک کو اور نزدیک امام شافعی کے تمام مصارف کے لوگون کو دینا واجب ہے اور ہر فریق سے تین تین شخص کو دینا ضرور ہے اور ہر فریق کو تقسیم مین برابر دینا فرض ہے لاکن سب فریق کے مستحقین اوس شہر مین نہ ہین تو دوسرے شہر مین بہیجنا واجب ہے اگر بعض نہ ہین تو جو موجود ہین انہین پر تقسیم کرنا اور فطرہ تین مسکینونکو دیوے تو کافی ہے اور حرام ہے زکوۃ دینا بنی ہاشم کو نزدیک ائمہ اربعہ کے اور جایز نہین نزدیک ائمہ ثلثہ کے غلام کو زکوۃ دینا اور جایز ہے نزدیک امام ابو حنیفہ کے مگر اپنے اور بنی ہاشم اور غنی کے غلامونکو دینا جائز نہین اور بنی ہاشم کے آزاد غلامونکو دینا جایز ہے نزدیک امام مالک کے اور جایز نہین نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور جایز نہین نزدیک امام شافعی کے بنی مطلب اور انکی آزاد غلامونکو دینا اور جایز ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور جائز نہین کافر اور اپنی زوجہ کو دینا نزدیک ائمہ اربعہ کے اور جایز نہین زوجہ اپنی زوج کو دینا نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام احمد کے اور جائز ہے نزدیک امام شافعی کے اور مکروہ ہے نزدیک امام مالک کے اور غنی کو زکوۃ دینا جایز نہین نزدیک ائمہ اربعہ کے اور غنی اوسکو کہتے ہین نزدیک امام ابو حنیفہ کے جو مالک ہو نصاب کا کسی ایک مال سے اور فارغ ہو حاجت اصلی سے اور نزدیک امام شافعی کے جسکے پاس اتنا مال ہے یا کسب سے اتنا حاصل کر کر اوسکے حاجتونکو کافی ہے تو وہ غنی ہے اور نزدیک امام احمد کے جسکے پاس پچاس درہم ہین اور نزدیک امام مالک کے جسکے پاس اتنا مال ہے کہ برس تک اوسکو کافی ہے اگر برس تک کافی نہو تو غنی نہین اور جایز نہین زکوۃ دینا اپنے ماں باپ دادا دادی نانا نانی کو اصول سے اور بیٹا بیٹی اور پوتا پوتی کو فروع سے نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام احمد کے مگر جایز ہے خمس رکاز کا دینا نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور نزدیک امام شافعی کے ہے ان لوگونکو دینا جایز نہین فقیر اور

مسکین کے جہت سے دوسری قسم مین داخل ہون تو دینا جایز ہی اور جائز ہی نزدیک امام مالک
کے دادا دادی اور نانا نانی اور اولاد کو اپنی اولاد کی دینا مگر ماں باپ اور اپنی اولاد کو دینا جائز نہین

باب صدقۃ الفطر

صدقۂ فطر واجب ہی نزدیک امام ابو حنیفہ کے ہر آزاد مسلمان پر جو مالک ہو نصاب زکوٰۃ کا کہ زیادہ
ہو حاجت اصلی سے اور نصاب پر سال گذرنا شرط نہین واسطے صدقۂ فطر کے اور نزدیک ائمہ ثلثہ
کے صدقۂ فطر فرض ہی اوس شخص پر کہ جسکے نزدیک عید کے رات اور دن کی ضروری خرچ سے اور اپنے
اپنے عیال کے فاضل رہی اور صدقۂ فطر واجب ہوتا ہی نزدیک امام ابو حنیفہ کی عید الفطر کی صبح ہونے
سے اور نزدیک ائمہ ثلثہ کی عید کی شب کو آفتاب غروب ہوتے ہی پس جو ایمان لایا یا پیدا ہوا رات
کو عید کے تو اوسپر صدقہ واجب ہی نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور واجب نہین نزدیک ائمہ ثلثہ
کے اگر کوئی شخص عید کے رات مین مرجاوے تو اوسپر صدقہ واجب نہین نزدیک امام ابو حنیفہ کی اور واجب
ہی نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور مستحب ہی نزدیک ائمہ اربعہ کی صدقہ فطر کا صبح ہوتے ہی جلد دینا نماز کو
جانیکے آگے اگر تاخیر کری تو ساقط نہین ہوگا اوسکے ذمے سے بغیر دینے کے اور فطرہ نزدیک امام ابو حنیفہ
کے آدھا صاع دیوے گیہون سے یا اوسکی آٹے سے یا ستو سے اور ایک صاع خرمے سے یا جو سے اور قیمت کا
دینا افضل ہی اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے سب چیزونمین ایک صاع ہی اور قیمت دینا درست نہین اور
نزدیک امام مالک کے افضل ہی گیہون دینا اور نزدیک امام احمد کے کھجور اور نزدیک امام شافعی
کے جس قسم کا اناج اوس شہر مین کھاتے ہین وہی دیوے اگر مختلف چیزین کھاتے ہین تو اعلیٰ قسم
دینا افضل ہی اور ستو اور آٹا درست نہین نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے اور جایز ہی
نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام احمد کے اور صاع آٹھ رطل عراقی کا ہی نزدیک امام ابو حنیفہ کی اور
مد اُس کے حساب سے تین پڑی ہوتی ہین اور نزدیک ائمہ ثلثہ کی پانچ اور ایک ثلث رطل عراقی
ہی اور مد اس کے دو پڑی ہوتی ہین اور فطرہ نزدیک امام ابو حنیفہ کے اپنی طرف سے اور اپنے چھوٹے
لڑکے کیطرف سے اور مجنون بڑے لڑکے کیطرف سے دیوے بشرطیکہ وہ دونون غنی نہین اگر غنی ہون

تو انہین کے مال سے دیوے اور اپنے غلام اور کنیز جو واسطے خدمت کے ہین اونکی طرف سے بہی دیوے اور واجب
نہین اپنی عورت اور بڑے لڑکے کیطرف سے جو عاقل ہے اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے جسکا نفقہ اوسپر لازم ہے
اوسکی طرف سے بہی دیوے اگر کسی شخص کو نفقہ دیوے کہ جسکا نفقہ اوسپر لازم نہین تو اوسکا فطرہ دینا
واجب نہین نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور واجب ہے نزدیک امام احمد کے بشرطیکہ رمضان کے تمام مہینے
کا نفقہ دیا ہو اور واجب نہین فطرہ مکاتب پر اور نہ اوسکے مولی پر نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام شافعی
کے اور واجب ہے مولی پر نزدیک امام مالک کے اور مکاتب پر واجب نزدیک امام احمد کے اگر غلام
آدہا حر ہے اور آدہا غلام تو فطرہ نہین اوسپر اور نہ مالک پر اوسکے نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور آدہا
مالک پر ہے نزدیک امام مالک کے اور غلام پر کچہ نہین اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے آدہا
مالک پر ہے اور آدہا غلام پر اگر ایک غلام دو شخص یا زائد کے ملک مین ہے تو کسی پر صدقہ واجب نہین
نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور ہر ہر شخص اپنے حصے کیموافق دیوے نزدیک ائمہ ثلثہ کے۔

کتاب الصیام

اللہ تعالی فرماتا ہے شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِنَ الْهُدَى
وَالْفُرْقَانِ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ
أَيَّامٍ أُخَرَ يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ یعنے مہینا رمضان کا جسمین نازل ہوا قرآن
واسطے ہدایت لوگون کے اور کہلین نشانیان راہ کی اور فیصلہ پہر جو کوئی پاوے تم مین یہ مہینا
تو وہ روزہ رکہے اور جو کوئی ہو بیمار یا سفر مین پہر افطار کرے تو اوسپر ہے قضا اسکے شمار روزے
رکہنا دوسرے دنون سے اللہ چاہتا ہے تمہاری آسانی اور نہین چاہتا ہے تمپر مشکل یعنے تمکو بیماری
اور سفر مین روزہ نرکہنا جو مباح کیا ہے واسطے تمہاری آسانی کیلیے ہے اور بیہقی شعب الایمان مین روایت
کرتے ہین عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے تحقیق کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تحقیق کہ
جنت آراستہ کیجاتی ہے رمضان کیلیے شروع سال سے سال آئندہ تک اور بہی فرمایا پہر جب پہلا
دن ہوتا ہے رمضان کے مہینے کا تو بہتی ہے ایک ہوا عرش کے نیچے جنت کے پتونسے حور عین پر پہر کہتی ہین

وہ حورین اے رب ہمارے کر ہمارے لئے تیرے بندے کو انکو جو رہے کہ ٹھنڈی ہون اونسے ہماری آنکھیں اور ٹھنڈی
ہون اونکی آنکھیں ہمارے سے اور بخاری اور مسلم روایت کرتے ہین سہل بن سعد انصاری رضی اللہ عنہ
سے کہ کہا انہون نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت مین آٹھہ دروازے ہین اونمین سے ایک دروازہ ہے
کہ اوسکو باب الریان کہتے ہین داخل ہوگا اوسمین کوئی سواے روزہ دارونکے اور ابن خزیمہ اور ابن حبان
نے اپنے صحیح مین ابو امامۃ الباہلی رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث روایت کی ہے کہ جسمین یہہ بھی مذکور ہے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو فرشتے مجھکو پہاڑ پر لے گئے سو وہان یکایک سخت آوازین آرہی تہین
کہا مین نے یہہ کیا آوازین ہین تو کہا اون دونون نے یہہ آوازین دوزخیونکی ہین پھر لیچلے مجھکو سو دیکہا
مین نے یکایک ایک قوم کو جو لٹکائے گئے ہین پاؤن انکے چیرے گئے ہین کنارے منہہ کے اور اوس سے لہو جاری
ہے فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پوچھا مین نے یہہ لوگ کون ہین تو کہا ان دونون نے یہہ وہ
لوگ ہین جو افطار کرتے ہین آگے حلال ہونے کے روزے سے اپنے یعنی وقت افطار کے آگے جو کہا آپ نے امر
روزہ ایک رکن ہے ارکان اسلام سے اور فرض ہے ہر مسلمان عاقل بالغ پر اور منکر اوسکی فرضیت کا کافر
ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے اگر فرضیت کا قایل ہو کر روزہ نرہے بغیر عذر شرعی کے تو جبر کرے روزہ رکہنے پر
اگر روزہ رہا تو بہتر نہین تو قتل کرے حدا نزدیک امام مالک کے اور قید مین رکہے نزدیک امام ابو حنیفہ اور
امام شافعی کے اور اوس شخص کا حکم نزدیک امام احمد کے کیا ہے سو بندہ عاصی کے نظر مین نہین آیا اور
لڑکے کو سات برس کی عمر مین روزیکا حکم کرے اور دس برس کی عمر مین مارے روزہ نرکہے تو نزدیک ائمہ اربعہ
کے اور نیت روزیکی فرض ہے دلسے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور جایز ہے نزدیک امام ابو حنیفہ کے نیت کرنا رمضان
کے ادا روزونکی اور نفل اور نذر معین کی اتنے شرعی آدہے دن تک اور شرعی دن صبح صادق سے
غروب آفتاب تک ہے اور نذر غیر معین اور کفارہ کے روزے اور قضا روزے فرض کے ہون یا نفل کے
ہون تو رات سے صبح صادق طلوع ہونیکے آگے نیت کرنا فرض ہے اور نزدیک امام مالک کے تمام روزونکی
نیت صبح صادق طلوع ہونیکے آگے کرنا فرض ہے اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے نفل کے سواے
سب روزونکی نیت صبح صادق طلوع ہونیکے آگے کرنا فرض ہے اور نفل کی نیت جایز ہے نزدیک امام

شافعی کے زوال تک اور نزدیک امام احمد کے زوال کے بعد بھی جایز ہی اور نیت ہر روزہ کی ہر روز کرنا فرض ہی نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور کافی ہی نزدیک امام مالک کو رمضان کی تمام مہینے کی نیت کرنا پہلی رات کو اور مستحب ہی نزدیک ائمہ اربعہ کی تعجیل افطار کی بعد متحقق ہونے غروب آفتاب کی اور مستحب ہی تاخیر سحر کی مگر اتنی تاخیر نکرے کہ گمان طلوع فجر کا ہو کیونکہ طلوع فجر سی غروب آفتاب تک وقت روزہ کا ہی اور بعد طلوع فجر کے غروب آفتاب تک کوئی مفسد صوم واقع ہو تو روزہ باطل ہوتا ہی اور تفصیل اسکی مفسدات صوم میں آویگی۔ انشاء اللہ تعالی۔

باب رویۃ الہلال

روزہ رمضان کا فرض ہوتا ہی تیس دن گذرنیسی شعبان کے یا دیکھنے سی ہلال کے اور انتیسویں کو اگر ثابت ہوتا ہی ہلال رمضان کا نزدیک امام ابوحنیفہ کے گواہی سی ایک عدل کے مرد ہو یا عورت آزاد ہو یا غلام بشرطیکہ مطلع صاف نہ ہی اگر مطلع صاف رہی تو جماعت کثیر کی گواہی ضرور ہی اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے کافی ہی گواہی ایک عدل کی مطلع صاف رہی یا نہ ہی مگر مرد آزاد ضرور ہی نزدیک امام شافعی کے اور کافی ہی نزدیک امام احمد کے غلام یا عورت ہو تو بھی اور نزدیک امام مالک کے دو مرد آزاد کی گواہی ضرور ہی مطلع صاف رہی یا نہ ہی اور واسطی ہلال شوال اور ذی الحجہ وغیرہ کے نزدیک ائمہ ثلثہ کے دو مرد آزاد ضرور ہیں اور نزدیک امام ابوحنیفہ کی دو مرد یا ایک مرد اور دو عورت بشرطیکہ مطلع صاف نہ ہی اگر صاف رہی تو جماعت کثیر ضرور ہی اگر ایک شخص کی گواہی سی ہلال رمضان کا ثابت ہو وی اور بعد تیس روز کی چاند نظر آوی مطلع صاف رہکر تو گواہی ایکمرد کی باطل ہوگی چاہئی پھر ایک روزہ رکھی اگر مطلع صاف نہ ہی تو روزہ نرکھی اگر دو آدمی کی گواہی سی ثابت ہوا ہی تو روزہ نرکھی خواہ مطلع صاف رہی یا نہ ہی نزدیک امام ابوحنیفہ کی اور روزہ نرکھی نزدیک امام شافعی کے تیس دن کی بعد خواہ ایک آدمی کی گواہی سی ثابت ہوا ہو یا دو کی خواہ مطلع صاف رہی یا نہ ہی اور نزدیک امام احمد کے دو شخص کی گواہی سی ثابت ہوا ہی تو روزہ نرکھی اگر ایک شخص کی گواہی سی یا ابر کی سبب سی احتیاطاً روزہ رکھی ہیں تو پھر ایک روزہ رکھی اور نزدیک امام مالک کی مطلع صاف

نہ ہو کر چاند نظر نہ آوے تو گواہی دو مرد کی اور زیادہ اوس سے باطل ہوگی مگر جماعت کثیر سے ثابت ہوتا ہے
کہ جھوٹ بولنا اونکا ممکن نہین ہے تو گواہی باطل ہوگی اگر مطلع صاف نہین ہے تو دو مرد کی گواہی
بھی باطل ہوگی اگر ایک شخص چاند رمضان کا دیکھا اور گواہی اوسکی مقبول نہین ہوی تو وہ شخص
روزہ رکھنا فرض ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے اگر شوال کا چاند ایک شخص دیکھے تو روزہ نہ رکھے نزدیک امام شافعی
کے لیکن اول شہادت نزدیک قاضی کے ادا کرے اگرچہ شہادت ایک شخص کی مقبول نہین ہے اگر بغیر
شہادت کے افطار کیا تو مستحق تعزیر کا ہوتا ہے اور مستحب ہے وہ شخص افطار مخفی کرنا اور نزدیک ائمہ ثلثہ
کے وہ شخص روزہ رکھے لیکن نیت افطار کی کرنا واجب ہے نزدیک امام مالک کے اور ایک شہر مین چاند
دیکھنے سے تمام اہل دنیا پر روزہ فرض ہوتا ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور فرض نہین نزدیک امام شافعی
کے ایک شہر مین دیکھنے سے دوسرے شہر کے لوگون پر جہان اختلاف مطالع ہو اور اختلاف مطلع
چوبیس فرسخ سے کم مین نہین ہوتا اور یہہ مسافت قصر کے سولا فرسخ کی مسافت سے کچھ کم ہے اگر
حاکم اختلاف مطالع کو اعتبار نہین کرکے روزہ رکھنے کا حکم کرے تو شافعیہ کو لازم ہے اوسکے موافق
عمل کرنا اور ایسا ہی ایک شہر مین عید کا چاند دیکھکر دوسرے شہر کو گئے اور وہان چاند نہین نظر آیا تھا
بسبب اختلاف مطالع کے تو انکے موافق روزہ رکھنا اگر چاند نہین دیکھے سو شہر کا شخص چاند دیکھے
سو شہر کو جاوے تو اونکے موافق عید کرنا اگرچہ اوسکے حساب سے اٹھائیس روزے ہوں تو بھی عید کرے
مگر بعد عید کے ایک روزہ قضا کرے اگر چاند دن کو نظر آوے تو شب آیندہ کا چاند ہے خواہ زوال
کے آگے نظر آوے یا بعد نزدیک ائمہ اربعہ کے لیکن تیسوین کو شعبان کے دن کو دیکھے تو امساک نکرے اگر
تیسوین کو رمضان کے دیکھو تو افطار نکرے اور یوم الشک کو روزہ رکھنا رمضان کا مکروہ تحریمی ہے اگر
دوسری واجب کا روزہ رکھے جیسے قضا اور کفارہ اور نذر تو مکروہ تنزیہی ہے اور نفل افضل ہے اگر وہ دن اسکے
عادت کے روزے کا ہو مثلا تیسوین شعبان دوشنبہ یا پنجشنبہ ہو اور اوسکی عادت یہہ دو دن روزہ
رکھنے کی ہو اگر عادت نہین ہے تو خواص لوگ نفل روزہ رکھنا مستحب ہے اور عوام لوگ زوال تک انتظار
کرکے افطار کرین نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور کیفیت اوس روز کے روزہ رکھنے کی جو جانتا ہو وہ خواص

سے ہی نہین تو عوام سے اور نزدیک امام مالک کے اوس دن رمضان کا روزہ نہ رکھنا دوسرے روزے رکھنا
جایز ہے اور نزدیک امام شافعی کے رمضان کا روزہ رکھنا جایز نہین اور قضا اور کفارہ اور نذر جایز
ہے اور نفل جایز نہین مگر عادتی روزے کا دن ہو تو جایز ہے اور نزدیک امام احمد کے انتیسوین کو ابر ہو
تو تیسوین کو روزہ رمضان کا رکھنا واجب ہے اگر ابر نہین تو روزہ رکھنا مکروہ ہے مگر عادتی روزہ کا
دن ہو تو مکروہ نہین جیساکہ پیر اور جمعرات کا روزہ اور یہ دو دن روزہ رکھنا مستحب ہے نزدیک
ائمہ اربعہ کے اور مستحب ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے چھ روزے شوال مین بعد عید کے اور مستحب ہے نزدیک ائمہ
ثلثہ کے روزے رکھنا ایام بیض کے یعنی تیرہوین اور چودہوین اور پندرہوین کو ہر مہینے کے اور نزدیک امام
مالک کے مستحب ہے پہلی اور گیارہوین اور اکیسوین کو اور مستحب ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے روزہ رکھنا
دسوین اور نوین کو محرم کے اور عرفہ کا روزہ حج کرنیوالے کو عرفہ کا روزہ مستحب نہین نزدیک ائمہ ثلثہ کے
اور مستحب ہے نزدیک امام ابو حنیفہ کے بشرطیکہ روزہ رکھکر عرفات مین کھڑے رہنے سے ضعف نہووے
دعاؤن مین خلل نہو اگر ضعف اور خلل ہو تو مستحب نہین اور حرام ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے روزہ رکھنا
عیدین اور ایام تشریق مین مگر جایز ہے نزدیک امام مالک اور امام احمد کے روزہ رکھنا ایام تشریق
مین واسطے متمتع اور قران کی ہدی نہین پاوے تو

باب مفسدات الصوم

روزہ باطل ہوتا ہے جماع کرنیسے عمدًا اور کفارہ بہی واجب ہوتا ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور جماع کے سوا
اور کسی سبب سے روزہ باطل ہو تو کفارہ نہین نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے اور عمدًا
کہانے پینے سے غذا یا دوا کے بہی کفارہ واجب ہوتا ہے نزدیک امام ابو حنیفہ کے اگر پتھر وغیرہ کہاوے
جو غذا اور دوا نہین ہے تو کفارہ نہین اور نزدیک امام مالک کے ایسی چیزین کہانیسے بہی کفارہ
لازم آتا ہے اگر میت یا جانور وغیرہ سے جماع کرے تو روزہ باطل ہوتا ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور کفارہ
بہی واجب ہے انزال ہو یا نہو اور نزدیک امام ابو حنیفہ کے انزال ہو تو روزہ باطل ہے نہین تو
باطل نہین اگر کوئی کہاوے یا پیوے یا جماع کرے گمان سے غروب آفتاب یا صبح صادق طلوع نہوی کے

اور بعد معلوم ہوا کہ آفتاب غروب نہین ہوا تہا یا صبح صادق طلوع ہو گئی تہی تو روزہ باطل ہی
نزدیک ائمہ اربعہ کے اور کفارہ بہی واجب ہی نزدیک امام احمد کی جماع مین فقط اور کفارہ نہین
نزدیک ائمہ ثلثہ کے اگر کوئی شخص سوتی ہوی عورت سی جماع کری یا ہوشیار رہی سو وقت ہجر
جماع کری تو نزدیک ائمہ ثلثہ کے عورت کا روزہ بہی باطل ہی اور نزدیک امام شافعی کے باطل نہین
اگر عورت اور مرد دونوںکی رضامندی سی وطی ہووی اور روزہ دونون کو یاد رہی تو نزدیک ائمہ
ثلثہ کے دونون پر قضا اور کفارہ واجب ہی اور نزدیک امام شافعی کے مرد پر قضا اور کفارہ ہی
اور عورت پر قضا ہی کفارہ نہین اگر روزہ بہولکر وطی کری تو روزہ صحیح ہی نزدیک امام ابوحنیفہ اور
امام شافعی کے اور باطل ہی نزدیک امام مالک اور امام احمد کے مگر نزدیک امام مالک کی کفارہ نہین
اور نزدیک امام احمد کے مرد بہولگیا ہو تو کفارہ دیوی عورت بہولگئی ہو تو کفارہ نہین اگر کسی شخص
نے کسیکو جبراً کچہ کہلایا یا پلایا یا وطی کروائی تو روزہ باطل ہوتا ہی مجبور کا نزدیک امام ابوحنیفہ
اور امام مالک کی مگر کفارہ نہین اور نزدیک امام شافعی کی روزہ صحیح ہی اور نزدیک امام احمد کی فقط
جماع سی باطل اور کفارہ بہی واجب ہی اگر کوئی بہولکر کہاوی یا پیوی تو روزہ صحیح ہی نزدیک ائمہ ثلثہ
کے اور باطل ہی نزدیک امام مالک کی لاکن کفارہ نہین اگر انزال ہووی مباشرت کرنیسی بغیر وطی
کے تو روزہ باطل ہوتا ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے اور کفارہ واجب ہی نزدیک امام مالک کی اور
واجب نہین نزدیک ائمہ ثلثہ کے اگر عورت کو چہووی یا بوسہ لیوی اور منی یا مذی نکلے تو نزدیک
امام مالک اور امام احمد کے روزہ باطل ہوتا ہی اور کفارہ بہی ہی نزدیک امام مالک کی منی نکلنی سو
صورتمین فقط اور نزدیک امام احمد کے کفارہ نہین اور نزدیک امام شافعی کے بوسہ سی اور
چہونی سی بغیر حائل کے منی نکلے تو روزہ باطل ہی اور کفارہ نہین اور نزدیک امام ابوحنیفہ کے
بہی روزہ باطل ہی منی نکلنی سے بوسہ لینی اور چہونیسی اگرچہ حائل ہی بشرطیکہ وہ حائل شہوت
متحرک ہونیکو مانع نکری اور کفارہ واجب نہین اگر فکر یا نظر سی منی یا مذی نکلے تو نزدیک امام
مالک کی روزہ باطل ہوتا ہی اور کفارہ نہین مگر دوام فکر اور نظر سی منی نکلی تو کفارہ بہی ہی اور

نزدیک ائمہ ثلٰثہ کے فکر اور نظر سے منی یا مذی نکلے تو روزہ باطل نہین مگر نزدیک امام احمد کے مکرر
نظر کرنیسے منی نکلے تو روزہ باطل ہوتا ہے اور کفارہ نہین اگر کوئی شخص کہاتا یا پیتا وقت صبح صادق
طلوع ہووے تو اُگلا تہوکدینے سے روزہ باطل نہین اگر معانہ تہوکی تو باطل ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے اگر کوئی
وطی کرتے وقت صبح صادق طلوع ہوجاوے تو نزدیک امام احمد کے روزہ باطل ہے اور کفارہ بہی واجب
عورت سے جدا ہویا نہو اور نزدیک امام مالک کے اگر فوراً جدا نہووے تو روزہ باطل ہے اگر فوراً جدا
ہو تو روزہ صحیح ہے اگرچہ جدا ہونیکے بعد منی یا مذی نکلے اگر جدا ہونیکے بعد بہی اوسی کا خیال رہے اور مذی
نکلے تو قضا کرے اگر منی نکلے تو کفارہ بہی دیوے اور نزدیک امام ابوحنیفہ کے فوراً جدا ہووے تو روزہ صحیح
ہے اگرچہ منی نکلے بعد جدا ہونیکے اگر توقف کرے تو روزہ باطل ہے اور کفارہ نہین اگر پہر منی نکلے مگر
نفس کو حرکت دیا ہے تو کفارہ بہی دیوے اور نزدیک امام شافعی کے فوراً جدا ہووے تو روزہ صحیح
ہے اگرچہ منی نکلے بعد جدا ہونیکے اگر فوراً جدا نہووے تو قضا اور کفارہ ہے اور کفارہ فقط رمضان کے
ادا روزہ مین ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور کفارہ نزدیک امام ابوحنیفہ کے روزہ کی نیت رات کو کی ہو تو
واجب ہوتا ہے اگر رات کو روزہ رکہنے کا ارادہ نہین تہا اور دنکو نیت کی اور روزہ توڑا تو کفارہ نہین
اور کفارہ یہہ کہ ایک غلام کو آزاد کرے یا دو مہینے کے روزے پے درپے رکہے یا ساٹہہ مسکین کو
کہانا کہلادے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور اختیار ہے نزدیک امام مالک کے ان تینون مین سے کوئی ایک ادا
کرے مگر کہانا دینا اولیٰ ہے اور نزدیک ائمہ ثلٰثہ کے تینون چیزون مین ترتیب فرض ہے یعنی طاقت غلام
آزاد کرنیکی ہو تو غلام ہی آزاد کرے نہین تو روزے رکہے طاقت ہو نو نہین تو کہانا کہلادے اور کہانا
نزدیک امام ابوحنیفہ کے صدقۂ فطر کے مانند ہے اور نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے ایک مد دیوے
جو مد اس کی آدہی پڑی ہے اور نزدیک امام احمد کے گیہون دیوے تو آدہا صاع اور دوسرے چیزون مین
ایک مد دیوے اگر رمضان مین دو دن روزہ توڑے جس سے کفارہ لازم آتا ہے تو نزدیک ائمہ ثلٰثہ کے
دو کفارے واجب ہوتے ہین اور نزدیک امام ابوحنیفہ کے پہلا کفارہ نہین دیا ہے تو دوسرا ضرور نہین
اگر پہلا دیچکا ہے تو دوسرا بہی واجب ہے اگر ایکدن مین دو بار جماع کرے تو دوسرے کفارہ واجب نہین

نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور واجب ہی نزدیک امام احمد کے دوسرا کفارہ بھی پہلا کفارہ دیچکا ہو تو
نہین تو واجب نہین اور روزہ باطل ہوتا ہی قی کرنیسی منہہ بھر کے اپنی خواہش سے نزدیک
امام ابو حنیفہ کے اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے عمداً تھوڑی سی قی کرے تو بھی باطل ہی اور پچھنی لگانیسے
روزہ باطل نہین ہی نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور باطل ہی نزدیک امام احمد کے پچھنی لگانیوالی اور
پچھنی لگائے گئے کا بشرطیکہ خون نکلے اور عمداً ہو بغیر جبر کسی کے اور باطل ہوتا ہی نزدیک امام
مالک اور امام احمد کے سرمہ لگانیسی بشرطیکہ مزا اوسکا حلق مین آوی اور نزدیک امام ابو حنیفہ اور
امام شافعی کے باطل نہین اگر اسکے حلق مین پانی جاوی کلی کرنیسی یا ناک مین پانی لینے سے
تو نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام مالک کی روزہ باطل ہوتا ہی اور نزدیک امام شافعی کی مشروع
وضو مین پانی جاوی بغیر مبالغہ کے تو باطل نہین اگر مبالغہ کیا کلی یا ناک مین پانی لینی مین یا
مشروع وضو مین چوتھی بار پانی لیا یا وضو واسطی تبرید کے کیا یا بغرض منہہ اور ناک مین پانی
لیا اور پانی باطن مین گیا تو روزہ باطل ہوتا ہی اور نزدیک امام احمد کے باطل نہین اگرچہ مبالغہ
سی پانی جاوی مگر اوسکے اختیار سی جاوی تو باطل ہی اور باطل ہوتا ہی نزدیک امام شافعی کی ذکر کی
سوراخ مین کوئی چیز ڈالنی سی اور باطل نہین نزدیک ائمہ ثلثہ کے اگر قبل مین عورت کی پانی یا تیل
ڈالی تو روزہ باطل ہی نزدیک ائمہ اربعہ کی اور ناک اور کان مین دوا ڈالنی اور حقنہ کرنیسی روزہ باطل
ہوتا ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے اگر رمضان کا روزہ کسی کا فوت ہوا اور بعذر دوسری رمضان تک
قضا نہین کی تو واجب ہی ساتھ قضا کی ہر ایک روزہ کی عوض ایک مسکین کو فدیہ دیوی نزدیک
ائمہ ثلثہ کے اور فدیہ واجب نہین نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور فدیہ واجب ہی نزدیک ائمہ
ثلثہ کی اوس بوڈھی پر جو طاقت روزہ کی نہین رکھتا ہی اور اوس بیمار پر جسکی صحت کی امید نہین ہی
اور نزدیک امام مالک کی ان دونون پر فدیہ مستحب ہی اور فدیہ یہہ ہی کہ ایک شخص کو کھانا دیوی
جیسا کہ کفارہ مین دیتی ہین اور مباح ہی افطار کرنا حاملہ اور مرضعہ یعنی دایہ کو جسوقت کہ خوف
کرین وہ دونون اپنی نفسون پر یا اپنی بچون پر اور لازم ہی اونکو قضا نزدیک ائمہ اربعہ کی اور فدیہ بھی

دیوی ہر روزہ کو نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے جسوقتکہ خوف کرین اپنی بچون پر اگر اپنی نفسون پر خوف کرین تو کفارہ نہین آور نزدیک امام مالک کی مرضعہ پر کفارہ ہی حاملہ پر نہین اور نزدیک امام ابوحنیفہ کے کسی پر کفارہ نہین اگر دنکو مسافر مقیم ہووی یا بیمار صحیح ہووی یا لڑکا بالغ ہووی جس حالمین کہ ان سبہون نے روزہ نہین رکہکر افطار کیا تہا یا حائض اور نفسا پاک ہووی یا کافر اسلام لاوی تو نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام احمد کی ان تمام کو امساک کرنا یعنی مفسدات صوم سی باز رہنا واجب ہی اور نزدیک امام شافعی کے مستحب ہی اور نزدیک امام مالک کے نو مسلم کو مستحب ہی دوسرونکو مستحب نہین اگر دن کو رمضان کا چاند ثابت ہووی تو نزدیک ائمہ ثلثہ کے امساک کرنا اور پہر قضا کرنا واجب ہی اور نزدیک امام ابوحنیفہ کے نیت کا وقت ہی اور مفسدات صوم سی باز رہا ہی تو روزہ رکہی نہین تو امساک اور قضا واجب ہے۔

مسافر اور بیمار اور حائض اور نفسا کو وقت کرنا فرض نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور فرض ہی وقت کرنا نزدیک امام احمد کے ۱۲ م

باب الاعتکاف

مستحب ہی اعتکاف یعنی مسجد مین بیٹہنا ہر وقت اور عشرہ اخیر مین رمضان کی سنت ہی اگر نذر کری تو واجب ہی اور اعتکاف صحیح نہین ہی بغیر نیت کی نزدیک ائمہ اربعہ کی اور روزہ شرط ہی واسطی اعتکاف کی نزدیک امام مالک کی اور شرط نہین نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے اور شرط ہی نزدیک امام ابوحنیفہ کے واسطی اعتکاف نذر اور مسنون کی اور جماع سی اعتکاف باطل ہوتا ہی اور کفارہ نہین نزدیک ائمہ اربعہ کے مگر اعتکاف نذر کا ہو تو کفارہ بہی ہی نزدیک امام احمد کے مانند کفارۂ قسم کے اگر مباشرت کری شہوت سی بغیر وطی کی مانند بوسہ وغیرہ کی تو باطل ہی انزال ہو تو نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور انزال نہو تو بہی باطل ہی نزدیک امام مالک کی اگر بہولکے وطی کری تو اعتکاف باطل ہی نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور باطل نہین نزدیک امام شافعی کے اور جایز ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے کہانا پینا مسجد مین اور واسطی حوایج انسانی کی مسجد کی باہر جانا

کتاب الحج

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَلِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا یعنی اور اللہ
کا حق ہے لوگون پر حج کرنا بیت اللہ کا جو کوئی استطاعت رکھے اس تک راہ کی۔ امام محمد
غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی احیاء العلوم مین مرقوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے
کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے اس گھر سے کہ حج کرین اسکا ہر سال چھہ لاکھہ آدمی پہر اگر کم ہووین
تو کامل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس عدد کو ملایکہ سے اور تحقیق کہ کعبہ حشر کیا جاویگا مانند اوس عروس
کے جسکا زفاف ہوتا ہے اور جسنے اسکا حج کیا ہے اوسکے پردون سے متعلق رہتا ہے اسکی اطراف
پھرتا ہے یہانتک کہ کعبہ جنت مین جاوے پہر اسکے ساتھ وہ لوگ بھی جنت مین جاوینگے اور
شفا مین قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ کے مذکور ہے کہ ایک قوم واسطے نزدیک سعدون خولانی
کے منستیر مین جو کہ ایک ہے قیروان مین پہر معلوم کرایا سعدون کو تحقیق کہ کتامہ نے جو قبیلہ ہے
بربر کا قتل کیا ایک شخص کو اور اسکو آگ لگادی تمام رات پس کچھ اثر نہ کی آگ اوسمین اور باقی
رہا وہ شخص سفید رنگ ہوکر پس کہا سعدون نے شاید کہ وہ تین حج کیا ہوگا کہا اون لوگون نے
ہان سعدون نے کہا حدیث سنی مین نے جس شخص نے کہ ایک حج کیا تو ادا کیا فرض کو اپنے اور جسنے
دوسرا حج کیا تو قرض دیا رب کو اپنے اور جسنے تیسرا حج کیا تو حرام کرتا ہے اللہ تعالیٰ بال کو اوسکے
اور جسد کو اسکے آگ پر دنیا اور آخرت مین اور ترمذی روایت کرتے ہین امیر المومنین حضرت
علی کرم اللہ وجہہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ مالک ہوگا توشہ اور سواری
کا جو اسکو بیت اللہ کو پہنچاوے پہر اوسنے حج نہین کیا تو وہ یہودی ہوکر یا نصرانی ہوکر مرنا اوسکو
برابر ہے اور بیہقی اپنے سنن مین روایت کرتے ہین ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ایک بندے کے جسم کو مین نے صحت دی اور
اوسکی معاش مین کشایش کی اوسپر پانچ سال گذرے وہ میری طرف وفد ہوکر نہین آیا یعنے
بیت اللہ کی زیارت کیلئے نہین آیا تو وہ بندہ البتہ محروم ہے اور حج ایک رکن ہے ارکان اسلام
سے اور فرض ہے مسلمان پر جو آزاد اور عاقل و بالغ اور صحیح ہو اور استطاعت رکھتا ہووے

اور منکر اوسکی فرضیت کا کافر ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے اور فرض ہی نزدیک ائمہ ثلثہ کے حج فی الفور کرنا یعنی جس سال قدرت پیدا ہو حج کرنیکی اوسی سال کرنا اگر تاخیر کریگا تو گنہگار ہوگا اور نزدیک امام شافعی کے فی الفور فرض نہین مگر موت کا یا مال تلف ہونیکا اندیشہ ہو یا بیماری یا زائد عمر ہونیکے سبب سے آیندہ جانیمین مشقت زائد ہونیکا اندیشہ ہو تو فی الفور کرنا فرض ہی اگر تاخیر کریگا تو گنہگار ہوگا اور حج کا احرام باندھنا اور کہڑا رہنا عرفات مین اور طواف زیارت سب حج کے فرایض سے ہین نزدیک ائمہ اربعہ کے اور سعی درمیان صفا اور مروہ کی واجب ہی نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور فرض نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور فرض ہی نزدیک امام شافعی کے حلق یا تقصیر یعنے بال مونڈنا یا کترنا اور واجب نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور طواف وداع واجب ہی نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور سنت نزدیک امام مالک کی اور مزدلفہ مین توقف کرنا واجب ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے اور رمی واجب ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے اور سنت ہی نزدیک ائمہ اربعہ کی طواف قدوم اور بوسہ دینا حجر اسود کو اور احرام میقات سے باندھنا واجب ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے اور میقات مدینہ والونکا ذوالحلیفہ ہی اور عراق اور خراسان والونکا ذات عرق اور شام اور مغرب اور مصر والونکا جحفہ اور نجد والونکا قرن اور یمن اور ہند والونکا یلملم اور احرام کیواسطے غسل کرنا اور ایک دو رکعت نفل پڑہنا مستحب ہی نزدیک ائمہ اربعہ کی اور تلبیہ کہنا واجب ہی نزدیک امام ابو حنیفہ کی اور سنت نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور تلبیہ یہ کہے لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ لَبَّیْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ لَبَّیْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ اور حرام ہی محرم کو خوشبوی لگانا اور شکار کرنا اور ناخن اور بال نکالنا اور عورت منہہ ڈہانپنا اور مرد سر ڈہانپنا اور وہ لباس پہننا جو بدن کی یا کسی عضو کے انداز کے برابر بناتی ہین جیسی جبہ اور پایجامہ اور قبا وغیرہ نزدیک ائمہ اربعہ کے اور مرد منہہ ڈہانپنا حرام ہی نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام مالک کی اور جائز ہی نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے اور عورت دستانی نہین پہننا مستحب ہی نزدیک امام ابو حنیفہ کی اور پہننا حرام ہی نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور حرام ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے جماع کرنا اور اوس سے حج فاسد ہوتا ہی

گر فاسد ہونیکے بعد بھی اوسی کو تمام کرنا اور قضا کرنا واجب ہی اور عمرہ سنت موکدہ ہی نزدیک
امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے اور فرض نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے اور عمرہ مین احرام
اور طواف فرض ہین نزدیک ائمہ اربعہ کے اور سعی درمیان صفا اور مروہ کے واجب ہی نزدیک امام
ابو حنیفہ کے اور فرض نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور فرض ہی نزدیک امام شافعی کے حلق یا تقصیر اور نزدیک
ائمہ ثلثہ کے واجب ہی

باب الاضحیہ

قربانی واجب ہی نزدیک امام ابو حنیفہ کے اوس مقیم پر جسپر فطرہ واجب ہی اور نزدیک ائمہ
ثلثہ کے سنت ہی اوس شخص پر جو قادر ہی قربانی پر اور اول وقت قربانی کا نزدیک امام
ابو حنیفہ کے بعد نماز پڑھنے امام کے ہی اون شہرونمین جہان عید کی نماز ہوتی ہی اور جہان
عید کی نماز نہین ہوتی ہی وہان طلوع فجر سے عید کے جایز ہی اور نزدیک امام مالک کے بعد نماز
اور خطبہ اور ذبح کرنے امام کے اور جہان نماز نہین ہوتی ہی اور امام ذبح نہین کرتا ہی
وہان بعد اتنی وقت کے کہ جسمین امام نماز پڑھکر ذبح کر سکتا ہی اور نزدیک امام شافعی کے بعد اتنی
وقت کے جسمین عید کی نماز اور دو خطبے پڑھ سکتے ہین خواہ اوس شہر مین عید کی نماز ہو یا نہو اور
نزدیک امام احمد کے عید کی نماز کے بعد جہان عید کی نماز پڑھتے ہین اور عید کی نماز نہین پڑھتے
سو جای مین بعد اوتنی وقت کے جسمین نماز پڑھ سکتے ہین اور انتہای وقت نزدیک امام شافعی
کے تیرہوین کے مغرب تک ہی اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے بارہوین کی مغرب تک اور اونٹ اور
گائی سے سات آدمی کی قربانی ہوتی ہی نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور ایکہی آدمی کی نزدیک امام مالک کے
اور بکری سے ایک آدمی کی قربانی ہوتی ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے مگر نزدیک امام احمد کے ایک
بکرا اپنی اہل و عیال کیطرف سے کافی ہی اور جایز نہین نزدیک ائمہ ثلثہ کے اونٹ پانچسال سے
کم اور گائی دو سال سے کم اور نزدیک امام مالک کے ضروری ہی اونٹ پر چھٹا سال شروع ہونا
اور گائی پر چوتھا سال اور بکرا مینڈھا کے قسم سی ہو تو چھے مہینے کا اگر چھیلی کے قسم سے

ہو تو ایکسال کا رہنا ضرور ہی نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام احمد کے اور دونون قسم مین نزدیک
امام مالک کے کامل ایک سال کا رہنا ضرور ہی اور نزدیک امام شافعی کے مینڈہی ہو تو ایکسال
جہیلی ہو تو دوسال کا ہونا ضرور ہی اور ذبح کیوقت بسم اللہ بولکر چار رگین کاٹین یعنی حلقوم اور مری
اور ودجین اگر تین کٹین تو بھی کافی ہی لیکن حلقوم اور مری ضرور کٹی نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور چارو
کٹنا ضرور ہی نزدیک امام مالک کے اور کافی ہی نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے حلقوم اور مری تین
تو اور حلقوم اوس کو کہتے ہین جو رستہ دم آنے جانیکا ہی اور مری حلقوم کے نیچے ہی کہانا پانی جانیکا
رستہ اور ودجین دو رگین ہین گردن کے دونون جانب مین جنکو شاہ رگ کہتے ہین اگر بسم اللہ
عمدا نہ بولکر ذبح کرے تو ذبیحہ حلال نہین نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور حلال ہی نزدیک امام شافعی کے اگر
سہوا ترک کرے تو حلال ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے اور جانور قربانی کا بیمار نہ ہی اور عیوب سے سالم
رہے نزدیک ائمہ اربعہ کے اگر حاملہ جانور کو ذبح کرے اور ذبح کے سبب سے پیٹ کے اندر بچہ مر جاوے
تو بچہ بہی حلال ہی نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور حرام ہی نزدیک امام ابو حنیفہ کے۔

الخاتمۃ فی زیارۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

بزار اور دار قطنی اور بیہقی نے اپنی اسناد سے روایت کی ہی ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص میری قبر کی زیارت کرے تو واجب ہوی واسطے اسکے
شفاعت میری اور دار قطنی اور طبرانی اور بیہقی روایت کرتے ہین ابن عمر رضی اللہ عنہما سے
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص حج کرکے میری قبر کی زیارت کریگا بعد وفات
میری تو گویا اوسنے زندگی مین میری زیارت کی اور ابن النجار نے روایت کی ہی انس رضی اللہ عنہ
سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو کوئی میری امت سے مالدار ہوا اور میری زیارت
نکرے تو اوس تقصیر کا عذر ہرگز نہین سنا جاویگا اور دار قطنی اور ابن عدی روایت کرتے ہین ابن عمر
رضی اللہ عنہما سے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے حج کیا اور میری زیارت
نہین کی تو تحقیق کہ اسنے مجہپر ظلم کیا اور مستحسن ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے زیارت کیوقت ہاتھہ باندھنا

جیسا کہ نماز مین باندھتی ہین اور اوسوقت انکھین نیچی کرکے ہیبت واجلال کے مقام مین دنیا کے علایق سے دلکو فارغ کرے اور جنکے حضور مین کھڑا ہے اونکی جلالت اور منزلت کو اپنے دل مین مستحضر رکھے اور یقین جانے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے قبر مکرم مین زندہ ہین اور زائرونکو دیکھتے ہین اور اونکے کلام کو سنتے ہین اور جانتے ہین اختلاف اونکی دلونکا اور درجونکا اور اعمال اور احوال کا اور ہر ایک کو اوسکی حال کے موافق مدد کرتے ہین اور سلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ساتھہ کمال ادب کی متوسط آواز سے کہے اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سلام کا جواب دیتے ہین مگر جسکا حوصلہ سننے کا نہین ہے اوسکی سماعت مین نہین آتا اور حضرت پر سلام کرنے کے بعد سیدھی جانب ایک ہاتھہ کی مقدار ہٹکر سلام کہے اوپر خلیفۂ رسول اللہ امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے کیونکہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کا سر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کاندھے کے پاس ہے پشت کیطرف۔ پھر ایک ہاتھہ کے مقدار سیدھی طرف ہٹکر سلام کہے اوپر امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے کیونکہ عمر رضی اللہ عنہ کا سر ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پشت کیطرف کاندھے کے پاس ہے اور روضہ مبارک مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پہر ایک مزار کی جاسے باقی ہے حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ جاسے حضرت عیسی علیہ السلام کیلئے ہے اور شیخین کے سلام سے فارغ ہونیکے بعد پھر پہلے موقف کی پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مواجہہ مین آوے اور اپنے واسطے حضرت سے توسل کرے اور اللہ تعالی کے پاس اپنے لئے شفاعت اونکے طلب کرے اور منقول ہے عتبی سے کہ مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مزار شریف کے نزدیک بیٹھا تہا سو ایک اعرابی آیا اور بولا السلام علیک یارسول اللہ سمعت اللہ یقول وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا وَقَدْ جِئْتُكَ مُسْتَغْفِرًا مِنْ ذَنْبِيْ مُسْتَشْفِعًا بِكَ اِلٰى رَبِّيْ یعنی السلام علیک یارسول اللہ مین نے سنا کہ اللہ تعالی فرماتا ہے اور اگر وہ لوگ جسوقت کہ ظلم کیا تہا انہون نے جانون پر اپنے آتے تمہارے پاس پھر بخشش مانگتے اللہ تعالی سے اور بخشش مانگتے واسطے اونکے رسول تو البتہ پاتے اللہ کو توبہ بہت قبول کرنیوالا مہربان اور تحقیق کہ مین آیا ہون نزدیک آپکے

میرے گناہوں کو بخشوانے اور سفارش چاہتا ہوں میں آپکی نزدیک میرے رب کے۔ اوسکے بعد یہہ کہنے لگا
یَا خَیْرَ مَنْ دُفِنَتْ بِالْقَاعِ اَعْظُمُہٗ فَطَابَ مِنْ طِیْبِھِنَّ الْقَاعُ وَالْاَکَمُ۔ اے بہتر انمیں کے جو دفن کیے گئے
ہیں زمین میں انکی استخوان جنکی پاکیزگی سے زمین اور ٹیلے پاکیزہ ہوے ہیں۔ نَفْسِیَ الْفِدَاءُ لِقَبْرٍ اَنْتَ سَاکِنُہٗ
فِیْہِ الْعَفَافُ وَفِیْہِ الْجُوْدُ وَالْکَرَمُ۔ یعنی میری جان فدا ہے قبر پر جسمین کہ آپ رہتے ہیں اس میں
ہے پارسائی اور اسمین ہے بخشش اور کرم اور عتبی کہتے ہیں کہ اعرابی یہہ کہکر چلا گیا اور میں وہاں
سو گیا سو خواب میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا فرماتے ہیں کہ اس شخص سے ملکر خوشخبری دے کہ
اللہ تعالی نے تیری مغفرت کی۔ اور حکایت اعرابی کی بہت مشہور ہے اور علما مذاہب اربعہ کے اپنے
مناسک کی کتابوں میں اسکو ذکر کرتے ہیں اور یہہ کہنے کو مستحسن جانتے ہیں اور سلف سے منقول ہے جو
شخص کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قبر شریف کے نزدیک یہہ آیت پڑھے اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ
یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا بعد اسکے ستر بار کہے
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ تو فرشتہ آسمان سے ندا کرتا ہے صلی اللہ علیک اے فلان آجکے دن تیری
کوئی حاجت ساقط نہوگی یعنی تیرے سب مرادیں بر آئینگی اور علما کہتے ہیں یا محمد کہنے سے یا رسول اللہ
کہنا یا یا نبی اللہ کہنا اولی ہے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جملہ خصائصوں سے یہہ بھی ہے کہ
آپکا نام لیکر ندا نکرنا اور بقیع کے قبروں کی زیارت مستحب ہے اور وہاں چند قبے ہیں ایک قبہ اہلبیت
کا اوسمیں حضرت عباس اور حضرت امام حسن اور حضرت امام زین العابدین اور حضرت امام محمد
باقر اور حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہم کے مزار ہیں اور حضرت فاطمۃ الزہرا علیہا السلام
کا مزار امام حسن علیہ السلام کے پاس ہے بعض کہتے ہیں کہ آپکا مدفن آپہی کے مکان میں ہے جو حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ مبارک کے پاس ہے اور زبیر بن بکار سے روایت ہے کہ حضرت امام حسن
مجتبی رضی اللہ عنہ نے جسد شریف کو حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ کے بقیع میں لاکر دفن کیا
اور محمد بن سعد نے ذکر کیا ہے کہ یزید شقی نے سر مبارک کو حضرت امام حسین علیہ السلام کے مدینے کے
عامل عمرو بن سعید بن العاص کے نزدیک روانہ کیا تو انہوں نے کفن میں لپیٹکر بقیع میں آپکی والدہ

قبر کے نزدیک دفن کیا اور قبہ حضرت ابراہیم فرزند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور قبہ بنات النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اور قبہ امہات المومنین کا اور قبہ حضرت عقیل بن ابیطالب رضی اللہ عنہ کا اور قبہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا اور قبہ نافع رحمۃ اللہ علیہ کا اور قبہ امیر المومنین حضرت عثمان ذی النورین رضی اللہ عنہ کا اور قبہ حضرت فاطمہ بنت اسد رضی اللہ عنہا کا جو والدہ حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ کی ہیں اور قبہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کا جو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پھوپی ہیں اور قبہ حضرت اسماعیل بن حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہما کا اور قبہ مالک بن سنان الخدری رضی اللہ عنہ کا اور قبہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا جو والد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہیں اور قبہ نفس زکیہ یعنی سید المہدی محمد بن عبداللہ بن حسن مثنی بن الحسن بن علی ابن ابیطالب رضی اللہ عنہم کا اور شہدای احد کی زیارت مستحب ہے ابتدا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی زیارت سے کرے اور حضرت سید شاہ صبغۃ اللہ نائب رسول اللہ اور آپکے سجادے حضرت سلطان سید محمد قدس سرہما کے مزار بھی بقیع میں ہیں اور کعب الاحبار سے روایت ہے کہ توریت میں آیا ہے کہ مقبرے پر بقیع کے ملایک موکل ہیں جسقدر مقبرہ بھر جاتا ہے تو اطراف کو اوسکے پکڑتے ہیں اور بہشت میں چھٹک دیتے ہیں اور حدیث شریف میں ہے کہ روشنی بقیع کے مقبرے کی آسمان میں ایسی ہے جیسی آفتاب و ماہتاب کی روشنی ہے زمین میں اور ابن شیبہ اور امام احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ اور ابن حبان اور بیہقی نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص مدینے میں مرنیکی سکت رکھتا ہے تو وہاں مرے کس واسطے کہ وہاں جو مریگا اوسکے لیے میں شفاعت کرونگا اور صحیحین کی روایت میں آیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زمین شق ہوگی اول میں اٹھونگا اوسکے بعد ابوبکر اوسکے بعد عمر میں اور ابوبکر اور عمر ملکر بقیع کو آوینگے وہاں کے لوگ جی اوٹھینگے اوسکے بعد مکہ والوں کا میں انتظار کرونگا سو حرمین کے لوگونکے درمیان میرا حشر ہوگا۔ بندہ عاصی کہتا ہے ہمارے مسلمان بھائیونمیں جنکو یہہ سعادت عظمی حاصل کرنیکی آرزو ہے چاہیے کہ بقیع میں دفن ہونیکی دعا ہمیشہ کرتے رہیں اور بقیع میں دفن ہونیکی ایک عمدہ دعا کسی بزرگ سے منقول ہے اوسکا وظیفہ رکھیں تاکہ منزل مقصود کو پہنچیں اور وہ دعا یہہ ہے الٰھی نجّنی من کل ضیق؛ بجاہ المصطفٰے مولی الجمیع ؛ وھب لی فی مدینتہ قرارًا ؛ بایمانٍ و دفنٍ فی البقیع ؛ یعنی الٰہی نجات دے مجھکو ہر تنگی سے طفیل سے محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مرتبے کے جو صاحب

ہین تمام کر اور دی مجھکو مدینے مین آپکے قرار ساتھہ ایمان کے اور دفن کے بقیع مین اور دعا کی اول و آخر درود شریف ضرور پڑہین کیونکہ احادیث سے ثابت ہے کہ قبول نہین ہوتی ہو وہ دعا جسکے ساتھ درود شریف نہین ہے اور درود کے افضل صیغون سے یہہ بھی ایک صیغہ ہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَفْضَلَ مَا صَلَّيْتَ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْ خَلْقِكَ صَلٰوةً دَائِمَةً بِدَوَامِكَ بَاقِيَةً بِبَقَائِكَ صَلٰوةً تَكُوْنُ لَكَ رِضًا وَّلِحَقِّهٖ اَدَاءً صَلٰوةً مَقْبُوْلَةً لَدَيْكَ مَعْرُوْضَةً عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ اور فائدے اور نتیجے درود شریف کے حد حصر اور بیان سے زیادہ ہین اور ضبط اسکا زبان قلم سے دشوار ہے۔ اور کہا شیخ ابو سلیمان دارانی رحمۃ اللہ علیہ نے جب مانگے تو اللہ تعالی سے کوئی حاجت تو شروع کر اسکو ساتھہ درود کے اوپر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پھر دعا کر جو کچھ چاہے تو پھر تمام کر دعا کو ساتھہ درود کے اوپر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کیونکہ تحقیق اللہ سبحانہ ساتھہ اپنے کرم کے قبول فرماتا ہے دونون درودون کو اور وہ بزرگ ہے اس سے کہ چھوڑ دے اس چیز کو جو درمیان اون دونون کے ہے یعنی بطفیل درود کے دعا بھی قبول ہوتی ہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً اَنْتَ لَهَا اَهْلٌ وَّهُوَ لَهَا اَهْلٌ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلِاٰبَائِنَا وَلِاُمَّهَاتِنَا وَلِمَنْ اَحْسَنَ اِلَيْنَا وَلِجَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِيْ عِلْمِ اللّٰهِ صَلٰوةً دَائِمَةً بِدَوَامِ مُلْكِ اللّٰهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

تمت

قطعہ تاریخ از فکر صائب صاحب جودت جامع لیاقت مولوی شمس الدین احمد صاحب قاضی عابد آباد

چو شد بار دوم این فقہ مطبوع | طفیل چار یار و آل اطہار
باخضر گفت سالش ہاتف غیب | زنیک عین ست جاری چار انہار

کتبہ شیخ محمد عبد الرحمن مرزا پوری